عظیم قرآنی دُعائیں

مرتب

خادمِ دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم اے)

ملنے کا پتہ

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	''عظیم قرآنی دُعائیں''
مؤلف	منیر احمد یوسفی (ایم-اے) مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور
حسبِ فرمائش	شیخ حمید فاضل صاحب (نیشنل بیٹری والے)
پروف ریڈنگ	علامہ مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی، علامہ مولانا مفتی حافظ محمد آصف یوسفی
پروگرامنگ	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر	حافظ محمد عظیم اعجاز یوسفی، عظیم اعظم یوسفی
کمپوزنگ	ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 042-36880027
پہلا ایڈیشن	۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء (تعداد: ۱۱۰۰)
دوسرا ایڈیشن	۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۰۳ء (تعداد: ۱۱۰۰)
تیسرا ایڈیشن	۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء (تعداد: ۱۱۰۰)
چوتھا ایڈیشن	۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰۱۱ء (تعداد: ۱۱۰۰)
پانچواں ایڈیشن	۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء (تعداد: ۲۱۰۰)
ہدیہ	۲۰۰ روپے
ناشرین	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم-سی-ایس) علامہ مولانا مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	سرورق۔	۱
۲	جملہ حقوق۔	۲
۳	فہرستِ مضامین۔	۳
۴	بفیضانِ نظر۔	۱۰
۵	اِنتساب۔	۱۱
۶	پیشِ لفظ۔	۱۲
۷	عرضِ حال۔	۱۴
۸	قرآنی دُعائیں۔	۱۶
۹	قرآنِ مجید کی سب سے پہلی دُعا۔	۱۶
۱۰	سورۃ الفاتحہ شریف کے متعدد نام۔	۱۸
۱۱	۵۔قرآنِ عظیم۔	۱۹
۱۲	۶۔السبع المثانی۔	۱۹
۱۳	۷۔الوافیہ۔	۱۹
۱۴	۸۔الکنز۔	۲۰
۱۵	مزید نام۔	۲۰
۱۶	سورۃ الفاتحہ شریف کے فضائل۔	۲۱
۱۷	افضل القرآن۔	۲۱
۱۸	عرش کے نیچے خزانہ۔	۲۱
۱۹	ابنِ آدم پر عنایات۔	۲۲

۲۰	بے مثال سورت۔	۲۲
۲۱	اعظم سورت۔	۲۳
۲۲	دونور۔	۲۴
۲۳	بہترین سورت۔	۲۵
۲۴	اٰمن کا وسیلہ۔	۲۶
۲۵	جس نے سورۃ الفاتحہ شریف پڑھی۔	۲۶
۲۶	تہائی قرآنِ مجید۔	۲۶
۲۷	شیطان رویا۔	۲۶
۲۸	سورۃ الفاتحہ شریف میں شفاء ہے۔	۲۷
۲۹	سانپ کے ڈسے کو دَم۔	۲۷
۳۰	بچھو کے ڈسے کو دَم۔	۲۸
۳۱	مجنون کو شفاء۔	۲۹
۳۲	کعبۃ اللہ کے طواف میں اور گھر سے نکلتے وقت کی دُعا۔	۲۹
۳۳	اللہ تبارک وتعالیٰ کا گھر بنانے کے بعد دُعا۔	۳۰
۳۴	مصیبت کے وقت کی دُعا۔	۳۲
۳۵	ایک اور صحیح روایت اور سچا واقعہ۔	۳۲
۳۶	کسی کے فوت ہونے پر کیا کہا جائے۔	۳۴
۳۷	دُعا کرنے والوں کی قسمیں۔	۳۴
۳۸	سچا واقعہ۔	۳۵
۳۹	رکن بنی جمح یا رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے درمیان۔	۳۶
۴۰	ہر دُعا میں رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً..... پڑھنا۔	۳۶
۴۱	میدانِ جہاد میں ثابت قدمی کی دُعا۔	۳۷

۴۲	عظیم دُعا۔آیۃ الکرسی۔	۳۸
۴۳	عظیم دُعا کے فضائل۔	۳۹
۴۴	چوتھائی قرآن۔	۳۹
۴۵	شیطان کو بھگانے والی دُعا۔	۴۰
۴۶	اِسم اعظم والی دُعا۔	۴۱
۴۷	جنت میں جانے کی دُعا۔	۴۲
۴۸	خصوصی حفاظت کی دُعا۔	۴۲
۴۹	تین راوی اور آیۃ الکرسی۔	۴۲
۵۰	اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم سُن کرؒ کی جانے والی دُعا۔	۴۶
۵۱	اپنی کمزوریوں کے اِقرار کی دُعا۔	۴۸
۵۲	نمازِ عشاء کے بعد سورۃ البقرۃ کی آخری آیات سے دُعا۔	۵۰
۵۳	تین راتیں سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کی تلاوت۔	۵۱
۵۴	قبر پر قرآنِ مجید پڑھنا۔	۵۱
۵۵	واقعہ۔	۵۱
۵۶	دِل کے قائم اور سیدھے رہنے کی دُعا۔	۵۲
۵۷	عذابِ نار سے پناہ بوسیلۂ ایمان۔	۵۳
۵۸	معاشی تنگی سے نجات اور بزرگی حاصل کرنے کے لئے دُعا۔	۵۴
۵۹	آیاتِ شفاء۔	۵۵
۶۰	بے اَولاد حضرات یہ دُعا کریں۔	۵۶
۶۱	ایمان کی حفاظت اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیروی میں ثابت قدمی کے لئے دُعا۔	۵۷
۶۲	مصیبت کے وقت ثابت قدم رہنے کی دُعا۔	۵۸

۶۳	اپنے کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کرنا۔	۵۸
۶۴	واقعہ نمبر۱۔	۵۹
۶۵	واقعہ نمبر۲۔	۶۰
۶۶	حضرت اسرافیل علیہ السلام کے انتظار اور پریشانی کے وقت۔	۶۱
۶۷	گناہوں اور غفلتِ اعمال سے بخشش کی دُعا۔	۶۱
۶۸	بعدازیں بایں انداز دُعا گو ہوتے ہیں۔	۶۳
۶۹	دُعائے توبہ سے قبل وسیلہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم۔	۶۳
۷۰	واقعہ۔	۶۴
۷۱	ظالموں کے ظلم سے نجات کے لئے اندازِ دُعا۔	۶۵
۷۲	واقعہ۔	۶۶
۷۳	غزوہ بدر میں فرشتوں کے ذریعے مدد۔	۶۷
۷۴	حق کے گواہوں کے ساتھ کے لئے دُعا۔	۶۸
۷۵	نیک لوگوں کے ساتھ کے لئے یہ دُعا کریں۔	۶۸
۷۶	کشائشِ رزق، دفع مفلسی اور غیبی امداد کے لئے دُعا۔	۶۸
۷۷	حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی دُعا۔	۶۹
۷۸	دوزخیوں سے بچنے کے لئے دُعا۔	۷۰
۷۹	حق و باطل کے درمیان فیصلہ کے لئے دُعا۔	۷۱
۸۰	دشمن کے مقابلے میں صبر وہمت کی دُعا۔	۷۱
۸۱	گناہوں کے اقرار اور عجز وانکساری کے اظہار کے لئے دُعا۔	۷۱
۸۲	اظہارِ ندامت اور عاجزی کے لئے دُعا۔	۷۲
۸۳	اپنی اور اپنے بھائی کی بخشش کے لئے دُعا۔	۷۲
۸۴	ہر کوئی اللہ جل سلطانہٗ کے حضور یہ دُعا کرے۔	۷۳
۸۵	کفار کے غلبہ سے بچاؤ کی دُعا۔	۷۳

۸۶	کافروں کے مال کی بربادی کی دُعا۔	۷۴
۸۷	دریائی سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۷۵
۸۸	اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے دُعا۔	۷۶
۸۹	توفیقِ دُعا' اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔	۷۶
۹۰	اَذیت پہنچنے پر کیا کہے؟	۷۷
۹۱	بُرائی سے بچنے کے لئے دُعا۔	۷۷
۹۲	نفسِ اَمّارہ سے بچنے کے لئے دُعا۔	۷۷
۹۳	اَولاد کا اپنے والد سے بخشش کی دُعا کروانا۔	۷۸
۹۴	حاکموں' اَربابِ اِختیار اور عالموں کے کرنے والی دُعا۔	۸۰
۹۵	ہر بار طوافِ کعبہ میں اور مکہ مکرمہ میں جاتے وقت پڑھیں۔	۸۰
۹۶	دُعائے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔	۸۱
۹۷	اپنی' اپنے والدین اور سب اِیمان والوں کی بخشش کی دُعا۔	۸۲
۹۸	ماں باپ کی زندگی میں اور وصال کے بعد دُعا۔	۸۳
۹۹	تمام نیک مقاصد کے لئے دُعا۔	۸۴
۱۰۰	کاموں میں آسانی اور رحمتِ الٰہی کی طلب کی دُعا۔	۸۴
۱۰۱	بوڑھے اور بے اَولاد یہ دُعا کریں۔	۸۵
۱۰۲	شرحِ صدر کے لئے دُعا۔	۸۶
۱۰۳	میّت پر مٹی ڈالتے وقت پڑھیں۔	۸۷
۱۰۴	ظاہری' باطنی اور رُوحانی علم کے حصول اور اضافے کے لئے دُعا۔	۸۸
۱۰۵	اِظہارِ تکلیف کے موقع کی دُعا۔	۸۸
۱۰۶	مشکلات کے اِختتام کے لئے دُعا۔	۸۹
۱۰۷	بے اَولاد' طلبِ اَولاد کے لئے یہ دُعا کریں۔	۹۰
۱۰۸	دشمن پر کامیابی کے لئے دُعا۔	۹۰

۱۰۹	منزل پر اُترتے وقت کی دُعا۔	۹۱
۱۱۰	ظالموں کی صحبت سے بچنے کی دُعا۔	۹۱
۱۱۱	شیطانوں سے پناہ کی دُعا۔	۹۲
۱۱۲	ایمان والوں کی دُعا۔	۹۲
۱۱۳	طلبِ رحمت کے لئے ایک اور دُعا۔	۹۳
۱۱۴	اولیاء اللہ کی دُعا۔	۹۳
۱۱۵	اولیاء اللہ کی ایک اور دُعا۔	۹۴
۱۱۶	حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعائیں۔	۹۵
۱۱۷	قیامت کے دِن ربّ کائنات کی مہربانی۔	۹۷
۱۱۸	حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعا۔	۹۷
۱۱۹	شامتِ اعمال سے بچنے کے لئے دُعا۔	۹۸
۱۲۰	حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی دُعا۔	۹۸
۱۲۱	حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دُعا۔	۹۹
۱۲۲	ظالموں سے بچنے کے لئے دُعا۔	۱۰۱
۱۲۳	حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی دُعا۔	۱۰۱
۱۲۴	غموں سے نجات پانے کے بعد دُعا۔	۱۰۲
۱۲۵	نیک اولاد کے لئے دُعا۔	۱۰۳
۱۲۶	حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی دُعا۔	۱۰۴
۱۲۷	زندہ اور وصال شدہ اہلِ ایمان لوگوں کے لئے فرشتوں کی دُعا۔	۱۰۴
۱۲۸	سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۱۰۵
۱۲۹	بڑے ہونے پر دُعا۔	۱۰۶
۱۳۰	اَڑی ہوئی مشکلات اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دُعا۔	۱۰۷
۱۳۱	وصال شدہ اہلِ ایمان کے لئے دُعا۔	۱۰۷

۱۳۲	کفار کے غلبہ اور اُن کے ظلم وستم سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا۔	۱۰۸
۱۳۳	راستہ سے بخیر وعافیت گزرنے کے لئے یہ دُعا کریں۔	۱۰۸
۱۳۴	جنت میں جانے کے لئے اس آیتِ مبارک کا وِرد کیا جائے۔	۱۰۹
۱۳۵	اپنے جرم کے اِقرار کے لئے دُعا اور حصولِ پناہ۔	۱۰۹
۱۳۶	رَب کی رحمت حاصل کرنے کے لئے دُعا۔	۱۰۹
۱۳۷	حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعائیں۔	۱۰۹
۱۳۸	فقر وتنگ دستی سے نجات کے لئے قل شریف پڑھئے۔	۱۱۰
۱۳۹	وسوسوں کا علاج۔	۱۱۱
۱۴۰	سورۂ اِخلاص کی برکت سے رحمٰن جل جلالہٗ کے غضب سے نجات۔	۱۱۲
۱۴۱	اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور مغفرت کا وسیلہ۔	۱۱۲
۱۴۲	گناہوں سے بچاؤ۔	۱۱۲
۱۴۳	اسمِ اعظم کے وسیلہ سے دُعا۔	۱۱۳
۱۴۴	بیماروں اور اپنے اُوپر دَم کرنے کے لئے پڑھیں۔	۱۱۴
۱۴۵	ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھیں۔	۱۱۴
۱۴۶	سوتے وقت دَم کرنا۔	۱۱۴
۱۴۷	واعظ کلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد پر ختم کرنے کے لئے یہ پڑھیں۔	۱۱۷
۱۴۸	آدابِ دُعا۔	۱۱۸
۱۴۹	دُعا تقدیر بدل دیتی ہے۔	۱۲۰
۱۵۰	دُعا بلا کو ٹالتی ہے۔	۱۲۱
۱۵۱	دُعا کی قبولیت کے اَوقات اور مقامات۔	۱۲۲
۱۵۲	اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے۔	۱۲۴

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ ایثار ووفا، عاشقِ رسول، فنافی المصطفیٰ،

پروانۂ توحید ورسالت، امینِ علمِ لدنی، قطبِ جلی،

نائب غوث الثقلین، منظورِ نظر حضرت داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہ العزیز

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۷۶ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

اِنتساب

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی اپنی اس تالیف کو مستجاب الدعوات قربِ الٰہی سے نوازے ہوئے بزرگوں اور اپنے والدین کے نام منسوب کرتا ہے۔

نیاز آگین
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

ربّ کریم رحمٰن ورحیم کی یہ شان ہے کہ اپنے بندے کے دُعا کے لئے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے حیاء فرماتا ہے۔ جب بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کو بے نیاز اور اپنے آپ کو محتاج جانتے ہوئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کرتا ہے کہ اے ربّ کریم غفور ورحیم' تو میرا حقیقی مالک ومولیٰ ہے میں تیرا بندہ ہوں' تو آقا ہے میں غلام ہوں' تو حقیقی داتا ہے میں تیرے دَر کا بھکاری ہوں' تو میرا حقیقی پُرسانِ حال ہے' تو خالقِ کائنات ﷻ ہے تو اللہ ربُّ العزّت اپنی رحمتوں سے مانگنے والے کی جھولی بھر دیتا ہے۔

دُعا' اللہ جلّ مجدہٗ الکریم کو بڑی پیاری ہے۔ اِسی لئے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں جگہ جگہ دُعاؤں کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے اور دُعا کرنے کے لئے حکم بھی۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ عظیم ہے: اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ''دُعا عبادت کا مغز ہے''۔

دُعا حکمِ اِلٰہی بھی ہے اور سُنّتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام بھی۔ دُعا سے دِلوں میں محبتِ اِلٰہی حاصل ہوتی ہے اور جذبۂ اطاعت پیدا ہوتا ہے۔ نصیب کھلتے ہیں' رحمتیں قریب ہوتی ہیں اور مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ اِظہارِ بندگی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دُعا کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ غلامِ مصطفی ﷺ ایمان والا جب ربّ ذوالجلال والاکرام کے پیارے محبوب ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے دُعا مانگتا ہے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مہربانی فرماتے ہوئے دُعا قبول فرماتا ہے اور مانگنے والوں کو مانگنے سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے۔ کیوں کہ خود ہی

تو اُس نے فرمایا ہے کہ گنہگارو! میرے پیارے محبوب ﷺ کے دَر پر جاؤ' اُن سے سفارش کے لئے عرض کرو' اُن کے سفارش کرنے پر تمہیں نواز دوں گا۔

اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دُعا کی فضیلت اور اَہمیت کے پیشِ نظر' قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے گہرے مطالعہ سے سیّدی مرشدی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور نے نہایت ہی عرق ریزی سے یہ کتاب **عظیم قرآنی دُعائیں** بڑے ہی اَحسن اَنداز میں لوگوں کی راہنمائی کے لئے پیش کی ہے جس میں دُکھوں کا مداوا' بیماریوں سے شفاء' پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے اور قربِ الٰہی اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ حاصل کرنے کے لئے غرض یہ کہ ہر غم سے چھٹکارا کے لئے دُعائیں شامل ہیں۔ بارگاہِ ربّ جلیل میں اپنی بےبسی' عاجزی اور محتاجی پیش کرنے کے لئے روح پرور ایمان اَفروز گلدستہ سجایا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی بارگاہِ رحمت میں دُعا ہے کہ ہمارے پیارے آقا کریم رحمتِ کائنات ﷺ کے صدقہ سے مؤلف کی سعی جمیلہ کو قبولِ عام عطا فرمائے اور مؤلف کے علم وعمل کو ترقی سے نوازے۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ جَلّ جلالہٗ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی بارگاہِ بےکس پناہ سے خشوع وخضوع ہچکیوں' سسکیوں' ندامت کے آنسوؤں کی جھڑیوں میں دُعائیں کرنے کا سلیقہ وطریقہ عطا فرمائے اور اپنے خصوصی فضل وکرم اور حضور ﷺ کی شانِ رحمت کا صدقہ ہم خطا کاروں کو اپنی رحمت ومغفرت میں ڈھانپ کر ہماری دُعاؤں کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

طالبِ دُعا

محمد عثمان علی یوسفی

عرضِ حال

دُعا کرنا عین فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے۔ جب اِنسان مبتلائے مصائب ہوتا ہے اور چاروں طرف سے آفات وبلیات میں گھر جاتا ہے تو بے اِختیار اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کے حضور دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھالیتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ربِّ کائنات عزوجل کا اِرشادِ لاریب ہے۔ **وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ...** (الزمر:۸) ''جب اِنسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کے حضور ہمہ تن رجوع ہو کر دُعا کرتا ہے''۔

بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرنے کی تاریخ اِتنی قدیم ہے جتنا اِنسان قدیم ہے۔ جب حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے اُس درخت سے کچھ کھالیا' جس سے منع کیے گئے تھے تو ربِّ کائنات عزوجل نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے معافی مانگتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا.... **رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا** سکتہ **وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ** ۝ (الاعراف:۲۳) ''اے ہمارے ربّ (کریم) ہم نے اپنا آپ بُرا کیا' اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے''۔

ربِّ کریم نے فرمایا ہے جب دُعا کرنے والا دُعا کرتا ہے تو میں اُس کی دُعا کو قبول فرماتا ہوں۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کو عبادت کا مغز فرمایا ہے۔ دُعا انسانی عزائم اور اِرادوں کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرنے میں مدد دیتی ہے۔ دُعا اطمینانِ قلب کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ دُعائیں ہماری آرزوؤں' تمناؤں اور خواہشات کا اِظہار ہوتی ہیں اور تمناؤں کا نکھار بھی ہوتی ہیں۔ تضرُّع اور

گڑگڑا کر دُعا کرنے سے دِل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ غم اور دُکھ کے بادل' جو دِل و دماغ پر چھائے ہوتے ہیں وہ اَشک بن کر برس جاتے ہیں۔ اِس طرح دُکھ' درد اور غم کی تلخی ختم بھی ہو جاتی ہے اور کبھی کم بھی۔ اگر انسان کو دُعا کا سہارا نہ ہوتا تو آج دُنیا ایک وسیع پاگل خانہ ہوتی۔

بندۂ ناچیز نے سعی ناقص کر کے عظیم قرآنی دُعائیں کے عنوان سے یہ نسخہ ترتیب و تالیف کیا ہے' بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے کہ وہ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کی اِس سعی اور مخلص دوستوں کی حوصلہ افزائی کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین!

قارئینِ کرام سے اِلتماس ہے اِس کتاب کو نگاہِ محبت سے پڑھنے کے بعد غلطیوں کی نشاندہی فرمائیں اور بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کی کم علمی پر ترس کھاتے ہوئے اِصلاح فرمائیں۔ جزاک اللہ جزاء الخیر۔ اِس عظیم نسخہ کی ترتیب و تالیف میں شیخ حمید فاضل صاحب کی پُر خلوص خواہش' حضرت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب' حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب' حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد آصف یوسفی صاحب' حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد رضوان انور یوسفی صاحب' ملک محمد سلیم بادشاہ یوسفی صاحب اور چوہدری رشید احمد جنجوعہ یوسفی صاحب کا پروف ریڈنگ میں خصوصی تعاون شامل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اِن تمام حضرات اور دیگر مخلص حوصلہ افزائی کرنے والوں اور پڑھنے والوں کو دین و دُنیا کی عظمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

طالبِ دُعا

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

قرآنی دُعائیں

قرآنِ مجید کی سب سے پہلی دُعا:

سورۃ الفاتحہ شریف قرآنِ مجید کی پہلی دُعا ہے۔ اس میں دُعا کرنے کا طریقہ ☆ بھی بیان فرمایا گیا ہے اور دُعا بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

سب تعریفیں اللہ کو جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ

روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

ہم کو سیدھا راستہ چلا' اُن لوگوں کا راستہ جن پر

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

تو نے احسان فرمایا' نہ کہ اُن کا' جن پر تیرا

☆ طریقہ: دُعا کرنے سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء کرنی چاہیے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔ سورۃ الفاتحہ شریف کی پہلی چار آیات مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء ہے۔

عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ (آمین)

غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا۔ (آمین)

قرآنِ مجید کی کل ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ قرآنِ مجید عظیم آفاقی' الہامی' بے مثل اور بے مثال کتاب ہے۔ اِس پیاری اور مقدس کتاب کی ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلی سورت' سورۃ الفاتحہ شریف ہے۔ نُزول کے اِعتبار سے اِس کا پانچواں نمبر ہے۔ سب سے پہلے سورۃ العلق' سورۃ القلم' سورۃ المزمل اور سورت المدثر کی کچھ کچھ آیاتِ مبارکہ کا نزول ضرور ہو چکا تھا مگر مکمل سورت کے طور پر نازل ہونے والی پہلی سورت' سورۃ الفاتحہ شریف ہے۔ اِسے اُمُّ الکتاب' اُمُّ القرآن اور سبع مثانی بھی کہا جاتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ کو سبع اِس لئے کہتے ہیں کہ اس کی سات آیاتِ مبارکہ ہیں۔ اِس میں کسی کا اِختلاف نہیں۔ اس کو مثانی اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ مثانی تثنیہ سے ماخوذ ہے' جس کا معنی ہے تکرار یعنی بار بار۔ نماز میں سورۃ الفاتحہ شریف کی قرأت بار بار کی جاتی ہے' اِس لئے اِس کو مثانی کہتے ہیں۔ یا یہ ثناء سے ماخوذ ہے۔ چونکہ سورۃ الفاتحہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہ کی ثناء پر مشتمل ہے اس لئے اِس کو مثانی کہتے ہیں۔ [1]

حضرت علامہ بیضاوی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ سورۃ الفاتحہ کو مثانی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ دو بار نازل ہوئی ہے۔ ایک بار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی جب کہ نماز فرض ہوئی اور دوسری بار مدینہ منورہ میں نازل ہوئی جب کہ تحویل قبلہ ہوئی۔ [2]

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر الاتقان شریف میں اس سورت کے ۲۵ نام بیان کئے ہیں۔

سورت کو سورت اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ کلام اللہ ہونے کی وجہ سے مرتفع ہے اور سورت بلند منزلت کو کہتے ہیں۔ [3] کَمَا سَمُّوْا دِیْوَانًا' وَبَعْضُهٗ

[1] تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۶۰۰۔ [2] تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۶۰۰۔ [3] الاتقان جلد ۱ ص ۱۴۴۔

سُوْرَۃٌ کَقَصِیْدَۃٍ ۴؎ ''جس طرح اہلِ عرب مجموئی کتاب کو دیوان کہتے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہ نے اپنی کتاب کے حصّہ کا نام سورت مقرر فرمایا جیسا کہ اہل عرب قصیدہ نام رکھتے تھے''۔

قَالَ الْجَعْبَرِیُّ: حَدُّ السُّوْرَۃِ قُرْآنٌ یَّشْتَمِلُ عَلٰی آیٍ ذِیْ فَاتِحَۃٍ وَّ خَاتِمَۃٍ وَّ اَقَلُّھَا ثَلَاثُ آیَاتٍ ۵؎ ''جعبری کہتا ہے سورت کی جامع اور مانع تعریف وہ (حصّہ) قرآن ہے جو کسی آغاز اور خاتمہ رکھنے والی آیتِ مبارکہ پر مشتمل ہو اور کم از کم تین آیات کی ایک سورت ہوگی''۔ وَقَالَ غَیْرُہٗ: اَلسُّوْرَۃُ الطَّائِفَۃُ الْمُتَرْجَمَۃُ تَوْقِیْفًا: اَیِ الْمُسَمَّاۃُ بِاسْمٍ خَاصٍ بِتَوْقِیْفٍ مِّنَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ ثَبَتَ جَمِیْعُ اَسْمَاءِ السُّوَرِ بِالتَّوْقِیْفِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَالْاٰثَارِ ۶؎ ''اور کسی دوسرے عالم کا قول ہے سورت آیتوں کی اُس تعداد کا نام ہے جو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حدیث پاک کے ذریعہ سے کسی خاص نام کے ساتھ موسوم کی گئی ہو۔ اِس میں شک نہیں کہ تمام سورتوں کے نام روایات، اَحادیث اور آثار کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں''۔

بعض اَوقات کسی سورت کا ایک ہی نام ہوتا ہے اور یہ اکثر ہوا ہے اور کبھی ایک سورت کے دو یا اِس سے بھی زائد نام آتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تمام سورتوں میں سورۃ الفاتحہ (اور سورۃ الاخلاص) متعدد ناموں والی سورتیں ہیں اور یہ بات اِن کے (خصوصی) شرف پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ناموں کی زیادتی مسمّٰی کے باعزت اور عالی مرتبت ہونے کا پتا دیا کرتی ہے۔ ۷؎

سورۃ الفاتحہ شریف کے متعدد نام:

(۱) فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ھِیَ اُمُّ الْقُرْآنِ وَھِیَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ ۸؎ ''یہی اُمّ القرآن اور یہی فاتحۃ الکتاب اور یہی سبع مثانی ہے''۔

۴؎ الاتقان جلد ۱ ص ۱۴۴۔ ۵؎ الاتقان جلد ۱ ص ۱۴۹۔ ۶؎ الاتقان جلد ۱ ص ۱۴۹۔ ۷؎ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۰۔ ۸؎ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۰۔

(۲) فَاتِحَةُ الْقُرْآن: قرآنِ مجید کا آغاز اور افتتاح اسی سورت سے ہوتا ہے اس لئے اس کو فَاتِحَةُ الْقُرْآنِ کہتے ہیں۔ ۹

(۳'۴) اُمُّ الْکِتَابِ اور اُمُّ الْقُرْآن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِذَا قَرَأْتُمُ الْحَمْدَ فَاقْرَؤُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّهَا اُمُّ الْقُرْآنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ ۱۰ "جب تم سورۃ الحمد شریف کی تلاوت کرو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو کیونکہ یہ اُمّ القرآن، اُمّ الکتاب اور سبع مثانی ہے"۔

(۵) قرآنِ عظیم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ القرآن کے بارے میں فرمایا: هِيَ اُمُّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ ۱۱ "یہ اُمّ القرآن اور سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے"۔

(۶) السبع المثانی:

اس کو سبع مثانی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں سات آیات مبارکہ ہیں۔ ۱۲ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُثْنٰى فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ۱۳ "سبع مثانی، سورۃ الفاتحہ، فاتحۃ الکتاب کو کہتے ہیں جو ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے"۔ (بحوالہ ابن جریر)

(۷) الوافیہ:

حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ سورت قرآنِ مجید

---

۹ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۰۔ ۱۰ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۱، دار قطنی جلد ۱ ص ۳۱۲، نصب الرایۃ جلد ۱ ص ۳۴۳، در منثور جلد ۱ ص ۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۳۱۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۲۶۵۔
۱۱ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۷، بخاری جلد ۲ ص ۶۸۳، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۴۴۶، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۲، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۳۵۔ ۱۲ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۲۔ ۱۳ الاتقان جلد ۱ ص ۱۵۲۔

کے تمام معانی کو پوری طرح اپنے اندر جمع کر رہی ہے اِس لئے اس کا نام وافیہ ہے۔ ۱۴؎

حضرت المرسی علیہ الرحمہ کا قول ہے' اِس سورت نے اللہ جل جلالہٗ اور بندے کے حقوق بیان کر دیئے ہیں۔ ۱۵؎

(۸) الکنز:

یہ نام حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اُس حدیث شریف سے ماخوذ ہے جس کے بارے میں حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جن چیزوں کو ربّ ذوالجلال والاکرام نے مجھے اِحسان جتلا کر عطا فرمایا' اُن میں ایک یہ بھی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاتحۃ الکتاب عطا فرمائی اور یہ میرے عرش کے خزانوں کا تحفہ ہے۔ ۱۶؎

مزید نام:

(۹) سُوْرَةُ الْكَافِيَةِ
(۱۰) سُوْرَةُ الْأَسَاسِ
(۱۱) سُوْرَةُ النُّوْرِ
(۱۲) سُوْرَةُ الْحَمْدِ
(۱۳) سُوْرَةُ الشُّكْرِ
(۱۴) سُوْرَةُ الْحَمْدِ الْأُوْلٰى
(۱۵) سُوْرَةُ الْحَمْدِ الْقُصْرٰى
(۱۶) سُوْرَةُ الرَّاقِيَةِ
(۱۷) سُوْرَةُ الشِّفَا
(۱۸) سُوْرَةُ الشَّافِيَةِ
(۱۹) سُوْرَةُ الصَّلَاةِ
(۲۰) اَلصَّلَاةُ
(۲۱) سُوْرَةُ الدُّعَاءِ
(۲۲) سُوْرَةُ السُّؤَالِ
(۲۳) سُوْرَةُ تَعْلِيْمِ الْمَسْأَلَةِ
(۲۴) سُوْرَةُ الْمُنَاجَاةِ
(۲۵) سُوْرَةُ التَّفْوِيْضِ ۱۷؎

۱۴؎ الاتقان جلد ا ص ۱۵۲ - ۱۵؎ الاتقان جلد ا ص ۱۵۲ - ۱۶؎ الاتقان جلد ا ص ۱۵۳ - ۱۷؎ الاتقان جلد ا ص ۱۵۳ -

سورۃ الفاتحہ شریف کے فضائل

افضل القرآن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک سفر میں کسی جگہ پڑاؤ فرمایا (اور کسی طرف قضائے حاجت کے واسطے روانہ ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ساتھ ہو گیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف توجہ فرمائی اور ارشادِ مبارک فرمایا کہ ''کیا میں تجھے **افضل القرآن** نہ بتاؤں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**O'' (سورۃ الفاتحہ) کی تلاوت فرمائی''۔ [۱۸]

عرش کے نیچے خزانہ:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سورۃ الفاتحہ اُس خزانہ سے نازل ہوئی ہے جو عرش کے نیچے ہے''۔ [۱۹]

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار چیزیں عرش کے نیچے خزانوں میں سے نازل ہوئیں اُن کے سوا اور کوئی چیز وہاں سے نازل نہیں ہوئی۔ جو چار چیزیں' نازل ہوئی وہ یہ ہیں (۱) اُمّ الکتاب (۲) آیۃ الکرسی (۳) سورۃ البقرۃ کی آخری آیات اور (۴) سورۃ الکوثر۔ [۲۰]

---

[۱۸] مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۴۷' مواہب الرحمان جلد ۱ ص ۱۰' درمنثور جلد ۱ ص ۱۵' الترغیب و الترہیب جلد ۲ ص ۱۶۷' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۳۔ [۱۹] درمنثور جلد ۱ ص ۱۶' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۴۶۔ [۲۰] درمنثور جلد ۱ ص ۱۶' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۰۴۔

ابنِ آدم پر عنایات:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحۃ الکتاب کی قرأت فرمائی۔ پھر فرمایا: تمہارا ربِّ کریم ارشادِ عظیم فرماتا ہے "ابنِ آدم میں نے تم پر سات آیاتِ مبارکہ اُتاری ہیں۔ تین میرے لئے' ایک میرے اور تمہارے لئے اور تین تمہارے لئے۔ وہ جو میرے لئے ہیں' وہ یہ ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ وہ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ اور وہ جو تمہارے لئے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۚ [۲۱]

بے مثال سورت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہو کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں يَا اُبَيّ فرما کر بلایا جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (حضرت) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پھر کر دیکھا مگر جواب نہ دیا۔ اُنہوں نے جلدی سے نماز مکمل کی اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عطا فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ساتھ ہی فرمایا: "اے اُبی میں نے تمہیں پکارا تھا مگر کس چیز نے تجھے جواب دینے سے روکا؟" (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نماز میں تھا۔ فرمایا: "کیا تو نے اس بارے میں (یہ حکم) ملاحظہ نہیں کیا' جو اللہ (جل جلالہ) نے میری طرف وحی فرمایا؟ یعنی قرآنِ مجید میں یہ ہے کہ ..... اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ...... (سورۃ الانفال: ۲۴)" اللہ (تبارک

---

۲۱ در منثور جلد ۱ ص ۱۹' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۱۲' کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۶۹ ـ ۴۰۵۲ ـ

وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم) اور اُس کے رسول (ﷺ) کے پکارنے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں اُس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے"۔ عرض کیا' جی (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے یہ حکم پایا ہے۔ اَب دوبارہ اَیسا نہیں ہوگا بلکہ آئندہ اِنشاءاللہ العزیز جواب کی اَدائیگی میں دیر نہیں ہوگی۔ اگرچہ میں نماز ہی میں ہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اِس بات کو پسند کرتے ہو کہ **اَنْ اُعَلِّمَکَ سُوْرَةً لَّمْ تُنَزَّلْ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا ؟** "میں تم کو اَیسی سورت نہ سکھاؤں جس کی مثل نہ تورات میں ہے نہ اِنجیل میں' نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ مجید میں؟" (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا' جی ہاں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ راوی کہتے ہیں' (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا) اُمّ القرآن پڑھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' اِس سورۃ (الفاتحہ شریف) کی مثل تورات' اِنجیل اور زبور میں بلکہ قرآنِ مجید میں بھی کوئی دوسری سورت نازل نہیں ہوئی یہ سبع مثانی ہے (کہ سات آیاتِ مبارکہ ہیں) اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔ ۲۲

اَعظم سورت:

حضرت ابوسعید بن معلّی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں مسجد (نبوی شریف) میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے آواز دی (پکارا)' مگر میں نے جواب نہ دیا۔ نماز اَدا کرنے کے بعد میں آپ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کا یہ اِرشاد نہیں ہے؟ کہ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ**

۲۲ ترمذی جلد۲ ص ۱۱۵' ابن کثیر جلد۱ ص ۱۲' مشکوٰۃ ص ۱۸۷' شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۴' مسند احمد جلد۲ ص ۳۹۷_۱۳۲' جلد۵ ص ۱۱۴' مستدرک حاکم جلد۱ ص ۳۵' بخاری جلد۲ ص ۲۸۳ (مختصراً)' نسائی جلد۱ ص ۱۴۶' درمنثور جلد۱ ص ۱۳۔

وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ؕ......۲۳؎ ’’اے ایمان والو! اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ جب تمہیں اُس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے‘‘۔ راوی کہتے ہیں پھر مجھے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ’’مسجد سے باہر جانے سے پہلے میں تمہیں قرآنِ مجید کی سورتوں میں سے ایک ایسی سورت بتلاؤں گا جو سب سورتوں سے (اجر و ثواب میں) بڑی سورت ہے‘‘۔ پھر شفقت فرماتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْآنِ ’’میں تم کو ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآنِ مجید میں سب سورتوں سے بڑی سورت ہے‘‘۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ ہے۔ یہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔۲۴؎

اِس حدیث شریف میں فی القرآن اور من القرآن کے الفاظ آئے ہیں یہ دونوں جملے اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ دوسری سورتوں مثلاً الکوثر، الاخلاص اور الناس کی طرح باقاعدہ ایک سورت ہے۔

دو نور:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ اُوپر کی جانب ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا آج آسمان کا وہ

۲۳؎ سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۴۔ ۲۴؎ بخاری جلد ۲ ص ۶۴۹، ۷۔۶۴۲، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۱۱، ۲، تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۵۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۴، در منثور جلد ۱ ص ۱۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۶۸، ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۲، دارمی جلد ۲ ص ۴۴۵ (مختصراً)، نسائی جلد ۱ ص ۱۴۵۔

دروازہ کھلا ہے جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر وہاں سے ایک فرشتہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ آپ ﷺ خوش ہو جائیں، دو نور آپ ﷺ کو ایسے دیئے گئے ہیں کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہیں دیئے گئے۔ (۱) سورۃ الفاتحہ شریف اور (۲) سورۃ البقرۃ شریف کی آخری تین آیاتِ مبارکہ، ایک ایک حرف پر اُن میں سے نور ہے۔ ۲۵

بہترین سورت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اُس وقت اَبھی اِستنجے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ میں نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ (فرماتے ہیں) میں نے اِس طرح تین مرتبہ سلام عرض کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے مقدس آستانہ مبارکہ میں تشریف لے گئے اور میں غمگین حالت میں مسجد میں چلا گیا۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر کے بعد وضو فرما کر باہر تشریف لائے اور تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پھر فرمایا، اے جابر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ قرآنِ مجید کی اَجر وثواب میں کون سی سورت سب سے بہتر ہے؟ میں نے عرض کیا، جی یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بتائیں تو فرمایا: پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ آخیر تک۔ ۲۶

(اِس کی اَسناد بہت عمدہ ہیں)

نوٹ: سلام کا جواب نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ السّلام اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ کا نام ہے اور آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کا نام وضو کے بغیر نہیں لینا

---

۲۵ تفسیر ابن کثیر جلد ا ص ۱۳، درمنثور جلد ا ص ۱۴، نسائی جلد ا ص ۱۴۵، مستدرک حاکم جلد ا ص ۷۴۶۔ ۲۶ ابن کثیر جلد ا ص ۱۲، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۷۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۱۵، مواہب الرحمان جلد ا ص ۶۔

چاہتے تھے آپ ﷺ کا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم کے لئے کمال اُدب تھا۔

اُمن کا وسیلہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جب تم بستر پر لیٹو تو سورۃ الفاتحہ اور (سورۃ الاخلاص) یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ لو تو موت کے سوا ہر چیز سے اُمن میں رہو گے۔ ۲۷ے

جس نے سورۃ الفاتحہ شریف پڑھی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فاتحۃ الکتاب کی قرأت کی وہ ایسے ہے جیسے اُس نے تورات، زبور، انجیل اور فرقانِ حمید کی قرأت کی''۔ ۲۸ے

تہائی قرآنِ مجید:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوامُ القرآن اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کی تلاوت کرے وہ ایسے ہے جیسے اُس نے تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت فرمائی''۔ ۲۹ے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ''فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ (کا ثواب) تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے''۔ ۳۰ے

شیطان رویا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جس وقت سورۃ الفاتحہ شریف مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تو شیطان بلند آواز سے رو دیا۔ ۳۱ے

۲۷ے ابن کثیر جلد ۱ص ۱۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ص ۲۱۶، درمنثور جلد ۱ص ۱۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ص ۱۲۱، مواہب الرحمان جلد ۱ص ۱۰۔ ۲۸ے درمنثور جلد ۱ص ۱۶۔ ۲۹ے درمنثور جلد ۱ص ۱۵۔ ۳۰ے درمنثور جلد ۱ص ۱۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۹۵۔ ۳۱ے درمنثور جلد ۱ص ۱۱ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ وطبرانی فی الاوسط۔

حضرت سہیلی تقی بن مخلد علیہ الرحمۃ الحافظ کی تفسیر کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ شیطان چار مرتبہ بلند آواز سے رویا۔ (۱) جب اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہ نے اُسے لعین ٹھہرا کر اُس پر لعنت کی۔ (۲) جب اُسے (مردود قرار دے کر) آسمانوں سے زمین پر پھینکا۔ (۳) جب نبی (آخر الزماں) ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی اور (۴) جب سورۃ الفاتحہ (شریف) نازل ہوئی۔ ۳۲

سورۃ الفاتحہ شریف میں شفاء ہے:

حضرت عبدالمالک بن عمیر علیہ الرحمہ سے مرسلاً روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سورۃ الفاتحہ میں ہر مرض کے لئے شفاء ہے''۔ ۳۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورت فاتحۃ الکتاب میں ہر زہر کے لئے شفاء ہے''۔ ۳۴

سانپ کے ڈسے کو دَم:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ ہم نے قیام کیا تو ایک لڑکی ہمارے پاس آئی اور کہا اس قبیلہ کا سردار ڈسا گیا ہے اور ہمارے قبیلے کے لوگ موجود نہیں ہیں' کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ (فرماتے ہیں) میں خود ہی اُٹھ کھڑا ہوا' میرے ساتھی یہ گمان کرتے تھے کہ میں دَم کرنے والا نہیں۔ میں نے اُسے دَم کر دیا اور وہ اچھا ہو گیا اور مجھے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) دینے کے لئے کہا اور ہم سب کو دُودھ پلایا' جب میں واپس آیا تو اُنہوں نے کہا' کیا تو دَم کرنا جانتا ہے؟ یا تو دَم کیا کرتا ہے؟ میں نے کہا' میں نے صرف (سورۃ) الفاتحہ پڑھ کر دَم پھونکا ہے۔ اُس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے باب میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو (ان کا لینا درست ہے یا نہیں) جب تک رسول

۳۲ البدایہ والنہایہ جلد ۲ ص ۲۶۶ عربی' مترجم ۲ ص ۷۰۵' درمنثور جلد ۱ ص ۱۷' حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۲۶۴۔ ۳۳ مشکوۃ ص ۱۸۹' دارمی جلد ۲ ص ۴۴۵' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۶' درمنثور جلد ۱ ص ۱۵۔ ۱۴۔ ۳۴ درمنثور جلد ۱ ص ۱۴' قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۱۱۲۔

اللہ ﷺ کے پاس نہ پہنچ جائیں یا آپ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ خیر جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اِس کا ذکر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "(اے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دَم ہے؟ (اُنہوں نے عرض کیا) میں نے آپ (ﷺ) سے سن رکھا تھا کہ سورۃ الفاتحہ شریف میں شفاء ہے۔ پھر بکریوں کے بارے میں فرمایا: اَب اَیسے کرو بکریاں تقسیم کرلو ایک حصہ میرا بھی رکھ لو"۔ ۳۵

بچھو کے ڈسے کو دَم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے چند اَصحاب رضی اللہ عنہم ایک چشمہ پر پہنچے' وہاں ایک شخص تھا جس کو بچھو (یا سانپ) نے ڈس لیا۔ اُن چشمہ والوں میں سے ایک شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور کہنے لگا تم میں سے کوئی بچھو کے ڈسے کا بھی دَم جانتا ہے۔ اِس چشمہ پر ایک شخص کو بچھو نے کاٹا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) اُس کے ساتھ گئے اور چند بکریاں اُجرت ٹھہرا کے سورۃ الفاتحہ شریف پڑھ کر اُسے دَم کیا وہ شخص اَچھا ہوگیا۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے پاس آئے' اُنہوں نے اِسے مکروہ جانا' کہنے لگے اللہ عزوجل کی کتاب پر اُجرت لینا' یہ کیا ہوا؟ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ (شریف) پہنچے تو اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر اِس بارے میں (شکایت) کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ** ۳۶ "سب سے زیادہ اُجرت لینے کے لائق تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی کتاب ہے"۔

---

۳۵ بخاری جلد۲ ص ۳۹ ۷' تفہیم البخاری جلد۷ ص ۸۵۴ ۔ ۳۹ ۷' تیسیر الباری جلد۶ ص ۵۱۲' شرح السنہ جلد۳ ص ۱۵' مستدرک حاکم جلد۱ ص ۳۶ ۷۔ ۳۶ بخاری جلد۲ ص ۸۵۴' شرح السنہ جلد۳ ص ۱۷۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص ۴۳۰' جلد۶ ص ۱۲۴' جلد۷ ص ۲۴۳' قرطبی جلد۱ جز۱ ص ۳۳۵' دار قطنی جلد۳ ص ۶۵۔

''حدیث شریف سے یہ نکلا کہ تعلیم قرآن پر اُجرت لینا جائز ہے''۔
(وحید الزماں غیر مقلد تیسیر الباری جلد ۷ ص ۵۰۲ من و عن)

مجنون کو شفاء:

حضرت خارجہ بن الصلت تمیمی علیہ الرحمہ نے اپنے چچا سے روایت کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹا تو ایک قوم کے پاس سے گزرا جن کے پاس ایک مجنون شخص لوہے کی زنجیروں سے بندھا ہوا تھا۔ اُن لوگوں نے (ہمیں دیکھ کر) کہا تمہارے پیغمبر ﷺ بہت سی خوبیاں لائے ہیں' بھلا تمہارے پاس اِس مجنون کے لئے بھی کوئی دوا ہے؟ تو (راوی کہتے ہیں) میں تین دن تک اُس پر سورت' فاتحۃ الکتاب ہر روز دو مرتبہ (صبح و شام) پڑھ کر دم کرتا رہا اور اپنی اُنگلیوں کے پورے جمع کر کے پھونک مارتا رہا۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے فضل وکرم اور سورۃ الفاتحہ شریف کی برکت سے) وہ مجنون صحیح ہو گیا تو اُن لوگوں نے مجھے ۱۰۰ بکریاں دیں' میں اُن کو لے کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ بکریاں تمہارے لئے جائز ہیں) تم کھاؤ کیونکہ تو نے رقیہ حق سے کھایا ہے۔ جس نے رقیہ باطل سے کھایا اُس نے بُرا کھایا۔ [۳۷]

کعبۃ اللہ کے طواف میں اور گھر سے نکلتے وقت کی دُعا:

.....رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

اے میرے رب! اِس شہر کو امان والا کر دے اور اِس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے

الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ..

پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ (ﷻ) اور پچھلے دن پر ایمان لائیں۔ (البقرۃ:۱۲۶)

---

[۳۷] مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۴۷' مواہب الرحمان جلد ۱ ص ۱۰۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا گھر بنانے کے بعد دُعا:

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ شریف کی تعمیر اور حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو پتھر اُٹھا کر لانے کی سعادت حاصل ہوئی اور اِس گھر کی خدمت کا موقع ملا اور بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا۔ تو اِن دونوں حضرات انبیاء کرام علیہما السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد جل جلالہٗ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُعا کی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما' بے شک تو ہی سنتا اور جانتا ہے۔ (البقرۃ:۱۲۷)

ہر اچھا عمل اور کام کرنے کے بعد محولہ بالا دُعا کرنی چاہئے' یہ سُنّتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اِس نیک اور عظیم کام کو سرانجام دینے کے موقع پر اِنتہائی عاجزانہ اور منکسرانہ انداز میں ایک اور دُعا کی:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً

اے رب ہمارے! اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک اُمت

مُّسْلِمَةً لَّکَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج

تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری بندگی کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما'

اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (البقرۃ:۱۲۸)

بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا' مہربان ہے۔

حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ وعلی نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے پیارے خلیل بھی ہیں اور فرمانبردار مخلص ومطیع بھی۔ پھر بھی یہ دُعا فرمائی کیونکہ اِطاعت واِخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے تھے اور یہ حقیقت

ہے کہ ذوقِ اطاعت میسر نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں دونوں انبیاء کرام علیہما السلام باوجودیکہ معصوم ہیں، دونوں کی طرف سے بارگاہِ ربّ ذوالجلال والاکرام میں انتہائی انکساری اور تواضع کا نمونہ ہے کہ توبہ بھی کر رہے ہیں اور دوسرے اہلِ ایمان اور اللہ والوں کے لئے تعلیم کا باعث بھی ہیں کہ انسان کتنا عظیم، نیک اور برگزیدہ کیوں نہ ہو، بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری اُس کی عبادت کے حسن و جمال کا زیور ہے۔ یہ دُعا ہم گنہگار بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کے پیاروں کی تو شان ہی نرالی ہوتی ہے اُن کی زندگیاں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں اور اُن کے اعمال ہمارے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

حضرت علامہ بغوی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے، منقول ہے۔

''اللہ عزّوجلّ نے زمین پیدا کرنے کے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ شریف کا مقام پیدا فرما دیا تھا اور وہ مقام ایک سفید جھاگ کی صورت میں پانی پر قائم تھا پھر زمین اس کے نیچے سے بچھائی گئی۔ بعد ازیں جب اللہ عزّوجلّ نے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو اُنہیں بڑی وحشت ہوئی۔ اُنہوں نے اللہ عزّوجلّ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا تو پروردگار نے جنت سے یاقوت کا بنا ہوا بیت المعمور اُتارا اُس کے دروازے زمرد کے تھے، ایک دروازہ شرقی تھا اور ایک غربی اور اُس کو بیت اللہ کے مقام پر رکھ دیا اور حکم ہوا، اے آدم علیہ السلام ہم نے تمہارے لئے یہ گھر اُتارا ہے اِس کا تم ایسے ہی طواف کرو جیسے عرش کے گرد کرتے تھے اور اس کے پاس اُسی طرح نماز پڑھو، جس طرح میرے عرش کے پاس پڑھتے تھے اور حجرِ اسود بھی اُتارا۔ اُس وقت یہ پتھر روشن سفید تھا (پھر دورِ جاہلیت میں حائضہ عورتوں کے چھونے سے کالا ہو گیا) طوفانِ حضرت نوح علیہ السلام تک بیت المعمور اسی طرح قائم رہا۔ جب طوفانِ حضرت نوح علیہ السلام واقع ہوا تو اللہ عزّوجلّ نے اِسے چوتھے آسمان پر اُٹھا لیا۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک بیت اللہ شریف کی جگہ خالی رہی پھر جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہاں حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ عزّوجلّ نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ شریف بنانے کا حکم

فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں' اللہ ﷻ نے بیت اللہ شریف کے برابر ایک بدلی بھیجی' وہ چلتی تھی تو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام بھی چلتے تھے' حتیٰ کہ بدلی بیت اللہ شریف کی جگہ آ کر ٹھہر گئی۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بلا کمی وبیشی اس کے سایہ میں بیت اللہ شریف تعمیر کریں۔ ۳۸

مصیبت کے وقت کی دُعا:

مصیبت کے وقت' کسی چیز کے گم ہو جانے پر' جان' مال' ثمر اور اولاد کے نقصان کے موقع پر پڑھی جانے والی دُعا' شمع آلِ محمد ﷺ، تمام تعلقات دُنیا سے مجرد' اپنے زمانے کے سردار' قبلہ اہلِ صفا' شہزادہ گلگونِ قبا ابو عبداللہ سیّد الشہداء عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب میدانِ کربلا میں محبانِ علی (جنہوں نے خود ہی بلایا تھا پھر خود ہی قاتل بن کر میدان میں اُترے) کے مقابلہ میں جو شہزادے شہید ہوتے تھے' ان کے لئے یہی دُعائیہ کلمات پڑھتے تھے۔ اَب بھی اگر کسی مسلمان کے ہاں شہادت یا مرگ ہو جائے اور دوسرا مسلمان افسوس وتعزیت کے لئے آئے تو سلام کے بعد پہلا دُعائیہ جملہ جو منہ سے نکالا جائے وہ یہی ہو۔ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھنا رحمتِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔ دُعائیہ کلمات یہ ہیں:

.....اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ط (البقرۃ:۱۵۶)

''ہم اللہ (جَلَّ شانہٗ) کا مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔

ایک اور صحیح روایت اور سچا واقعہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ ''جس کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہی کلمات منہ

۳۸ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۱۳۰۔

سے نکالے جس کا حکم اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نے فرمایا ہے کہ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ

ہم اللہ (تبارک و تعالیٰ جل جلالہ) کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں' الٰہی

فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا ○ ۳۹؎

مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما' اس کا بہتر بدل عطا فرما۔

تو اللہ جل جلالہ اُسے بہتر عوض عطا فرماتا ہے (اُمّ المومنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون شخص ہوگا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ فرماتی ہیں' پھر بھی میں نے دُعا کرلی۔ چنانچہ اللہ جل جلالہ نے اُن کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے خاوند تھے' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے اور پھوپھی کے بیٹے بھی۔ آپ نے پہلے بمعہ اہل وعیال حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ کی جانب بمعہ اہل وعیال ہجرت کرنے میں آپ اوّل ہیں اور اوّل بیت (یعنی پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے ہجرت کی)۔ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نگاہ میں اِن خصوصیات کے لحاظ سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جزوی طور پر سب سے بہتر تھے۔ اس لئے آپ نے یہ خیال کیا اور اُن کا ایمان کہتا تھا کہ اس دُعا کی برکت سے مجھے اُن سے بہتر خاوند ملے گا لیکن عقل وسمجھ کہتی تھی ناممکن ہے۔ مگر ایمانی نور سے دُعا پڑھ لی اور اس کی برکت سے آپ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ قربان۔

۳۹؎ مشکوٰۃ ص ۱۴۰ حدیث نمبر ۱۶۱۸' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۱۵' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۷' جلد ۶ ص ۳۰۹' قرطبی جلد ۱ جز ۲ ص ۱۱۹' درمنثور جلد ۱ ص ۳۷۹' ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۷۳' مرقاۃ جلد ۴ ص ۷۵' مسلم حدیث نمبر ۳' ۹۱۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۹۔

کسی کے فوت ہونے پر کیا کہا جائے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: موت گھبراہٹ کی بات ہے جب کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے فوت ہونے پر آئے تو کہے:۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ [۴۰]

اور ہم اپنے رب کی طرف ضرور پھرنے والے ہیں

دُعا کرنے والوں کی قسمیں:

دُعا کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو صرف دُنیا مانگتے ہیں اور دوسرے وہ جو دُنیا اور آخرت دونوں مانگتے ہیں۔ جو دُنیا مانگتے ہیں اگر اُن کا آخرت پر ایمان نہ ہو تو وہ کافر ہیں' ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مومن جو کہ آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ دین و دُنیا دونوں کی بھلائی کے لئے دُعا کرتا ہے اور مومن اگر دُنیا کی بہتری طلب کرے وہ اَمر بھی جائز ہے کیونکہ وہ دین کی تقویت اور تائید کے لئے ہے۔ اس لئے دین و دُنیا کی بھلائی کی طلب کے لئے یہ دُعا کریں:

.....رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں

حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرۃ:۲۰۱)

بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

---

[۴۰] درِ منثور جلد ۱ ص ۳۷۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۴۷ حدیث نمبر ۱۲۴۶۹' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۳۳۱۔

نوٹ: اِس دُعا کے شروع میں لفظ ''اَللّٰھُمَّ'' کا اِضافہ بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دُعا فرمایا کرتے تو اَللّٰھُمَّ کا اِضافہ فرما لیتے۔ [۴۱] سیّدی مرشدی پیر طریقت رہبر شریعت نائب غوث الثقلین امینِ علم لدنی، یوسف مصرِ محبت، پیکر صبر و رضا، عالم یلمعی فاضل لوذعی حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ اِس دُعا کا اُردو میں یہ ترجمہ فرمایا کرتے تھے: اِلٰہی دین و دُنیا خیر۔ ماشاء اللہ جس کے لئے یہ کلماتِ خیر آپ کی زبانِ حق گو سے نکل جاتے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اُس کی خیر فرما دیتا۔

سچا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْئَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَوْ لَا تُطِیْقُہٗ ھَلَّا قُلْتَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَفَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ [۴۲] ''نبی کریم (رؤف ورحیم) صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایسا دُبلا ہو رہا ہے جیسے کے انڈے میں سے بچہ نکلتا ہے۔ نبی کریم (رؤف ورحیم) صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو اللہ (عزوجل) سے کچھ دُعا کیا کرتا تھا یا کچھ مانگا کرتا تھا؟ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں یوں کہا کرتا تھا کہ ''اے اللہ (جل جلالک) جس قدر تو مجھے آخرت میں عذاب کرے گا دُنیا ہی میں کرلے۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ تیرے اندر عذاب

---

[۴۱] بخاری جلد۲ ص ۹۴۴، درمنثور جلد۱ ص ۵۵۸، مسلم جلد۲ ص ۳۴۴، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۵۷، تفسیر مظہری جلد۱ ص ۲۴۰۔ [۴۲] تفسیر مظہری جلد۱ ص ۲۴۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ ص ۵۲ (طبع جدید) دار الفکر بیروت لبنان، درمنثور جلد۱ ص ۵۵۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۰۲، کتاب السنی ص ۱۹۶، مسند احمد جلد۳ ص ۱۰۷۔

کو برداشت کرنے کی نہ تو اس قدر استطاعت ہے اور نہ ہی قوت' تو نے اس طرح کیوں نہ عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ پھر رسولِ کریم (رؤف ورحیم) ﷺ نے اُس کے لئے دُعا کی تو اللہ (ﷻ) نے اُسے شفاء عطا فرمائی"۔ اِنہی سے روایت ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝" ۴۳ "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ (بطورِ دُعا) اس آیتِ مبارک کی اکثر تلاوت فرماتے تھے"۔

رکن بنی جمح یا رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان:

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْمَا بَیْنَ رُکْنِ بَنِیْ جُمَحٍ وَّالرُّکْنِ الْاَسْوَدِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۴۴ "میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ رکن بنی جمح اور رکن اسود کے درمیان مذکور بالا دُعا پڑھا کرتے تھے"۔

ہر دُعا میں رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً...... پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْ دَعَا بِمِائَةِ مَرَّةٍ یَفْتَحُ بِھَا وَیَخْتِمُ بِھَا "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝" ۴۵ "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اگر سو مرتبہ بھی دُعا فرماتے تو اِسی سے دُعا شروع فرماتے تھے اور اِسی پر ختم فرماتے تھے"۔ اور اگر دو دُعائیں فرماتے تو اُن دو دُعاؤں میں سے ایک یہی دُعا ہوتی تھی۔ یعنی رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

---

۴۳ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۳۰' مسلم جلد ۲ ص ۳۴۴' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۵۷۔ ۴۴ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۳۰' درمنثور جلد ۱ ص ۵۵۹' تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۱۳۔ ۴۵ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۳۰۔

حضرت تقی بن مخلد علیہ الرحمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

کَانَ فِیْ اَوَّلِ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ وَسْطِہٖ وَفِیْ اٰخِرِہٖ یعنی ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے اوّل میں اور درمیان اور آخر میں یہی دُعا ہوتی تھی''۔ ۶۴؎ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

میدانِ جہاد میں ثابت قدمی کی دُعا:

حضرت سیّدنا شموئیل علیہ السلام نے حضرت طالوت کو جالوت کے مقابلے میں لشکر دے کر بھیجا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اللہ عزوجل ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو کوئی اُس کا پانی پیئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے وہ میرا ہے' مگر ایک چلو پینے کی اجازت ہے۔ جب یہ لوگ جالوت کے مقابلے میں پہنچے تو بولے کہ ہم میں جالوت اور اُس کے لشکروں سے مقابلے کی طاقت نہیں۔ اُنہیں میں سے وہ لوگ جنہیں اللہ جل جلالہ سے ملنے کا یقین تھا۔ بولے بارہا کم جماعت والے اللہ جل جلالہ کے حکم سے زیادہ گروہ پر غالب رہے اور اللہ عزوجل صابرین کے ساتھ ہے۔ پھر جب وہ لوگ جالوت اور اُس کے لشکروں کے سامنے آئے تو اُنہوں نے دُعا کی:

.....رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں ثابت قدم رکھ

وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ (البقرۃ:۲۵۰)

(ہمیں ڈگمگانے سے بچا) اور کافروں پر ہماری مدد فرما۔

توفیقِ صبر حاصل کرنے' ثابت قدم رہنے اور مرزائیوں' کافروں اور منافقوں کے مقابلے میں فتح ونصرت حاصل کرنے کے لئے محولہ بالا دُعا کامیابی و کامرانی کا مجرب قرآنی نسخہ ہے۔ ھٰذَا سُنَّۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اَنَّھُمْ

۶۴؎ تفسیر مظہری جلد اص ۲۴۰۔

اِذَا اسْتَصْعَبُوْا اَمْرًا اِلْتَجَوْا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِالدُّعَآءِ ؎۷ ”یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کا طریقہ ہے کہ جب اُنہیں کوئی دشوار امر پیش آتا تو دُعا کے ذریعے سے اللہ ﷻ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رجوع لاتے ہیں“۔

عظیم دُعا۔ آیۃ الکرسی:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ لَا تَاْخُذُہٗ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا ہے' اُسے اونگھ

سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اور نیند نہیں پکڑتی' اُس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

زمینوں میں ہے۔کون ہے جو اُس کے یہاں سفارش کرے مگر اس کے حکم کے ساتھ؟

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ط وَلَا

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے جو کچھ اُن کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے

یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ

اُس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اُس کی

کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَؤُدُہٗ

کرسی میں سمائے ہوئے ہیں' آسمان اور زمین اور اُسے بھاری نہیں

حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ O (البقرۃ:۲۵۵)

اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

؎۷ تفسیر مظہری جلد اص ۳۵۱۔

عظیم دُعا کے فضائل

(۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ”اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس قرآنِ پاک کی کون سی اعظم آیت (مبارکہ) ہے؟ حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ (جل جلالہ) اور رسول اللہ (ﷺ) کو خوب علم ہے۔ (رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے) ارشادِ مبارک فرمایا: اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی کون سی آیت (مبارک) شان والی، بہت بڑی ہے؟ (تو) میں نے عرض کیا، (یعنی آیۃ الکرسی) تو (میرے عرض کرنے کے بعد حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے) میرے سینے پر اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک کرم فرماتے ہوئے) مارا اور فرمایا: تمہیں علم مبارک ہو اے ابوالمنذر“ ۴۸

پھر حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اُس اللہ کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اِس (آیۃ الکرسی) کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اور یہ بادشاہِ حقیقی اللہ جل جلالہ کی پاکی بیان کرے گی اور عرش کے پائے کے پاس ہوگی“۔ ۴۹

چوتھائی قرآن:

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”اے فلاں کیا تو

---

۴۸ مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱، ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۸ (دار القلم بیروت)، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۱۶۵، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۳۷۵، درمنثور جلد ۱ ص ۳۲۲، تفسیر قرطبی جلد ۳ جز ۳ ص ۲۶۸، تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۳۲۱، تفسیر جواہر القرآن جلد ۱ ص ۲۳۴۔ ۴۹ ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۴ (بحوالہ مسند احمد)، تفسیر روح المعانی جلد ۳ ص ۱۰۔

نے نکاح کرلیا ہے؟ اُس نے عرض کیا نہیں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میرے پاس تو مال ہی نہیں اِس لئے نکاح نہیں کیا۔ فرمایا: کیا تیرے پاس "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" نہیں؟ اُس نے عرض کیا' جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ تو ہے یعنی یاد ہے۔ فرمایا: وہ تہائی قرآنِ مجید ہوا' پھر فرمایا کیا سورۃ الکافرون یاد ہے؟ عرض کیا' جی ہاں! فرمایا: چوتھائی قرآنِ مجید وہ ہوا۔ پھر پوچھا کیا "اِذَا زُلْزِلَتِ" یاد ہے؟ عرض کیا' جی ہاں! فرمایا: چوتھائی قرآنِ مجید یہ ہے۔ پھر فرمایا: کیا تجھے "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ" یاد ہے؟ عرض کیا' جی ہاں! فرمایا چوتھائی قرآنِ مجید یہ ہے۔ پھر فرمایا: کیا تجھے آیۃ الکرسی یاد ہے؟ عرض کیا' جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا: چوتھائی قرآنِ مجید یہ ہوا"۔ ۵۰

شیطان کو بھگانے والی دُعا:

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سورۃ البقرۃ میں ایک ایسی آیتِ مبارک ہے جو قرآنِ مجید کی تمام آیاتِ مبارکہ کی سردار ہے جس گھر میں وہ آیتِ مبارک پڑھی جاتی ہے' وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ یہ صحیح الاسناد حدیث شریف ہے۔ ۵۱ (وہ آیتِ مبارک' آیۃ الکرسی ہے)۔

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اِنسانوں میں سے ایک آدمی نکلا اور اِنسانی روپ میں ایک جن سے اُس کی ملاقات ہوئی جن نے کہا مجھ سے کشتی کرے گا اگر مجھے گرادے گا تو میں تجھے ایک ایسی آیتِ مبارک بتاؤں گا۔ اگر تو اُسے گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھے گا تو شیطان تمہارے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ چنانچہ کشتی ہوئی اور اِنسان نے جن کو گرادیا۔ اِنسان نے کہا تو کمزور ڈرپوک اور بوڑھا ہے اور تیرے ہاتھ مثل کتے کے ہیں' کیا جن ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے تو ہے یا صرف تو

---

۵۰ مسند احمد جلد ۳ ص ۲۲۱' مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۷' ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۴' تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۳۶۱۔ ۵۱ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۶۰' جلد ۲ ص ۲۵۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۲۲۳' درمنثور جلد ۱ ص ۳۲۶' ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۶' تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۲۶۱' فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۷۴۔

ہی ایسا ہے؟ اُس نے کہا میں اُن سب سے زیادہ قوت والا ہوں پھر دوبارہ کشتی ہوئی اور دوسری مرتبہ بھی اُس مرد نے گرا دیا تو جن نے کہا تم آیۃ الکرسی پڑھا کرو۔ اگر کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے تو شیطان اُس گھر سے گدھے کی طرح چیختا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے جن کو گرایا اور غالب آئے"۔ ۵۲

اِسم اعظم والی دُعا:

(۵) حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ان دو مقدس آیتوں میں اِسم اعظم ہے۔

(۱) آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ ...... اور

(۲) الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... یہی حدیث پاک حضرت اِمام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے حضرت مسدد علیہ الرحمہ سے، حضرت اِمام ترمذی علیہ الرحمہ اور حضرت اِمام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے اور حضرت اِمام ترمذی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۵۳

(۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے جو حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اِسم اعظم وہ نام ہے جس کی برکت سے اللہ (ربُّ العزّت) کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ وہ تین سورتوں میں ہے (۱) سورۃ البقرۃ (۲) آلِ عمران اور (۳) سورۃ طٰہٰ۔ البقرۃ میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آیۃ الکرسی)، آلِ عمران میں الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور طٰہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ ۵۴

---

۵۲ ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۵، تفسیر قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۶۹۔ ۵۳ ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۶۹۔
۵۴ درِ منثور جلد ۱ ص ۳، ۶۱۳، جلد ۲ ص ۵، ۶، ۴۷، تفسیر فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۷۴۔

جنت میں جانے کی دُعا:

(۷) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے' اُسے سوائے موت کے کوئی چیز جنت میں جانے سے روک نہیں سکتی''۔ ۵۵

خصوصی حفاظت کی دُعا:

(۸) ایک حدیثِ پاک میں ہے: ''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اُس کی خصوصی حفاظت اللہ (تبارک وتعالیٰ حفیظ حقیقی) کے ذمہ کرم پر ہے''۔ ۵۶

تین راوی اور آیۃ الکرسی:

(۹) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میرے پاس ایک کھتہ تھا جس میں بہترین کھجوریں تھیں۔ ایک غول آتا اور اُس میں سے چُرا کے لے جاتا' میں نے اِس بات کا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَب جاؤ اور جب تم دوبارہ اُسے دیکھو تو کہنا بِسْمِ اللّٰهِ اَجِيْبِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ عظیم وبرتر) کے نام سے رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مان''۔ جب (وہ غول) آیا تو میں نے یہی کہا اور پکڑ لیا تاکہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں' اُس نے قسم کھائی کے دوبارہ نہیں آؤں گا' مجھے چھوڑ دو۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا' پھر میں نبی کریم (غیب کی باتیں بتانے والے محبوب رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تیرے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا (میں نے اُسے پکڑ لیا تھا مگر اُس نے) قسم کھا کر وعدہ کیا کہ اَب وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ (حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اُس نے جھوٹ بولا ہے' وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' وہ پھر آیا' میں نے پکڑ

---

۵۵ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۴۸' تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۳۲۶' کتاب السنی ص ۱۲۱' ۱۲۰۔ ۵۶ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۰۲' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۴۳' درمنثور جلد ۱ ص ۳۲۲۔

لیا' اُس نے پھر قسم کھائی اور کہا کہ اَب میں دوبارہ نہیں آؤں گا' تو میں نے اُسے پھر چھوڑ دیا۔ پھر میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا' اُس نے قسم کھائی کہ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اُس نے جھوٹ کہا ہے وہ پھر آئے گا۔ پھر اَیسے ہی ہوا جیسے (غیب کی سچی خبریں بتانے والے) آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' چور آیا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑ لیا اور فرمایا' اَب میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ تجھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی جناب میں لے جاؤں گا۔ (جب میں نے اپنے اِس اِرادے کا اِظہار کیا تو اُس نے کہا میں تمہیں ایک اَیسی آیتِ مبارک بتاتا ہوں جس کا نام آیۃ الکرسی ہے تو اِسے پڑھ' تو تیرے قریب شیطان اور کوئی دوسری بلا وغیرہ نہیں آئے گی۔ پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' تیرے قیدی نے کیا کہا؟ (فرماتے ہیں) میں نے اُس کے بارے میں رسولِ پاک ﷺ کو عرض کر دیا جو اُس نے کہا تھا' تو پیارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ "اُس نے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہے"۔ ۵۷

(۱۰) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے آیۃ الکرسی کی فضیلت میں روایت ہے' فرماتے ہیں' میرے پاس ایک بوری تھی جس میں کھجوریں تھیں جو روز بروز گھٹ رہی تھیں' فرماتے ہیں' ایک رات میں اس کی نگہبانی کے لئے جاگتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ایک جانور بشکل جوان لڑکے کے آیا میں نے اُس لڑکے کو سلام کیا۔ اُس نے جواب دیا پھر میں نے اُس سے پوچھا تو کون ہے' جن ہے یا انسان ہے؟ اُس نے کہا میں جن ہوں۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ مجھے پکڑا' اُس نے ہاتھ بڑھا کر پکڑا دیا۔ جب

۵۷ ترمذی جلد۲ص ۱۱۵' مسند احمد جلد۵ص ۴۲۳' مستدرک حاکم جلد۳ص ۴۵۸' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ص ۱۹۳' جلد۱۹ص ۲۶۴' مشکل الآثار جلد۱ص ۳۴۲' درمنثور جلد۱ص ۳۲۵' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱۰ص ۳۹۸' مجمع الزوائد جلد۶ص ۳۲۳' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۳۷۴' ابن کثیر جلد۱ص ۲۶۵' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد۷ص ۱۱۱۔

میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح تھا اور اُس پر کتے جیسے بال تھے۔ پھر میں نے اُس سے کہا' کیا جنوں کی پیدائش ایسی ہوتی ہے؟ اُس نے اِس بات کا جواب دینے کی بجائے یہ کہا کہ تمام جنات سے زیادہ قوت والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا تو میری چیز کیوں اُٹھاتا ہے؟ اُس نے جواب دیا مجھے اِس بات کا علم ہوا کہ تو ایک ایسا شخص ہے جو صدقہ وخیرات کو پسند کرتا ہے تو میں نے اس بات کو اچھا جانا کہ چلو ہم بھی تمہارے کھانے میں سے کچھ کھا لیتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اُس سے کہا' تم سے پناہ دینے والی کون سی چیز ہے؟ تو اُس نے کہا یہ آیت مبارک جسے آیۃ الکرسی کہتے ہیں۔ پھر میں بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا' اپنا واقعہ سنا دیا تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَدَقَ الْخَبِیْثُ ''خبیث نے یہ بات سچ کہی''۔ حضرت امام حاکم علیہ الرحمہ نے اپنی مستدرک میں حضرت ابو داؤد طیالسی علیہ الرحمہ سے اس حدیثِ پاک کو بیان کیا ہے اسے حضرت امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الاسناد کہا ہے۔ ۵۸

(۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان المبارک کی زکوٰۃ (فطرہ) کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک آنے والا آیا اور غلے سے چادر میں لپ بھر کے ڈالنے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے کہا' میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں محتاج ہوں' میرے بال بچے ہیں اور مجھے شدید حاجت ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' میں نے اُسے چھوڑ دیا' جب صبح ہوئی تو نبی کریم (رؤف ورحیم چھپی باتوں کی خبریں بتانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) تمہارے رات والے قیدی نے کیا کہا؟ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا'

---

۵۸ مستدرک حاکم جلد ا ص ۵۶۲' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۸۔۱۱۷' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ا ص ۱۷۰' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۶۳' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۴۵۸' جلد ۲ ص ۳۷۵' درمنثور جلد ا ص ۳۲۲' ابن کثیر جلد ا ص ۲۶۴' فتح الباری جلد ۶ ص ۶۱۵۔۱۶' عمدۃ القاری جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۴۷' تفسیر روح البیان جلد ا ص ۴۰۶۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اُس نے شدید حاجت اور اہل وعیال کی پریشانی کا عذر پیش کیا۔ فَرَحِمْتُہٗ "تو میں نے اُس پر رحمت کردی"۔ اور اُسے رہا کردیا۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ساتھ جھوٹ بول گیا' وہ پھر آئے گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' میں نے سرکارِ کائنات ﷺ کے فرمان سے جان لیا کہ ضرور' وہ لوٹ آئے گا۔ (i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (اگلی رات) اُس کی تاک میں رہے۔ بالآخر وہ آ گیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' میں نے اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا' میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اُس نے کہا' مجھے چھوڑ دے میں محتاج ہوں اور مجھ پر اہل وعیال کا بوجھ ہے' میں اب دوبارہ نہیں آؤں گا۔ فرماتے ہیں' میں نے اُس پر رحمت کی اور اُسے چھوڑ دیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میرے کچھ عرض کئے بغیر ہی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہلے کی طرح فرمایا! اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اُس نے شدید محتاجی اور بال بچوں کی مفلوک الحالی کا عذر پیش کیا تو میں نے اُس پر رحمت کردی۔ (ii) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اُسے رہا کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرے ساتھ جھوٹ بول گیا ہے' وہ پھر آئے گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں' میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرمان سے یقین کرلیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ چنانچہ میں اُس کی تاک میں رہا۔ سو وہ آ گیا اور لپ بھر بھر کے چادر میں ڈالنے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ضرور لے کر جاؤں گا اور یہ آخری تیسری بار ہے تو کہہ جاتا ہے کہ نہیں آؤں گا مگر پھر آ جاتا ہے۔ اُس نے کہا آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو ایسے کلمات بتاؤں گا جن کے پڑھنے

(i) یہ کل کی خبر تھی جو غیب کی خبریں بتانے والے پیارے محبوب کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمائی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یقین کرلیا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا وہ ارشادِ مصطفیٰ ﷺ اور اعتقادِ صحابی رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ کریں۔ (ii) معلوم ہوا کہ رحمۃ للعالمین سرکارِ کائنات ﷺ کی آغوشِ رحمت کی ہوائیں لینے والے رحمتوں کی بہار بن جاتے ہیں۔

سے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو نفع عطا فرمائے گا (اُس نے کہا) جب آپ بستر پر جائیں تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیں تو آپ پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی طرف سے ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ آئے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اُسے چھوڑ دیا' جب صبح ہوئی تو میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حسبِ سابق میرے بتائے بغیر خود ہی) دریافت فرمایا: رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا اُس نے کہا کہ وہ مجھے اَیسے کلمات سکھا دے گا جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نفع عطا فرمائے گا۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تم سے سچ بول گیا اور ہے وہ جھوٹا' اور فرمایا' جانتے ہو تم تین دن کس سے ہمکلام رہے؟ عرض کیا' نہیں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ فرمایا: وہ شیطان ہی تھا''۔ ۵۹

اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم سُن کر کی جانے والی دُعا:

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۤ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ○ (البقرۃ:۲۸۵)

''ہم نے سنا اور مانا' تیری مغفرت مانگتے ہیں' اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے''

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب یہ آیتِ مبارک نازل ہوئی:.... وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ..... (البقرۃ:۲۸۴)''اور جو کچھ تمہارے دِلوں کے اندر ہے اُس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ' قیامت کے دن اللہ (تبارک وتعالیٰ علیم وخبیر) تم سے اِس کا حساب لے گا''۔ تو اِشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۵۹ بخاری جلد۱ ص۳۱۰' جلد۲ ص۷۵۰' مشکوٰۃ ص۲۲۳' فتح الباری جلد۴ ص۶۱۳' عمدۃ القاری جلد۶ جز۱۲ ص۶۱۳' ابن کثیر جلد۱ ص۲۶۵' تفسیر مظہری جلد۱ ص۳۶۱' قرطبی جلد۲ جز۳ ص۲۶۹' فتح القدیر جلد۱ ص۲۷۴۔

اللّٰہُ علیہِ وَسلَّمَ فَجثوا علی الرُّکبِ وَقالُوا یا رسُولَ اللّٰہِ کُلِّفنا مِنَ الاَعمالِ مَا نُطِیقُ الصَّلوٰۃ وَالصِّیامَ وَالجِھادَ وَالصَّدقَۃ وَقد اُنزِلَتْ ھٰذِہِ الاٰیۃُ وَلا نُطِیقُھا فَقالَ رسُولُ اللّٰہِ اَتُرِیدُونَ اَنْ تَقُولُوا کَما قالَ اھلُ الکِتابَینِ مِنْ قبلِکُم سَمِعنا وَعَصَینا بَلْ قُولُوا سَمِعنَا وَاَطَعنَاق غُفرانکَ رَبَّنا وَاِلَیکَ المَصِیرُ ○ ٦٠

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات شاق گزری وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمیں نماز' روزہ' جہاد اور صدقہ وخیرات کا حکم فرمایا گیا تھا' اس کو ادا کرنے کی ہم میں طاقت تھی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتِ مبارک نازل ہوئی ہے' اس کو برداشت کرنے کی ہم میں طاقت نہیں (ہم نفسانی اور قلبی خطرات پر کس طرح قابو پاسکتے ہیں اور کس طرح محاسبہ سے بچ سکتے ہیں؟) تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا' کیا تم وہ بات کہنی چاہتے ہو جو تم سے پہلے دونوں کتابوں والوں نے کہی تھی؟ انہوں نے کہا تھا: سَمِعنا وَعَصَینا ''ہم نے سنا اور ہم نے نہ مانا''۔ نہیں ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو' سَمِعنَا وَاَطَعنَاق غُفرانکَ رَبَّنا وَاِلَیکَ المَصِیرُ ○'' چنانچہ لوگ حسبِ حکم مبارک یہ آیتِ مقدس بصورتِ دعا پڑھنے لگے (ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا۔) حضرت امام بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب یہ آیتِ مبارک نازل ہوئی تو اِنَّ جبرائیلَ علیہ السلام قالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قد اَثنیٰ علیکَ وَعلیٰ اُمَّتِکَ فَسَلْ تُعطَہٗ فَسَاَلَ بِتَلقِینِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ غُفرانکَ ٦١

''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کیا' اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ثناء بیان فرمائی

٦٠ البقرۃ: ۲۸۵' تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۴۴۰' در منثور جلد ۲ ص ۱۲۷۔ ٦١ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۴۴۲۔

ہے۔ آپ ﷺ اللہ (عزوجل) سے سوال کیجئے آپ ﷺ کا سوال پورا فرمایا جائے گا۔ پس آپ ﷺ نے اللہ (عزوجل) کی تلقین سے سوال کیا (غُفْرَانَکَ) یعنی ''اپنی مغفرت عطا فرما۔ ہم تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں''۔ (رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝) ''اے ہمارے رب اور مرنے کے بعد تیری ہی طرف لوٹنا ہے''۔

اپنی کمزوریوں کے اِقرار کی دُعا:

.....رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا سرزد ہو تو ہمیں پکڑ نہ فرمانا۔ اے

وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ

ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ نہ رکھنا جیسا تو نے ہم سے پہلوں پر رکھا تھا۔

قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ

اے ہمارے پروردگار اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے

عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا

اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما تو ہمارا (حقیقی) مولا ہے

فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ع (البقرۃ:۲۸۶)

تو کافروں پر ہمیں مدد عطا فرما۔

لٰکِنْ ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ وَانْعَقَدَ عَلَیْهِ الْاِجْمَاعُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ تَجَاوَزَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَنِ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ فَوُرُوْدُ هٰذَا الدُّعَآءِ لِاَجْلِ الْاِسْتِدَامَةِ وَاعْتِدَادِ النِّعْمَةِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَفَعَ عَنْ اُمَّتِی

اَلْخَطَآءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِهُوْا عَلَیْهِ ٦٢

''حدیث شریف اور سُنّتِ مبارک سے ثابت ہے اور اجماعِ اُمّت بھی ہے کہ اللہ ﷻ نے اپنے فضل اور رحمت سے اِس اُمّتِ (محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بھول چوک کو معاف فرما دیا ہے۔ ایسی صورت میں آیتِ مبارک کے اندر جو دُعا مذکور ہے اُس کا ورد طلبِ دوام اور شمارِ رحمت کے لئے ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم روٗف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے کہ میری اُمّت سے خطاء اور نسیان (اور مجبوری) کا موٗاخذہ نہ ہوگا۔ (دُنیا میں بھول چوک اور مجبوری کا موٗاخذہ ہوتا ہے) یہ دُنیا دار العمل ہے یہاں اگر بھول چوک یا کسی کے جبر کرنے سے کوئی گناہ ہو جائے تو جہاں تک ممکن ہو اُس کا تدارک ضروری ہے۔ اِسی لئے رسولِ کریم روٗف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے **مَنْ نَّامَ عَنْ صَلَاتِهٖ اَوْ نَسِیَهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا** ٦٣ یعنی ''جو نماز ادا کرنے سے پہلے سو جائے یا نماز پڑھنی بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کرلے''۔ **فَلَا یَسْقُطُ قَضَآءُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ بِعِلَّةِ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ اِجْمَاعًا** ''بھول چوک کے عذر سے نماز اور روزہ کی قضا ساقط نہیں ہوتی''۔ جیسے **وَیَجِبُ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِالسَّهْوِ الصَّلٰوةِ اِجْمَاعًا** ٦٤ ''نماز میں سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بالاجماع واجب ہے''۔

روزے کی حالت میں بھول کر کھانے کے باوجود روزہ پورا کرنے کا حکم ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ** ٦٥ ''جب تم میں سے کوئی بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ یہ تو اُس کو اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) نے کھلایا پلایا''۔ محولہ بالا دُعا میں پہلی

---

٦٢ تفسیر مظہری جلد ا ص ۴۴۴' تلخیص الحبیر جلد ا ص ۲۸۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۴۴۔ ٦٣ تفسیر مظہری جلد ا ص ۴۴' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا ص ۵۱۳۔ ٦٤ تفسیر مظہری جلد ا ص ۴۴۴۔ ٦٥ تفسیر مظہری جلد ا ص ۴۴۵' بخاری جلد ا ص ۲۶۹' مسلم جلد ا ص ۳۶۴' ابوداؤد جلد ا ص ۳۳۳۔

قوموں والے بوجھ سے پناہ مانگی گئی ہے کہ اُن قوموں میں مَنْ اَصَابَ ثَوْبَهُ نِجَاسَةٌ قَطَعَهَا وَمَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اَصْبَحَ وَذَنْبُهُ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهٖ ٦٦ ''جب کسی کے کپڑے کو نجاست لگ جاتی تھی تو اُس کو (وہاں سے کپڑا) کاٹنے کا حکم دیا جاتا تھا اور اگر (رات کو) کسی سے گناہ سرزد ہوتا تو صبح اُس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا جاتا تھا''۔

''رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا'' سے لے کر ''عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ٥'' تک کے کلمات سورۃ البقرۃ کی اِن دو آیاتِ مبارکہ میں شامل ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِن کے بارے میں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے۔ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاءَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَيَاهُ ٦٧ ''سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیاتِ مبارکہ ایسی ہیں جو رات کے وقت اُنہیں پڑھے گا (رات بھر کے لئے) وہ اُس کے لئے کافی ہوں گی۔ ایسے شخص کی رات کے وقت خصوصی حفاظت ہوگی''۔

نمازِ عشاء کے بعد سورۃ البقرۃ کی آخری آیات سے دُعا:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے' فرماتے ہیں' اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ كَتَبَهُمَا الرَّحْمٰنُ بِيَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ بِاَلْفَيْ سَنَةٍ مَنْ قَرَاَهُمَا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَجْزَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ ٦٨ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہ) نے جنت کے خزانوں میں سے (سورۃ البقرۃ کی آخری) دو آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں۔ اِن آیاتِ مبارکہ کو پیدائشِ مخلوق سے دو ہزار برس پہلے رحمٰن عزوجل نے اپنے دستِ قدرت سے لکھ دیا تھا' جو شخص عشاء کی نماز کے بعد اِن کو پڑھ لے گا' قیامِ شب کی جگہ یہ اُس کے لئے کافی ہوں گی''۔

---

٦٦ تفسیر مظہری جلد۱ ص ۴۴۵۔ ٦٧ تفسیر مظہری جلد۱ ص ۴۴۷' ابن ماجہ ص ۹۸' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۷ ص ۲۰۳' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۳' مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱۔ ٦٨ تفسیر مظہری جلد۱ ص ۴۴۸' درمنثور جلد ۱ ص ۱۳۹۔

تین راتیں سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کی تلاوت:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِہِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُہَا شَیْطَانٌ ۶۹؎ (رواہ البغوی)

"اللہ (عزوجل) نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک تحریر لکھ دی تھی جس میں سورۃ البقرۃ کے اختتام والی دو آیاتِ مبارکہ نازل فرما دیں (فرمایا کہ) جس گھر میں یہ دونوں آیاتِ مبارکہ تین رات پڑھی جائیں تو شیطان اُس گھر کے قریب نہیں آسکتا"۔

قبر پر قرآنِ مجید پڑھنا:

یہ دُعائیں سورۃ البقرۃ شریف کے آخری رکوع میں ہیں جن کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرجائے تو اُسے روک نہ رکھو اس کی قبر تک جلدی پہنچاؤ۔ اُس کے سر کے پاس سورۃ البقرۃ کا شروع اور پاؤں کے پاس سورۃ البقرۃ کا آخری رکوع (آخر تک بمعہ دُعائیہ کلمات کے) پڑھو"۔ ۷۰؎

واقعہ:

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اُس کو منع فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھنا بدعت ہے (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری علیہ الرحمہ نے کہا! اے ابو عبداللہ ؎ حضرت مبشر حلبی (علیہ الرحمہ) کے بارے میں آپ

۶۹؎ تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۴۴۸، ابن کثیر جلد ۱ ص ۲۹۵۔ ۷۰؎ مشکوۃ ص ۱۴۹ حدیث نمبر ۱۷۱۷ (بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)، درمنثور جلد ۱ ص ۷۰، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۴۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۳۴۰ حدیث نمبر ۱۳۶۱۳، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۳۹۰۔ ؎ یہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی کنیت ہے۔

کی کیا رائے ہے؟ (تو حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے) فرمایا: وہ ثقہ ہے۔ حضرت محمد بن قدامہ علیہ الرحمہ نے کہا' مجھے مبشر حلبی علیہ الرحمہ نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن علاء علیہ الرحمہ کے بارے میں بتایا کہ اُنہوں نے وصیت کی تھی کہ جب اُن کا اِنتقال ہو جائے تو اُن کی قبر کے پاس سورۃ البقرۃ کی اِبتدائی آیاتِ مبارکہ (الٓمّٓ سے ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک) اور آخری حصہ "فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ O" تک پڑھا جائے' اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اِس بات کی وصیّت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت اِمام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا: جاؤ اُس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآنِ مجید پڑھے۔ حضرت خلال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو علی احسن بن ہیثم علیہ الرحمہ نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں' وہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت اِمام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کو دیکھا وہ اُس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآنِ مجید پڑھتا تھا"۔ ل

دِل کے قائم اور سیدھے رہنے کی دُعا:

حضرت نافع بن یزید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "راسخ العلم وہ لوگ ہیں جو متواضع ہوں' جو عاجزی کرتے ہوں' ربِّ کریم سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے طالب ہوں' اپنے سے بڑوں' مغروروں سے دبنے والے نہ ہوں' اپنے سے چھوٹے کو حقیر بنانے والے نہ ہوں' یہ لوگ دُعا کرتے ہیں:۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ

اے ہمارے رَبّ (کریم) ہمارے دِلوں کو حق کی طرف سے نہ پھیر دے اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت

لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ O (آل عمران: ۸)

عطا فرمادی اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما' بے شک تو ہی بہت بڑی عطا فرمانے والا ہے۔

ل المغنی لابن محمد بن قدامہ جلد ۳ ص ۵۱۸۔ ۵۱۷۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا' کیا دِل اُلٹ پلٹ ہوجاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نَعَمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ بَشَرٍ اِلَّا اَنَّ قَلْبَهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ شَآءَ اَقَامَهٗ وَاِنْ شَآءَ اَزَاغَهٗ ۲؎

''ہاں ہر انسان کا دِل اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ) کی اُنگلیوں میں سے دو اُنگلیوں کے درمیان ہے (اُنگلیوں کی حقیقت کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ ہی بہتر جانتا ہے) اگر چاہے دِل کو قائم رکھے اور اگر چاہے پھیر دے''۔ پھر آپ ﷺ نے قرآنی کلمات کی طرح دُعا فرمائی۔ رَبَّنَا اَنْ لَّا تُزِيْغَ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَانَا وَنَسْاَلُهٗ اَنْ يَّهَبَ لَنَا مِنْ لَّدُنْهُ رَحْمَةً اِنَّهٗ هُوَ الْوَهَّابُ ۳؎ ''ہمارا پروردگار ہمارے دِلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائے اور ہم اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سائل ہیں کہ ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرمائے کہ وہ بہت عطا فرمانے والا ہے''۔

سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۸ والے دُعائیہ کلمات کی طرز پر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِنفرادی طور پر دُعا کرنے کے انداز کے کلمات بھی سکھائے ہیں۔ لَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۴؎ ''میرے دِل کو ہدایت کے بعد نہ پھیرنا اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما' بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے''۔

عذابِ نار سے پناہ بوسیلۂ ایمان:

.....رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے۔ پس ہمارے گناہ معاف فرما

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:۱۶)

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''۔

۲؎ ابن کثیر جلد ۱ص ۳۰۰' تفسیر مظہری جلد ۲ص ۱۳ (عن حضرت نواس بن سمعان ﷺ)۔
۳؎ ابن کثیر جلد ۱ص ۳۰۰۔ ۴؎ ابن کثیر جلد ۱ص ۳۰۰۔

متقین اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے حضور عرضِ نیاز پیش کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ پر، تیرے محبوب ﷺ پر اور تیری کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ اِس ایمان کی برکت سے جو تیری ذات اور تیری شریعت پر ہے تو ہماری تقصیروں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما اور جہنم کے عذاب سے نجات دے۔

معاشی تنگی سے نجات اور بزرگی حاصل کرنے کے لئے دُعا:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

آپ (ﷺ) فرمائیں! اے میرے اللہ (جل جلالک) اے ملکوں کے مالک،

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ

تو جسے چاہے، بادشاہی عطا فرما دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے

تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے، بے شک تو ہر چیز پر

شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل فرما دیتا ہے اور دن کو رات

النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ

میں داخل فرما دیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرمائے اور تو ہی جاندار سے بے جان

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ (آل عمران: ۲۶۔۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ''آلِ عمران کی آیت ۲۶ اور ۲۷ میں اِسم اعظم ہے جب اِن آیاتِ مبارکہ کے ذریعہ دُعا کی جاتی ہے تو دُعا قبول ہوتی ہے''۔ ۵؎

توسیعِ رزق کے لئے اور قرض اور محتاجی سے نجات کے لئے بلاناغہ ہر نماز کے بعد سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ پڑھا کریں۔ پھر اللہ ﷻ رازقِ حقیقی کی شان دیکھیں کس طرح خزانۂ غیب سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ محنت و مشقت کرتے رہیں، رزق کے ذرائع اور اسباب اللہ تبارک وتعالیٰ مالک الملک پیدا فرمائے گا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَہٗ اَلَا اُعَلِّمُکَ دُعَآءً تَدْعُوْ بِہٖ فَلَوْ کَانَ عَلَیْکَ الدَّیْنُ مِثْلَ صَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ ۶؎ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دُعا نہ بتاؤں کہ اگر تو وہ دُعا کرے تو اللہ ﷻ تیرا قرض اُدا فرما دے خواہ کوہِ صبیر کے برابر ہی ہو''۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

طریقہ: اوّل تین مرتبہ دُرود شریف اور پھر پانچ پانچ مرتبہ دونوں آیاتِ مبارکہ پھر ہاتھ اُٹھا کر اس طرح دُعا کریں۔ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَیَا رَحِیْمَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جسے چاہے تو دُنیا وآخرت میں دیتا ہے اور جسے چاہے منع فرماتا ہے۔ مجھ پر رحم فرما اور ایسی رحمت فرما کہ اس کے سوا سب سے بے پرواہ ہو جاؤں۔ اِلٰہی مجھے دولت مند کر دے، مجھے کسی کا قرض دار اور محتاج نہ رکھ۔ پھر تین بار دُرود شریف پڑھ کر اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر لیں، انشاء اللہ العزیز بہت کامیابی حاصل ہوگی، دیر سے گھبرا کر مایوس نہیں ہونا، یقینِ کامل کا دامن نہیں چھوڑنا۔

آیاتِ شفاء:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے

۵؎ ابن کثیر جلد ا ص ۳۰۸، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۵۶، در منثور جلد ۲ ص ۱۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۸ ص ۲۸۲۔ ۶؎ در منثور جلد ۲ ص ۱۷۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۳۔

فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (۱) اِنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ (۲) آيَةَ الْكُرْسِيُّ (۳۔۴) آيَتَيْنِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللّٰهُ اِلٰى اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ الْاِسْلَامِ (و) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰى قَوْلِهٖ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥ مُشَفَّعَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ قُلْنَ يَا رَبِّ تَهْبِطُنَا اِلٰى اَرْضِكَ وَاِلٰى مَنْ يَّعْصِيْكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِيْ حَلَفْتُ لَا يَقْرَؤُكُنَّ اَحَدٌ مِّنْ عِبَادِيْ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ اِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَاْوَاهُ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهِ وَ اِلَّا اَسْكَنْتُهٗ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ وَاِلَّا نَظَرْتُ اِلَيْهِ بِعَيْنِيْ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّ اَقْضَيْتُ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ حَاجَةً اَدْنَاهَا الْمَغْفِرَةُ وَاِلَّا اَعَذْتُهٗ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَّ حَاسِدٍ وَّنَصَرْتُهٗ عَلَيْهِ ؎

''فَاتِحَةُ الْكِتَابِ (سورۃ الحمد) اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی دو آیات شَهِدَ اللّٰهُ سے لے کر اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تک اور قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے لے کر بِغَيْرِ حِسَابٍ تک مقبول الشفاعت ہیں۔ ان کے اور اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے درمیان کوئی حجاب نہیں' انہوں نے کہا تھا (یعنی ان آیاتِ مبارکہ نے) کہ اے پروردگار' ہمیں زمین پر اُتار کر ایسے لوگوں کے پاس بھیج رہا ہے جو تیری نافرمانی کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ جلالہٗ نے فرمایا: میں اپنی قسم سے کہتا ہوں کہ میرے بندوں میں جو کوئی ہر نماز کے بعد تمہاری تلاوت کرے گا وہ کیسا ہی ہو' میں اُس کا ٹھکانا جنت میں ضرور بناؤں گا' میں حظیرۃ القدس میں اُس کو ضرور ٹھہراؤں گا۔ میں اُس کی طرف ضرور نظرِ رحمت فرماؤں گا' روزانہ ستر بار نگاہِ کرم فرماؤں گا اور میں روزانہ اُس کی ستر حاجتیں پوری فرماؤں گا جن میں گناہوں کی مغفرت ادنیٰ درجہ ہوگا اور میں اُسے دشمن اور حاسد سے پناہ عطا فرماؤں گا اور غالب فرماؤں گا''۔

بے اولاد حضرات یہ دُعا کریں:

جب حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت بی بی مریم سلام اللہ علیہا پر اللہ تبارک

؎ مظہری جلد۲ ص ۳۱۔

وتعالیٰ رحیم وکریم کی رحمت کی وسعت دیکھی اور اُن کی کرامت کو ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا کو گرمیوں میں سردیوں کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل عطا فرماتا ہے تو باوجود اپنی بیوی کے بڑھاپے کے اور بانجھ ہونے کے علم کے' آپ بھی بے موسم میوہ یعنی بڑھاپے میں نیک اولاد طلب کرنے لگے تاکہ آپ کے علم ونبوت کا وارث بنے۔ چنانچہ آپ نے ظہورِ کرامت کے مقام اور اللہ ﷻ کی ولیہ کی جگہ' اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم سے اولاد مانگی۔

.....رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

اے میرے رب مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ (آل عمران:۳۸)

بے شک تو دُعا سُننے والا ہے۔

جس کسی کو اولاد کی طلب ہو وہ اس دُعا کا وِرد کرے اور ممکن ہو تو کسی ولی اللہ کے پاس یا کسی ولی اللہ کی درگاہ کے پاس جا کر دُعا کرے۔ کیونکہ ولی اللہ زندہ بھی ولی اللہ ہوتا ہے اور وصال کے بعد بھی ولی اللہ ہی ہوتا ہے اور اُس کا روضہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتا ہے۔ دُعا کی قبولیت کا مقام ہوتا ہے۔

اِیمان کی حفاظت اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیروی میں ثابت قدمی کے لئے دُعا:

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

"اے ہمارے رَبّ (کریم)! ہم اُس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول (ﷺ)

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (آل عمران:۵۳)

کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے"۔

مصیبت کے وقت ثابت قدم رہنے کی دُعا:

پریشانی اور مصیبت کے وقت بندۂ مومن کا فرض ہے کہ اپنے گناہوں کا اِقرار کرے تاکہ ندامت حاصل ہو اور معافی کا طلب گار ہو۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مستعانِ حقیقی سے اِمداد اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرے:۔

...رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ

اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کاموں میں

اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ (آل عمران:۱۴۷)

کی ہیں وہ بھی معاف فرمادے اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں کافر لوگوں پر مدد عطا فرما۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ (آل عمران۔۱۴۸) ”تو اللہ (ﷻ) نے اُنہیں دُنیا کا اِنعام دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی۔ اور نیکی والے اللہ (ﷻ) کو پیارے ہیں“۔

محولہ بالا دُعا سے یہ چند مسائل حاصل ہوتے ہیں:۔

(۱) جہاد کے وقت دُعا کرنی چاہیئے کیونکہ جہاد بھی نماز روزہ کی طرح عبادت ہے جس کے ساتھ دُعا بہتر ہے۔

(۲) دُعا سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔

(۳) جہاد میں اپنے سامان اور فوج کی تعداد پر بھروسہ نہ کرے رب ذوالجلال والاکرام کے کرم پر بھروسہ کرے۔

(۴) کوئی نیکوکار اپنی نیکی پر پھولے نہیں اور رب کو بھولے نہیں۔

اپنے کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کرنا:

دشمن کے مقابلے میں اسلحہ ساز و سامان اور اَفرادی قوت کی بجائے اللہ

تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ پر بھروسہ کرنا' نیز دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ خالقِ حقیقی کے سپرد کرنا شیوۂ پیغمبری ہے اور یہ کلمات پڑھنا۔

.... حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ (آل عمران:۱۷۳)

ہمارے لئے اللہ (ﷻ) کافی ہے اور وہ بہت اچھا وکیل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قَالَهَا اِبْرَاهِيمُ عليه السلام حِيْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۸؎ یعنی'' (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے آگ میں جاتے وقت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ پڑھا اور حضرت سیّدنا ومولانا محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے ابوسفیان کے کہنے پر مدینہ منورہ میں آکر نمک مرچ لگا کر وحشت ناک انداز میں خبر سنائی کہ ہم مشرکین' مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے جواب دیا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا وَقَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ الْعَظِيْمِ فَقُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ ۹؎ ''جب تم پر کوئی بہت بڑا کام آپڑے تو حَسْبُنَا اللّٰهُ آخیر تک پڑھو''۔

واقعہ نمبر ۱:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اُس نے جاتے ہوئے۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھا تو آپ ﷺ نے

۸؎ ابن کثیر جلد اص ۴۲۷' درمنثور جلد ۲ ص ۳۹۰' فتح القدیر جلد اص ۵۰۶۔ ۹؎ ابن کثیر جلد ا ص ۴۲۷' درمنثور جلد ۲ ص ۳۹۰' فتح القدیر جلد اص ۵۰۶۔

اُس کو واپس بلوایا اور اُس سے پوچھا تو نے کیا کہا ہے؟ اُس نے عرض کیا' میں نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھا ہے تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یَلُوْمُ عَلَی الْعِجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ٨٠؎ یعنی" بے شک کاہلی اور سستی پر اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) کی طرف سے ملامت ہوتی ہے' دُور اندیشی اور عقل مندی کیا کرو پھر اگر کسی امر میں پھنس جاؤ تو۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھ لیا کرو"۔

واقعہ نمبر۲:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ بی بی زینب اور اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' دونوں نے اپنے اپنے معاملات اور حالات میں فخر فرمایا: قَالَتْ زَیْنَبُ زَوَّجَنِیَ اللّٰہُ وَ زَوَّجَکُنَّ اَهَالِیْکُنَّ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ بَرَآءَتِیْ مِنَ السَّمَآءِ فِی الْقُرْاٰنِ فَسَلَّمَتْ لَهَا زَیْنَبُ ثُمَّ قَالَتْ کَیْفَ قُلْتِ حِیْنَ رَکِبْتِ رَاحِلَةَ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ قَالَتْ قُلْتُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتَ کَلِمَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ ٨١؎ "اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:" میرا نکاح تو خود اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ) نے کر دیا اور تمہارا نکاح تمہارے ولی' وارثوں نے کیا ہے"۔ اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میری برأت اور پاکیزگی کی آیات مبارک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ) نے آسمان سے اپنے پاک کلام میں اُتاری ہیں۔ اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُسے مان گئیں اور پوچھا یہ تو بتائیے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی سواری پر سوار ہوتے وقت آپ نے کیا پڑھا تھا آپ نے فرمایا: حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آپ نے ایمان والوں کا کلمہ کہا تھا"۔

٨٠؎ فتح القدیر جلد ا ص ٥٠٦' ابن کثیر جلد ا ص ٣٧٠۔ ٨١؎ ابن کثیر جلد ا ص ٣٧٠۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام کے انتظار اور پریشانی کے وقت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: میں کیونکر آرام کروں اور صاحب قرن (حضرت اسرافیل علیہ السلام) صور منہ میں لئے ہوئے ہے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہو اور میں صور پھونک دوں؟ یہ امر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سخت گراں گزرا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہو: **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ (عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا)** ۸۲؎ ''ہمیں کافی ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور وہ اچھا وکیل ہے، ہم نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) پر بھروسہ کیا''۔

گناہوں اور غفلتِ اعمال سے بخشش کی دُعا:

دانش مند لوگ جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کو یاد کرتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر اور اُن میں جو عجائبات ہیں اُن پر غور کرتے ہیں، امیر المؤمنین سیدنا مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ** ۸۳؎ ''قدرت کی آیات پر غور کرنے کے برابر کوئی عبادت نہیں''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **بَيْنَمَا رَجُلٌ مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ اِذْ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ وَالنُّجُوْمِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ لَكَ رَبًّا وَّ خَالِقًا اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فَنَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فَغَفَرَ لَهٗ** ۸۴؎ ''ایک شخص اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا، اوپر کی طرف اُس کا منہ تھا۔ اچانک اُس کی نظر آسمان اور ستاروں پر پڑی تو اُس نے کہا میں شہادت

۸۲؎ مسند احمد جلد ۱ص ۳۲۶، جلد ۶ ص ۴۷۔ ۸۳؎ مظہری جلد ۲ ص ۱۸۹، قرطبی جلد ۲ جز ۴ ص ۲۰۰، البدایہ والنہایہ جلد ۱ص ۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ ص ۳۵۲، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۳۱، شرح السنہ جلد ۷ ص ۴۶۹، ترمذی جلد ۲ ص ۶۹۔ ۸۴؎ تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۹۹، قرطبی جلد ۲ جز ۴ ص ۲۰۰، درمنثور جلد ۲ ص ۴۱۰۔

دیتا ہوں کہ تمہارا ایک مالک اور خالق ہے اے اللہ (جلّ جلالک) مجھے بخش دے اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) نے اُس کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور اُسے بخش دیا"۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی تخلیق میں غور وفکر کرنے والے کہتے ہیں۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ "اے ہمارے پروردگار! تو نے اِسے بے کار، بے حقیقت، محض کھیل کے لئے نہیں بنایا"۔

....سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (آلِ عمران:۱۹۱)

پاک ہے تیری ذات پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی تعریف کرتے ہوئے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔

اگر ہمارے غور وفکر میں کوئی خرابی ہو جائے اور ہم غور وفکر کا تقاضا پورا نہ کر سکیں (اور عذاب کے مستحق قرار پائیں) تو ہمیں عذاب سے محفوظ رکھ۔

بارگاہِ الٰہی میں تضرع اور گریہ وزاری کرتے ہوئے گزارش کی جارہی ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ

اے ہمارے پروردگار! جس کو تو دوزخ میں لے جائے ضرور تو نے اُس کو رسوائی

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ (آلِ عمران:۱۹۲)

دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

مطلب یہ کہ اے ربِّ کریم جس کو تو دوزخ میں داخل کرے گا وہ رسوا ہو جائے گا اور ظالموں میں سے ہوگا۔ اِس لئے نہ تو ہمیں رسوا فرمانا اور نہ ہی ظالموں میں شامل فرمانا۔ پھر یہی غور وفکر کرنے والے صاحبِ ایمان لوگ عرض کرتے ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اے ہمارے رب ہم نے ایک ندا فرمانے والے سے سنا، جو ایمان لانے کے لئے پکارتا

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ..... (آلِ عمران:۱۹۳)

ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم (اُس پر) ایمان لائے۔

بعد ازیں بایں انداز دُعا گو ہوتے ہیں:

....رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری بُرائیاں دُور فرما دے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى

اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ فرما۔ اے ہمارے رب اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے

رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

وعدہ فرمایا اپنے رسولوں (علیہم السلام) کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (آلِ عمران:۱۹۴-۱۹۳)

بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

دُعائے توبہ سے قبل وسیلۂ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ:

گناہوں سے بخشش اور معافی سے قبل دُعا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات تلاوت کرنے چاہئیں:۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (النسآء:۶۴)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم)

آپ (ﷺ) کی بارگاہِ (شفقت) میں حاضر ہو جائیں اور پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم) سے معافی چاہیں اور رسول (ﷺ) اُن کی شفاعت فرمائیں تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) کو توبہ قبول فرمانے والا بہت مہربان پائیں گے“۔

اِس سے معلوم ہوا کہ دُعائے توبہ کے لئے بارگاہِ الٰہی میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی شفاعت، بخشش کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ: اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم ورکریم کی بارگاہِ اقدس میں دُعائے حاجات کے لئے اُس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔

واقعہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **قَدِمَ عَلَیْنَا اَعْرَابِیٌّ بَعْدَ مَا دَفَنَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ، فَرَمٰی بِنَفْسِہٖ عَلٰی قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَحَثَا عَلٰی رَأْسِہٖ مِنْ تُرَابِہٖ فَقَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَمِعْنَا قَوْلَکَ وَوَعَیْتَ عَنِ اللّٰہِ فَوَعَیْنَا عَنْکَ، وَکَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ (وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ) وَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَجِئْتُکَ تَسْتَغْفِرُلِیْ فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّہٗ قَدْ غُفِرَ لَکَ** [85]

”جب ہم رسول اللہ (ﷺ) کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا، مزارِ اقدس کے پاس آ کر گر گیا، زار و قطار رونے لگا، خاکِ پاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عرض کرنے لگا، اے اللہ (عزوجل) کے رسول (صلی اللہ علیک وسلم) جو آپ (ﷺ) نے فرمایا، ہم نے سنا جو آپ ﷺ نے اپنے ربِّ کریم سے سیکھا وہ ہم نے آپ (ﷺ) سے سیکھا اور مذکورہ بالا (سورۃ النسآء کی آیت نمبر ۶۴) کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے اِس آیتِ مبارک میں وعدہ فرمایا ہے

۸۵ قرطبی جلد ۳ جز ۵ ص ۲۶۵، بحر المحیط جلد ۳ ص ۲۸۳، مدارک جلد ۱ ص ۲۶۲، معارف القرآن جلد ۲ ص ۴۶۰، ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۳۶۰، تفسیر نعیمی جلد ۵ ص ۲۲۳۔

کہ اگر گنہگار آدمی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جائے اور رسولِ کریم ﷺ اُس کے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں تو اُس کی مغفرت ہوجائے گی۔ اُس وقت جولوگ حاضر تھے اُن کا بیان ہے کہ اُس دیہاتی کے جواب میں روضۂ اقدس سے آواز آئی۔ قَدْ غُفِرَ لَکَ (یعنی تیری مغفرت کردی گئی)''۔

ظالموں کے ظلم سے نجات کے لئے اندازِ دُعا:

جب کسی جگہ یا کسی شخص پر ظلم ہوتا ہو تو اُس جگہ کے رہنے والے لوگوں اور مظلوموں کو اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں درج ذیل کلمات کے ساتھ اِلتجا کرنی چاہئے:۔

....رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ

اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں

وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی عطا فرما اور ہمیں اپنے پاس سے

لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ (النسآء:۷۵)

کوئی مددگار عطا فرما۔

محولہ بالا دُعائیہ کلمات مکہ مکرمہ کے کمزور اور ضعیف مسلمانوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کئے جن پر مکہ مکرمہ کے مشرکین وکفار نے عرصۂ حیات تنگ کردیا تھا۔ کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں پر بے رحمانہ مظالم ڈھاتے تھے۔ بے بس مسلمان اُن ظالموں کے ہاتھوں مجبور تھے۔ اُنہوں نے اپنی رہائی اور ظلم سے نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں واویلا کیا۔ رَبّ کائنات غوثِ حقیقی نے اُن کی فریادرسی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو ان مظلوموں کا ولی اور ناصر بنایا۔ اُنہیں مشرکین اور کفار کے ہاتھوں سے چھڑایا اور فتح مکہ مکرمہ سے اُن کی زبردست مدد فرمائی۔

ربّ ذوالجلال والاکرام نے اِس سلسلہ میں جو حکم فرمایا' اُس میں مسلمانوں کو جہاد کی بھی ترغیب دی گئی۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.... (النسآء:٧٥) ''اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ (ﷻ) کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے جو دُعا کر رہے ہیں''۔ یعنی اللہ ﷻ کی راہ میں اور کمزور مردوں' عورتوں اور بچوں کو ظالموں کے ظلم سے چھڑانے کے لئے جہاد کرو' جہاد فرض ہے اور اِس کے ترک کا کوئی عذر نہیں۔ مسلمانوں کو کفار کے ظلم وستم سے بچانے اور چھڑانے کے لئے اہلِ ایمان کے لئے جہاد کرنا فرض ہے۔ مسلمانوں کو کفار و مشرکین کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

محولہ بالا دُعا میں ربّ ذوالجلال والاکرام نے بغیر اعتراض کے مظلوموں کی پکار کا ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ سے حمایتی اور مددگار مانگے ہیں۔ وہ ایمان والے یہ بھی عرض کر سکتے تھے کہ یا الٰہی ظالموں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما' اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ نے اُن کی دُعا کو غلط قرار نہیں دیا اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کہا کہ ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور مددگار بھیج دے۔ اِس سے معلوم ہوا ذریعے اور وسیلے سے مدد عینِ توحید ہے جس میں شرک کا شائبہ تک نہیں۔ اللہ ﷻ ذریعے اور وسیلے کو شرک قرار نہیں دیتا بلکہ وہ ذاتِ اقدس بے نیاز اور بے پرواہ ہونے کے باوجود روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے مدد فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط.... (البقرۃ:٢٥٣) ''اور پاک روح سے اُس کی مدد کی''۔ روح القدس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ تائید روح القدس علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقہ میں بعض اُمتیوں کو بھی حضرت روح القدس علیہ السلام کی تائید و مدد میسر ہوئی ہے اور بعنایتِ الٰہی ہوتی رہے گی۔

واقعہ:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ رسول

اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کا جواب دیتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کی حمد وثناء بیان کرتے' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعریف کرتے اور کفار کی ہجو بیان کرتے تھے تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہ الکریم کے حضور دُعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ٨٦ ''اے میرے اللہ (جل جلالک)! روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے سے (حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی) مدد فرما''۔

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعے سے مدد:

فرشتے نہ تو اِلٰہ ہیں اور نہ ہی اِلٰہ کے شریک بلکہ جس طرح انسان ربّ کریم کی مخلوق ہیں' ایسے ہی ملائکہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ کی مخلوق ہیں' بدر کے میدان میں اللہ کریم نے فرشتوں کے ذریعے سے اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی مدد فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ مُوْتُوْا فرما کر سارے مشرکین کو ختم فرما سکتا تھا مگر قادرِ مطلق جَلّ جلالہٗ نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک اور اپنا اِنعام عطا فرماتے ہوئے فرمایا: اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِیْنَ ۝ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۝ (آل عمران: ١٢٥۔١٢٤) ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) جب آپ (ﷺ) ایمان والوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تمہارا ربّ (قدیر) تین ہزار فرشتے اُتار کر اُن کے ذریعے سے تمہاری مدد فرمائے؟ ہاں' کیوں نہیں! اگر تم صبر وتقویٰ (اختیار) کرو اور کافر تم پر حملہ آور ہو جائیں تو تمہارا ربّ (قدیر) تمہاری مدد پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ذریعے سے فرمائے گا''۔

اے لوگو! ٹھنڈے دِل سے غور وفکر کرو' ضد اور اَندھی تقلید اور اِنکار سے بچو اور ہر بات کا اِنکار اور میں نہیں مانتا اچھی بات نہیں ہے۔ فہم وفراست کا صحیح اِستعمال کرو اور مخلوق کی مدد کو تسلیم کرو۔

٨٦ بخاری جلد١ص ٦٥' مسلم جلد٢ص ٣٠٠' مسند احمد جلد٥ص ٢٢٢' نسائی جلد١ص ١١٨۔

حق کے گواہوں کے ساتھ کے لئے دُعا:

حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو اُنہوں نے ستر آدمی بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجے۔ یہ ستر خوش نصیب رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوئے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ یٰسین شریف سنی تو بہت روئے اور ایمان لائے۔ بعدازیں اُنہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔

....رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (المائدۃ:۸۳)

اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔

نیک لوگوں کے ساتھ کے لئے یہ دُعا کریں:

....وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب (کریم) نیک لوگوں کے ساتھ داخل فرمائے۔ (المائدۃ:۸۴)

کشائش رزق، دفع مفلسی اور غیبی امداد کے لئے دُعا:

حضرت سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے حواریوں یعنی اَصحاب اور مقربین نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اللہ عزوجل رازقِ حقیقی کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کریں کہ ہمارے لئے آسمان سے ایک خوان اُتارے۔ آپ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ سے ڈرو اگر تم اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔ اُنہوں نے عرض کیا ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ایمان ویقین قوی ہو۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے (بے شک آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں) اور ہم اِس پر گواہ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی:

....اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

اے ہمارے رب (کریم)! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ

لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ج.. (المائدۃ:۱۱۴)

وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

آخر میں حضرت سیّدنا عیسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے وہ کلمات بھی ارشاد فرمائے جو آج بھی کشائشِ رزق کے لئے پڑھے جاسکتے ہیں اور ان کا وِردِ رزق کی کشادگی کا ذریعہ بنے گا۔؟ وہ دُعائیہ کلمات اس طرح ہیں:۔

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (المائدۃ:۱۱۴)

اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

قرآنِ مجید کی سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۱۱۲ سے ۱۱۴ تک یہ سارا واقعہ بیان ہے۔ اس واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوبوں سے دُعا کروانا عینِ اسلام ہے اور اپنی حاجت براری کے لئے بزرگوں کے در پر جانا جائز ہے۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل سب کی سنتا ہے (بے شک اس میں کوئی شبہ نہیں) تو خود ہی دُعا کرنی چاہئے کسی سے دُعا کروانے کی ضرورت نہیں نیز بزرگوں کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دُعائیں کرنا یا کرانا شرک ہے وہ بے چارے قرآنی تعلیمات اور دینِ اسلام سے پوری طرح آگاہ نہیں ایسے لوگ اگر فرقہ پرستی اور تعصب کی عینک اُتار کر نگاہِ روشن سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کریں تو بفضلہٖ تعالیٰ یقیناً وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرلیں گے کہ اللہ والوں سے دُعائیں کروانا اور اُن کے دَر کی حاضری دینِ اسلام میں پسندیدہ اور مقبول عمل اور عینِ توحید ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی دُعا:

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام اور حضرت

سیّدہ امّاں حوا علیہا السلام کو فرمایا کہ تم دونوں جنت میں رہو اور جنت میں جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اِس پیڑ کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن کے دل میں خطرہ ڈالا اور اُن سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ جل جلالہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اِس لئے آپ نے اُس کا اعتبار کر لیا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل سلطانہٗ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ اِس پیڑ کے قریب نہ جانا اور تمہیں نہیں فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا دونوں کا کھلا دشمن ہے تو دونوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی اور معافی کے لئے التجا کی:۔

....رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﱡ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا

اے ہمارے رب! ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (الاعراف:۲۳)

اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور خسارے والوں میں ہوتے۔

دوزخیوں سے بچنے کے لئے دُعا:

دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پردہ ہے جسے اعراف کہتے ہیں اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو دونوں فریق یعنی جنتیوں اور دوزخیوں کو اُن کی پیشانیوں سے پہچانیں گے، جنتیوں سے کہیں گے تم پر سلام ہو اور جب اُن کی آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے:

....رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۧ (الاعراف:۴۷)

اے ہمارے رب (کریم)! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔

ہمیں بھی دوزخ اور دوزخیوں سے بچنے کے لئے محولہ بالا دُعائیہ کلمات کو اپنی روزمرہ کی دُعاؤں میں دہراتے رہنا چاہئے۔ اللہ جل جلالہ کے فضل وکرم اور رسولِ

کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقہ سے دوزخ کی آگ سے محفوظ رہیں گے۔

حق و باطل کے درمیان فیصلہ کے لئے دُعا:

ظالم کے مقابلے میں فتح حاصل کرنے کے لئے اور اگر حق دار کو حق نہ ملتا ہو تو ان کلمات کا وِرد کر کے ان دُعائیہ کلمات سے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کی نصرت اور مدد حاصل کرنی چاہئے' انشاء اللہ العزیز فتح حاصل ہوگی۔ یہ نسخہ مجرب ہے۔

.....رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

اے رَب (کریم)! ہمارے ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○ (الاعراف:۸۹)

اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

تیرے فیصلے سے لوگوں کو باطل کی پہچان ہو جائے گی اور حق کا بول بالا ہوگا۔

دشمن کے مقابلے میں صبر و ہمت کی دُعا:

دشمنوں سے مقابلے کے وقت اور دنیوی مشکلات اور انجام بالخیر کے لئے یہ دُعا کرنی چاہئے:۔

....رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

اے رَب (کریم)! ہم پر صبر اُنڈیل دے اور ہمیں مسلمان اُٹھا۔ (الاعراف:۱۲۶)

(یعنی ہماری جانیں اسلام کی حالت میں نکال)۔

گناہوں کے اِقرار اور عجز و انکساری کے اِظہار کے لئے دُعا:

...سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَيْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا ایمان والا ہوں۔ (الاعراف:۱۴۳)

اِظہارِ ندامت اور عاجزی کے لئے دُعا:

ربِّ ذوالجلال والاکرام کے حضور عاجزی اور انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے گناہوں کو پیشِ نظر رکھ کر بخشش اور ندامت کے لئے یہ دُعائیہ کلمات پڑھے جائیں:۔

....لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا

اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ فرمائے اور ہمارے گناہ معاف نہ فرمائے تو ہم ضرور

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ (الاعراف:۱۴۹)

گھاٹے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اپنی اور اپنے بھائی کی بخشش کے لئے دُعا:

حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جب طور سے واپس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ قوم بچھڑے کی پوجا میں مگن ہے۔ آپ نے حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام سے لوگوں کے اس شرک پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام نے کہا میں نے نہ تو لوگوں کو اس کی اجازت دی اور نہ ہی ان کے عمل پر خوش ہوا' صرف خاموش رہا اور اس کے لئے میرے پاس معقول عذر ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے باوجود معصوم اور ارادۂ خطا سے پاک ہونے کے اپنی اور اپنے بھائی حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام کے لئے دُعا' اظہارِ بندگی اور عجز و انکساری کے لئے عرض کیا۔

....رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ

اے میرے پروردگار! میری اور میرے بھائی کی بخشش فرما اور ہم دونوں کو اپنی

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (الاعراف:۱۵۱)

رحمت میں داخل فرما تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

ہر کوئی اللہ جل سلطانہ کے حضور یہ دُعا کرے:

بارگاہِ لم یزل میں بخشش و مہربانی کے لئے التجا:

....اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ

تو ہمارا مولا ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِیْنَ ○ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً

بخشش فرمانے والا ہے اور ہمارے لئے اس دُنیا اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔

وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْکَ ط ....(الاعراف:۱۵۵،۱۵۶)

بے شک ہم تیری طرف رجوع لائے۔

یہ دُعا تعلیم اُمت کے لئے ہے یہ دُعا ہر شخص اپنے لئے اور اپنے بھائی بندوں کے لئے بھی کرسکتا ہے۔ ہم لوگ سراپا عصیاں ہیں جب معصوم عن الخطا ہستیاں انبیاء کرام علیہم السلام ایسی دُعا کرسکتی ہیں ہمیں تو بہت زیادہ ایسی دُعائیں کرکے اپنے رب کو راضی کرنا چاہئے اور بخشش حاصل کرنی چاہئے۔

کفّار کے غلبہ سے بچاؤ کی دُعا:

فرعون ملک مصر میں مغرور اور طاقتور تھا اور اپنی حدود سے تجاوز کرنے والا تھا باوجود مخلوق اور محتاج ہونے کی ملوکیت سے آگے بڑھ کر ربوبیت کا مدعی بن بیٹھا تھا۔ حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: اگر تم اللہ عزوجل پر ایمان لائے ہو تو پھر اسی پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ عرض کرنے لگے ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ جل سلطانہٗ پر بھروسہ کیا۔ اب ہمارا قدم پیچھے نہ ہٹے گا۔ چنانچہ اُن لوگوں نے ایسا ہی کرکے دکھایا اور اللہ عزوجل کی ذات پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے اُنہوں نے عرض کیا:۔

....عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

ہم نے اللہ(ﷻ) پر بھروسہ کیا۔ یا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا

الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور اپنی رحمت (خاص) فرما کر ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما۔ (یونس:۸۵۔۸۶)

یعنی ظالموں کو ہم پر غلبہ نہ دے جس سے وہ سمجھیں کہ وہ حق پر ہیں اور ہم باطل پر اس دھوکہ سے وہ باطل پر اور زیادہ جم جائیں گے۔ اور جب ہمیں اُن سے نجات ملے گی تو ہم اُن کے ظلم سے اُن کے فریب سے اور اُن کا منہ دیکھنے سے بچیں گے۔

ہر دور میں مسلمانوں کو اِس دُعا کو کرتے رہنا چاہیے کیونکہ ہر دور کا ظالم' کافر' منافق اور مشرک مسلمانوں کا دشمن رہتا ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور اُن پر ظلم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔

کافروں کے مال کی بربادی کی دُعا:

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی بارگاہِ اَقدس میں گذارش کی کہ مولا کریم تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو دُنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیا' یہ مال کے بل بوتے پر لوگوں کو گمراہ کریں گے اور لوگوں کو ایمان سے روکیں گے' لہٰذا:

....رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اے ہمارے رَب! ان کے مال برباد فرما دے اور اِن کے دِل سخت کر دے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○

کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔(یونس:۸۸)

یہ دُعا خصوصی طور پر حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے کافروں کے لئے کی تھی' آج بھی کافروں کے خلاف کی جاسکتی ہے۔ حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعونیوں کے درہم و دینار' پھل اور کھانے کی چیزیں پتھر ہو گئیں۔ ڈوبتے وقت ایمان لائے مگر قبول نہ ہوا' معلوم ہوا کافروں کے لئے ایسی دُعا کرنا حرام نہیں ہے۔

دریائی سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے جب کشتی تیار کر لی تو اہلِ ایمان سے فرمایا کہ کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ اُن لوگوں کی تعداد جو کشتی میں بیٹھے (مرد اور عورتیں ملا کر) اسی (۸۰) تھی اور بعض نے اِس سے کم بتلائی ہے۔ اِس سے ایک مقصد اہلِ ایمان کو تسلی اور حوصلہ دینا بھی تھا کہ بلا خوف و خطر کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ہی اس کشتی کا محافظ اور نگران ہے۔ اُسی کے حکم سے چلے گی اور اُسی کے حکم سے ٹھہرے گی۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ کشتی میں بیٹھتے ہوئے یہ پڑھ لیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O

اللہ (عزوجل) کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (ھود:۴۱)

مجریٰ کے معنی جاری ہونا اور چلنا کے ہیں اور مُرسیٰ کے معنی رُکنا اور ٹھہرنا کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس کشتی اور بحری جہاز یا کسی اور آبی سواری کا چلنا اور رُکنا اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق کے نام مبارک' حکم اور قدرت کے تابع ہے۔

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام جب کشتی چلانا چاہتے تو محولہ بالا دُعا پڑھ لیتے اور اَب بھی جو شخص دریائی سواری میں سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے تو انشاء اللہ العزیز ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا بسم اللہ شریف پڑھنا بڑی پرانی سُنّت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا بسم اللہ کے ساتھ موقعہ کی مناسبت سے اَلفاظ ملا لینا چاہئے۔ چنانچہ دوا پیتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَافِیْ پڑھیں اور

ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جائے اور دم کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ پڑھا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے دُعا:

اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے حضور اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے ربّ ذوالجلال والاکرام کی شانِ بے نیازی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس دُعا کے ذریعے سے پناہ مانگی جائے اور رحم و بخشش کا سوال کیا جائے۔

....رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ

اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے

عِلْمٌ ط وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ فرمائے تو میں خسارے والوں میں ہو جاؤں۔ (ھود:۴۷)

توفیقِ دُعا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے:

جس اِنسان کو عقل وشعور اور فہم وفراست کی نعمتیں حاصل ہوں، دنیوی آرام و آسائش اور معاشرتی واخلاقی برتری نصیب ہو تو ایسی صورت میں اِنسان کو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ کسی کی خدمت کرتے ہوئے اس بات پر یقین رکھنا چاہئے کہ ساری عنایات، مقصدِ خیر کے حصول کے اسباب فراہم کر دینا اور اسباب کو مقصد کے موافق بنا دینا، اللہ عزّوجلّ کی مہربانی سے ہے، اپنے ایمان ویقین کی پختگی اور اقرارِ عنایتِ الٰہی کے لئے اپنی نفی کرنی چاہئے اور یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:۔

....وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ط عَلَیْهِ

اور میری توفیق اللہ (عزّوجلّ) کی طرف سے ہے۔ میں نے

تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝ (ھود:۸۸)

اُسی پر بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

اَذیت پہنچنے پر کیا کہے؟

جب کسی شخص کو کوئی دوسرا شخص اذیت پہنچائے' ذہنی یا قلبی تکلیف کا ذریعہ بنے تو اولوالعزم لوگوں کا شیوہ ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی طرف رجوع لاتے ہیں اور بارگاہِ ربِ ذوالجلال والاکرام میں اِظہارِ بندگی کے لئے' عرض کرتے ہیں:۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ۝

تو صبر اچھا اور اللہ (ﷻ) ہی سے مدد چاہتا ہوں اُن باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔ (یوسف:۱۸)

بُرائی سے بچنے کے لئے دُعا:

جب کوئی انسان دوسرے اِنسان کو بُرائی کی دعوت دے تو جس کو دعوت بُرائی دی جا رہی ہو اُسے فوری طور پر درج ذیل کلمات پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پناہ حاصل کرنی چاہئے۔ دُعائیہ کلمات یہ ہیں:۔

...مَعَاذَ اللّٰهِ... (یوسف:۲۳)

اللہ (ﷻ) کی پناہ۔

نفسِ اَمّارہ سے بچنے کے لئے دُعا:

جو شخص متقی' پرہیزگار ہو اور بُرائیوں سے بچنے والا ہو' اُس کو اپنی نیکیوں پر نازاں نہیں ہونا چاہئے۔ قرآنِ مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات اور گفتگو ایمان کی تازگی اور روح کی جلا کے لئے بہترین مثالیں ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام پاک اور معصوم ہوتے ہیں' وہ ارادۂ گناہ سے بھی پاک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام کا ارشادِ تواضع قرآنِ مجید میں بتایا گیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا:.... وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا

الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ .... (ھود:۸۸) ''اور میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ (خود) اُس کے خلاف کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک بنے' سنوارنا ہی چاہتا ہوں''۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہونے کے باوجود ربّ ذوالجلال والاکرام کے حضور معذرت' اِستغفار اور توبہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام بھی اُن عظیم معصوم ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ ربّ رحیم کے فضل وکرم سے گناہ اور گناہ کے اِرادے سے محفوظ و معصوم تھے مگر آدابِ بندگی بجالاتے ہوئے عرض کیا:۔

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا۔ بے شک نفس تو بُرائی کا حکم دینے والا ہے مگر

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

جس پر میرا ربّ رحم فرمائے۔ بے شک میرا ربّ بخشنے والا مہربان ہے۔(یوسف:۵۳)

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کا نفس' نفسِ امّارہ نہیں تھا۔ اُن کا نفس مَا رَحِمَ رَبِّیْ میں داخل ہے۔ شیطان کی اُن تک رسائی نہیں تھی۔ آپ نے مصر کے بادشاہوں کے قاصد سے فرمایا کہ میرا پاک دامن رہنا میرے پروردگار کے فضل سے ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے معصوم نبی حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام اظہارِ بندگی کرتے ہوئے ایسا کہتے ہیں تو کسی اُمتی کو اپنی نیکی پر نازاں نہیں ہونا چاہئے۔ اگر وہ بُرائیوں اور بے حیائیوں سے بچا ہوا ہے تو اُسے ربّ غفور کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور انہی کلمات سے بارگاہِ الٰہی میں اپنی بندگی اور نیازمندی کا اظہار کرنا چاہئے جن کو حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

اَولاد کا اپنے والد سے بخشش کی دُعا کروانا:

گھریلو اور خاندانی معاملات میں خطا کار اَولاد کا اپنے والد سے معافی کا خواستگار ہونا اور بخشش کی دُعا کروانا قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔ حضرت سیّدنا یوسف

علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنی اُن زیادتیوں کی معافی کے لئے اپنے والدِ گرامی، حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام سے درخواست کی کہ جو زیادتیاں اُنہوں نے حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام سے کی تھیں یعنی اُن کو کنوئیں میں پھینکا، غلام کہا، کھوٹے سکوں کے عوض بیچا اور چور کہا۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کو ظاہر ہونے کا حکم فرمایا اور بھائیوں نے اپنی غلطی مانی تو حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) تمہیں معاف فرمائے''۔ وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ پھر سب بیٹے حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر خطا کار ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور: قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ؈ (یوسف:۹۷) ''عرض کرتے ہیں، اے ہمارے والدِ گرامی! ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بے شک ہم خطا کار ہیں''۔

جواب میں حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے: قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؈ (یوسف:۹۸) ''فرمایا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رَب سے چاہوں گا، بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے''۔

اکثر اہلِ تفسیر کا قول ہے حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے وقت سحر پر دُعا کو موقوف رکھا کیونکہ ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں رَبِّ ذوالجلال والاکرام آسمانِ دُنیا پر نزولِ اَجلال فرماتا ہے اور ارشادِ عظیم فرماتا ہے: مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهٗ ۸۷ ''کون ہے جو مجھے پکارے میں اُس کی دُعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اُس کو عطا فرماؤں، اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اُسے معاف کروں''۔ غرض جب وقت مقررہ آیا تو حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام سحر کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ عزوجل کے حضور دُعا کی۔

---

۸۷ بخاری جلد ۱ ص ۱۵۳، مسلم جلد ۱ ص ۲۵۸، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۳ ص ۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۹۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶۷۔۲۶۴، تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۲۰۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۶۶، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۸۹۔

حاکموں، اربابِ اختیار اور عالموں کے کرنے والی دُعا:

جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالہٗ ملک وحکومت یا کوئی بڑا منصب عطا فرمائے یا زیورِ علم سے مزین فرمائے' اُسے اپنے ربِ حقیقی کے حضور درج ذیل کلمات کے ذریعے سے آدابِ بندگی بجالانے چاہئیں اور دُعا کرنی چاہیے:۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ

اے میرے پروردگار! بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت عطا فرمائی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام

تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ

نکالنا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے!

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ

تو دُنیا اور آخرت میں میرا کام بنانے والا ہے' مجھے

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ (یوسف:۱۰۱)

مسلمان اُٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام کی عمر شریف ۱۲۰ سال تھی جب آپ نے علاماتِ وفات کو ملاحظہ فرمایا تو یہودا کو اپنا جانشین مقرر کر کے اپنی اولاد اُن کے سپرد فرمائی اور محولہ بالا دُعا پڑھی۔ اِس میں ہم عام مسلمانوں کو تعلیم ہے کہ وہ اپنے حسنِ خاتمہ کی دُعا کیا کریں اور سب سے پہلے حمدِ الٰہی کیا کریں اور ہر دُعا میں آخرت کی دُعا ضرور مانگا کریں' صرف دُنیا کی دُعاؤں پر کفایت نہ کریں۔

ہر بار طوافِ کعبہ میں اور مکہ مکرمہ میں جاتے وقت پڑھیں:

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ

اے میرے پروردگار! اس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے

وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ (ابراہیم:۳۵)

اور میرے بیٹوں کو بتوں کو پوجنے سے بچا۔

دُعائے حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام:

ہر مسلمان کا اپنی آل اُولاد کے لئے خیر کی دُعا کرنا اور اُن کی دُنیا وآخرت کی بہتری اور بھلائی چاہنا ایک فطری عمل ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ میری اُولاد لوگوں کی نگاہ میں باعزت اور باوقار ہو' لوگ اُن سے عقیدت ومحبت رکھیں' اُنہیں ہر قسم کی نعمتیں حاصل ہوں۔ نیز وہ اللہ ﷻ کی بندگی کو اپنی دُنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ سمجھیں اور شکر گزاروں جیسی پاکیزہ زندگی گزاریں۔ ایسے ہر مسلمان کے لئے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا بہترین نمونہ ہے' جو آپ نے اپنی بیوی حضرت سیّدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بیٹے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو بیت اللہ شریف کے پاس چھوڑنے کے بعد فرمائی اور اس دُعا کے اثرات آج بھی دیکھنے میں آرہے ہیں۔ مکہ مکرمہ جیسی بستی جہاں کوئی پھل دار درخت نہیں' دُنیا بھر کے پھل اور میوے نہایت فراوانی کے ساتھ یہاں میسر ہیں اور حج کے موقع پر جب کہ لاکھوں افراد مزید وہاں پہنچ جاتے ہیں' پھلوں کی فراوانی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ دُعائے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اس طرح ہے:۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ

اے ہمارے رَبّ (کریم)! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے

زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا

حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے رَبّ! یہ اس لئے کہ وہ

الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ

نماز قائم رکھیں' تو لوگوں کے دِل اِن کی طرف مائل فرما دے اور اُنہیں کچھ

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○

پھل کھانے کو عطا فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔ (ابراہیم:۳۷)

اپنی' اپنے والدین اور سب ایمان والوں کی بخشش کی دُعا:

قرآنی دُعاؤں سے ایک مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ جب دُعا کی جائے اپنی ذات سے شروع کر کے' والدین' عزیز و اقارب' دوست اَحباب اور سارے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بھی دُعا میں شامل کیا جائے' واقف اور ناواقف موجود اور غیر موجود کی نیت کر کے دُعا کی جائے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ وعلیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسّلام نے دُعا کی ہے:۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا

اے میرے رَب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَولاد کو' اے ہمارے رَب

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اور ہماری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے رَب مجھے مغفرت عطا فرما اور میرے ماں باپ

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (ابراہیم:۴۱۔۴۰)

کو بخشش عطا فرما اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

نوٹ: یہاں والدین سے مراد حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سگے والدِ گرامی تارخ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مثلیٰ بنت نمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ یہ دونوں مؤمن و موحد تھے۔ اُن کے لئے آپ نے بڑھاپے میں دُعائے مغفرت کی۔ یہ دُعا حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسحاق علیہ السلام کی ولادت با سعادت کے بعد کی گئی۔ آزر آپ علیہ السلام کا دُور کا چچا تھا جس سے آپ جوانی ہی میں بیزار ہو چکے تھے اور وہ کفر پر مر گیا تھا۔ عربی میں قرآنِ مجید میں اب باپ' دادا' چچا

وغیرہ سب کو کہہ دیا جاتا ہے مگر والدین صرف سگے ماں باپ کو ہی کہا جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا سے مندرجہ ذیل مسائل حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) دُعا اپنی ذات سے شروع کرنا' (۲) ماں باپ کو اپنی دُعاؤں میں شامل کرنا' (۳) غیر مسلم کے حق میں دُعائے ہدایت کرنا' (۴) صرف دُنیا کی حاجات پر اکتفانہ کرنا بلکہ آخرت کے لئے بھی دُعا کرنا۔

ماں باپ کی زندگی میں اور وصال کے بعد دُعا:

والدین کی زندگی میں اور بعد از وصال بھی اُن کے حق میں دُعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم لوگ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے ایک شخص (جس کا تعلق بنو سلمٰی قبیلے سے تھا) حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ماں باپ کے وصال کے بعد بھی اس کا کوئی موقع ہے کہ اُن سے بھلائی اور حسنِ سلوک کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! **اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحْمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا** ۸۸ "اُن کی نمازِ جنازہ پڑھنا' اُن کے حق میں اِستغفار کرنا اور جس سے اُنہوں نے زندگی میں کچھ عہد کیا ہو (مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو اُسے جاری رکھنا یا) کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو اُس کو پورا کرنا اور اُن کے جو دوست ہوں یعنی باپ کے دوست اور ماں کی سہیلیاں اُن کی خاطر داری کرنا' اور جو رشتہ اُن کی وجہ سے پیدا ہوں اُسے جوڑنا یعنی ماں باپ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا"۔

جہاں اور پیارے اَلفاظ میں ماں باپ کے حق میں دُعا کی جائے وہاں یہ قرآنی کلمات بھی دُعا میں شامل کیے جائیں۔

---

۸۸ ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۳' ابن ماجہ ص ۲۶۹ حدیث نمبر ۳۶۶۴' درمنثور جلد ۶ ص ۱۷۴' مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۷۱ حدیث نمبر ۵۴' قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ ص ۱۵۷' ابن حبان حدیث نمبر ۲۰۳۰۔

....رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ؕ

اے میرے رب تو اُن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ اُن دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔ (بنی اسرائیل:۲۴)

تمام نیک مقاصد کے لئے دُعا:

صاحبِ ایمان لوگ اپنے تمام نیک مقاصد کے آغاز میں یہ دُعا پڑھ لیا کریں۔ یہ دُعا بہت مفید ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ

اور یوں عرض کریں، اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل فرما اور سچی

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مدد گار غلبہ عطا فرما۔ (بنی اسرائیل:۸۰)

مطلب یہ کہ جہاں بھی داخل ہوں اور جہاں سے بھی باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام' میں کامیاب رہوں۔ حضرت علامہ بیضاوی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے' اس آیتِ مبارک کا مطلب یہ ہے کہ (اَدْخِلْنِيْ) اَيْ فِي الْقَبْرِ (مُدْخَلَ صِدْقٍ) اِدْخَالاً مَّرْضِيًّا (وَاَخْرِجْنِيْ) اَيْ مِنْهُ عِنْدَ الْبَعْثِ (مُخْرَجَ صِدْقٍ) اِخْرَاجًا مُّلْقًى بِالْكَرَامَةِ [۸۹] "مجھے قبر میں خوشگوار طریقے سے داخل فرما اور قیامت کے دن عزت کے ساتھ قبر سے اُٹھا"۔

محولہ بالا دُعا اگر حرزِ جاں کر لی جائے تو انشاء اللہ العزیز قوی اُمید ہے کہ قبر میں جانا' قیامت میں قبر سے اُٹھنا' عزت و شہرت کے ساتھ ہوگا اور جب تک زندہ رہیں گے' جہاں جائیں گے' عزت اور وقار نصیب ہوگا۔

کاموں میں آسانی اور رحمتِ الٰہی کی طلب کی دُعا:

اُصحابِ کہف جنہوں نے اپنے دین کو بچاتے ہوئے غار میں پناہ لی تھی اُس

[۸۹] تفسیر بیضاوی جلد ا ص ۵۸۰' تفسیر مظہری جلد ۵ ص ۶۸۱' تفسیر خزائن العرفان۔

وقت اُنہوں نے یہ دُعا کی تھی:۔

....رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام

لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (الکہف:۱۰)

میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان پیدا فرما۔

رحمت سے مراد ہے۔ اَلْهِدَايَةُ فِي الدِّيْنِ وَالْمَغْفِرَةُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالرِّزْقُ وَالْاَمْنُ مِنَ الْعَدُوِّ [۹۰] ''دین کی ہدایت' گناہوں کی مغفرت' رزق کی وسعت اور دشمن سے اَمن ہے''۔

محولہ بالا دُعا میں' تمام معاملات میں' حق پر اِستقامت کی تمنا کی گئی ہے۔ آج بھی اگر ہم لوگ اپنے کاموں میں آسانی اور دین و دُنیا کے معاملات میں کامیابی اور سرخروئی کے لئے محولہ بالا دُعا کریں گے تو ربّ کائنات ہمیں بھی اپنی نعمتیں اور حفاظت دین و ایمان نصیب فرمائے گا۔

بوڑھے اور بے اَولاد یہ دُعا کریں:

حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے کے عالم میں اپنے عبادت خانہ میں پوشیدہ طور پر رات کو اپنے ربّ کریم کو پکارا' ہر بوڑھا اور بے اَولاد اِنسان اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام جیسے یقین اور قوی اُمید کے ساتھ یہ دُعا کر سکتا ہے:

....رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

''اے میرے رب! میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر بڑھاپے کی وجہ

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ

سے شعلہ مارنے لگا ہے اور اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی نامراد

---

[۹۰] فتح القدیر جلد۳ ص۳۳۹' (باختلاف الفاظ) تفسیر مظہری جلد۷ ص۹۔

خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ

نہیں رہا اور مجھے اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس

عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۙ (مریم:۵۔۴)

سے ایسا وارث عطا فرما جو میرا کام اُٹھا لے۔

اِن دُعائیہ کلمات سے پتا چلا کہ بیٹے کے لئے دُعا کرنا سُنّتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام ہے' ہاں البتہ بیٹی کے پیدا ہونے پر غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ غم کرنا' نہ تو طریقہ اِسلام ہے اور نہ ہی شیوہ مسلمانی' بلکہ یہ طریقہ کفار ہے۔ سورۃ النحل میں ہے:۔ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۚ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ○ (النحل:۵۹۔۵۸) ''اور جب اُن میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو دن بھر اُس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصّہ کھاتا ہے' لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے' اس بشارت کی بُرائی کے سبب کہ اُسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اُسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی بُرے حکم لگاتے ہیں''۔

بیٹی ہو یا بیٹا دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ کی عطا ہیں۔ بیٹے کی دُعا کا مقصد بیٹی سے نفرت نہیں ہونا چاہئے کیونکہ بھی انسان عورت کے بیٹے ہیں' بیٹی ہے تو سلسلہ اولاد ہے' بیوی بھی تو کسی کی بیٹی ہوتی ہے۔ بیٹے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ نسل جاری رہتی ہے اور باپ کا سلسلہ دین ودُنیا' وعظ وتبلیغ اور کاروبار جاری رہتا ہے۔ اگرچہ یہ کام عورت بھی کرسکتی ہے مگر عورت کے مقابلے میں مرد کے کام کا فرق نمایاں ہے۔ بہرصورت بیٹی' عورت' معاشرے کا لازمی حصہ ہے۔

شرحِ صدر کے لئے دُعا:

جب فرعون نے اُلوہیت کا دعویٰ کیا اور کفر میں حد سے گزر گیا تو ربّ

ذوالجلال والاکرام نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: فرعون کو جاکر تبلیغ کریں تو حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے شانِ کلیمی سے بارگاہِ ربُّ العالمین میں چند گزارشات پیش کیں جو بصورت دُعایوں ہیں:۔

....رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ

اے میرے رَب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۞

فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔(طٰہٰ:۲۵تا۲۸)

لوگوں کو تبلیغ کرنے سے پہلے بطورِ دُعاو برکت محولہ بالا کلمات کا وِرد کرنا چاہئے تاکہ شرح صدر ہو کام آسان ہو اور لوگوں تک بات بخوبی اور اَحسن طریقے سے پیش کی جا سکے۔ اِنسان کتنا ہی بڑا عالم، نقطہ داں اور باخبر کیوں نہ ہو پھر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عجز اور کمزوری اور نیازمندی کا اِظہار کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔

میّت پر مٹی ڈالتے وقت پڑھیں:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی، حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبر میں رکھا تو یہ کلمات پڑھے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اِسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور

مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۞ (طٰہٰ:۵۵) [۹۱]

اِسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

[۹۱] مستدرک حاکم جلد۲ص۶۱۱، مجمع الزوائد جلد۵ص۲۵۴، درمنثور جلد۵ص۵۸۴، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۳۹۶۔

حضرت جعفر بن محمد علیہ الرحمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبرانور پر مٹی کے تین لپ ڈالے حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعا ۹۲ "قبر پر مٹی ڈالتے وقت تین لپ مٹی اسی طرح ڈالی جائے" کہ پہلے سر کی طرف پھر درمیان میں اور آخر میں پاؤں کی طرف۔ پہلے لپ کے وقت پڑھیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسرے پر پڑھیں وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسرے پر پڑھیں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى قبر پر تین لپ مٹی ڈالنا سنت ہے۔ قرآنِ مجید کے محولہ بالا کلمات یاد کر لینے چاہئیں تاکہ مٹی ڈالتے وقت یہ بھی پڑھ لئے جائیں۔

ظاہری' باطنی اور رُوحانی علم کے حصول اور اِضافے کے لئے دُعا:

....رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ:۱۱۴)

اے میرے رب! مجھے بہت سا علم عطا فرما۔

اِظہارِ تکلیف کے موقع کی دُعا:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ج

مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب رحم والوں سے بڑھ کر رحم والا ہے۔ (الانبیآء: ۸۳)

ربِّ کائنات عزوجل کے حضور اپنی حاجت پیش کرنا بھی دُعا ہے۔ ربِّ کائنات عزوجل کی حمد وثناء بھی دُعا ہے۔ نیز دُعا کے وقت دُعا کے مطابق ربِّ کائنات عزوجل کی تعریف کرنا چاہئے اور اپنی تکلیف کا اِظہار کر کے رحمتِ خداوندی کا طالب ہونا چاہئے۔ دُعا صبر کے خلاف نہیں' البتہ جزع وفزع اور شکوہ وشکایت صبر کے منافی ہے۔ قرآنِ مجید میں حضرت سیّدنا ایوب علیہ السلام کو صابر کہا گیا ہے: اِنَّا وَجَدْنٰهُ

۹۲ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۷۱' مسند امام شافعی ص ۳۶۱' مشکوٰۃ ص ۱۴۸۔

صَابِرًا ۝ (ص:۴۴) ''ہم نے اُن کو صابر پایا''۔ اُنہیں سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا مگر اُنہوں نے صبر وشکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

مصیبت اور آزمائش کے وقت مذکورہ بالا قرآنی دُعائیہ کلمات پڑھتے رہنا چاہئیں' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم آزمائش اور مصائب کو راحت وآرام میں تبدیل فرمادے گا۔

مشکلات کے اِختتام کے لئے دُعا:

.... لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ

کوئی معبود نہیں سوائے تیرے' پاکی ہے تجھ کو' بے شک

كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۚ (الانبیآء:۸۷)

مجھ سے بے جا ہوا۔

حضرت سیّدنا یونس علیہ السلام نے ''فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ'' اندھیروں میں یعنی مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے' سمندر کے اندھیرے اور رات کے اندھیرے میں اپنے ربّ کریم کو پکارا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے اُن کی پکار سن لی اور اُنہیں غم سے نجات دی۔

حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ عالی شان فرمایا: دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ [۹۳] ''حضرت ذوالنون (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دُعا جو اُنہوں نے

---

۹۳ ترمذی جلد۲ص ۱۸۸' درمنثور جلد۵ص ۶۶۸' مستدرک حاکم جلد۲ص ۴۱۵۔ ۶۳۸' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۶۱۸' مسند احمد جلد۱ص ۱۷۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص ۳۵۵' قرطبی جلد۴ جز۸ص ۳۱۴' ابن کثیر جلد۳ص ۱۶۸۔

مچھلی کے پیٹ میں پڑھی' ایسے ہی جو کوئی مسلمان ان کلمات کے ساتھ دُعا کرے گا' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُس کی دُعا قبول فرمائے گا''۔

بے اَولاد طلب اَولاد کے لئے یہ دُعا کریں:

....رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ صلے

اے میرے رَب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔(الانبیآء:۸۹)

یعنی مجھے اَولاد اور وارث عطا فرما اگر تو مجھے وارث نہ عطا فرمائے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے۔

بے اَولاد آدمی کو محولہ بالا مقدس اَلفاظ سے دُعا کرنی چاہئے انشا اللہ العزیز خالی جھولی بھر جائے گی جیسے حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام کو عنایتِ ربی ہوئی اور بیٹے کی خوش خبری عطا فرمادی۔

دُعا جب بھی کی جائے گڑگڑا کر کی جائے۔ حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ....وَکَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝ (الانبیاء:۹۰)''اور وہ ہماری بارگاہِ (لازوال) میں گڑگڑاتے ہیں''۔

دشمن پر کامیابی کے لئے دُعا:

....رَبِّ انْصُرْنِیْ.... (المؤمنون:۲۶)

اے میرے رَب! میری مدد فرما۔

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال دعوت وتبلیغ فرمائی اور اُنہیں اس بات کی اللہ تبارک وتعالیٰ علیم وخبیر کی طرف سے اطلاع ہوگئی کہ جو ایمان لے آئے ہیں اُن کے علاوہ اور کوئی ایمان نہیں لائے گا تو آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کی بارگاہِ

بے کس پناہ میں محولہ بالا دُعا کی کہ جھٹلانے والوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

منزل پر اُترتے وقت کی دُعا:

ہر مسافر کو چاہیے کہ منزل پر اُترتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کرے۔

....رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا

اے میرے رَب! مجھے برکت والی جگہ اُتار

وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○ (المؤمنون:۲۹)

اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔

کشتی میں برکت کا اُتارنا یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے دشمنوں کی صحبت سے نجات دی اور اپنی عبادت میں مشغول ہونے کا موقع عنایت فرمایا اور ڈوبنے سے بچایا۔ ہوائی جہاز یا بحری جہاز اور دیگر سواریوں سے اُترنے کے موقع پر بھی مذکورہ بالا دُعا کرنی چاہیے۔

ظالموں کی صحبت سے بچنے کی دُعا:

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (المؤمنون:۹۴)

"اے میرے رَبّ (رحیم)! مجھے اُن ظالموں کے ساتھ نہ کرنا"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ [۹۴] "(اے اللہ جل جلالک) جب تو کسی پر آزمائش یا عذاب بھیجنے کا فیصلہ فرمائے تو اس سے پہلے پہلے مجھے دُنیا سے اُٹھالے"۔

---

۹۴ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۹۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۶۶' البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ ص ۲۷۔

شیطانوں سے پناہ کی دُعا:

رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ

اے میرے رَب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝ (المؤمنون:۹۸-۹۷)

اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

شیطان وسوسے ڈال کر گناہوں کی طرف لے جاتا ہے کبھی نماز میں وسوسے دیتا ہے کبھی دیگر عبادات اور مختلف کاموں میں' اِس لئے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُمّت کی تعلیم کے لئے بحکم اِلٰہ العالمین یہ دُعائیں فرمائی ہیں۔ کتب اَحادیث میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے مختلف الفاظ میں استعاذہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اِیمان والوں کی دُعا:

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا

اے ہمارے رَبّ (کریم)! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما

وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (المؤمنون:۱۰۹)

اور تو سب رحم فرمانے والوں سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کے بندوں کی ایک جماعت برابر کہتی رہی اور آج بھی ایمان والے کہتے ہیں۔ ایمان والوں کی یہ شان ہے کہ اپنے ربّ کریم کے حضور مذکورہ بالا اَلفاظ کے ساتھ اپنے اِیمان کا ذکر اور ربّ کریم کی بخشش کا تذکرہ کرتے رہیں گے۔

طلبِ رحمت کے لئے ایک اور دُعا:

....رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (المؤمنون:۱۱۸)

اے میرے رَبّ! بخشش اور رحمت فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی فرمانے والا ہے۔

اولیاءاللہ کی دُعا:

خالق کائنات اپنے بندوں کی شان بیان فرماتے ہوئے ارشاد لاریب فرماتا ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں' بے علموں سے جھگڑا نہیں کرتے اور یہ لوگ اپنے رَبّ کے حضور سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں اور بوقت دُعا بایں انداز اپنے رَبّ کو پکارتے ہیں:۔

....رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا

اے ہمارے رَبّ (کریم)! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے (دُور رکھ) کیونکہ اس کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ○ ۖ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ○

چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ (دوزخ) بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (الفرقان:۶۶'۶۵)

بندگانِ ربّ العالمین کی اس دُعا میں یہ اظہار ہے کہ باوجود کثرتِ عبادت کے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا خوف اور اُس کے حضور تضرع وزاری نہیں چھوڑنی چاہیے۔

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَوْحٰى اِلٰى نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قُلْ لِاَهْلِ طَاعَتِيْ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ فَاِنِّيْ لَا اُنَاصِبُ عِنْدَ الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَشَآءَ

اَنْ اُعَذِّبَهٗ اِلَّا عَذَّبْتُهٗ وَقُلْ لِاَهْلِ مَعْصِيَتِیْ مِنْ اُمَّتِکَ لَا يُلْقُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَاِنِّیْ اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ وَلَا اُبَالِیْ ۹۵

''اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام (یعنی حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ آپ اپنی اُمت کے اطاعت گزاروں کو فرمادیں کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کیوں کہ قیامت کے دن حساب لینے کے وقت' میں جس بندے کو کھڑا کروں گا اور بتقضائے عدل و انصاف اس کو عذاب دینا چاہوں گا تو عذاب دوں گا اور میرے نافرمان بندوں سے فرمادو کہ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں (یعنی مغفرت وبخشش سے نا اُمید نہ ہوں) کیوں کہ بڑے بڑے گناہ (اگر چاہوں گا تو اپنی رحمت سے) بخش دوں گا اور مجھے پرواہ نہیں ہے''۔

اولیاء اللہ کی ایک اور دُعا:

اللہ تبارک وتعالیٰ خالقِ ارض وسماوات اِرشادِ عظیم فرماتا ہے کہ میرے بندے میری بارگاہِ بے کس پناہ میں یہ دُعا بھی کرتے ہیں:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ (الفرقان:۷۴)

کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

یعنی انہیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارا بھی اطاعت گزار بنا' جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ خیال رہے کہ نیک اولاد کے تقویٰ' پرہیزگاری اور اعمال صالحہ کی برکت سے مومن والدین کی قبر ٹھنڈی رہتی ہے' ایسی اولاد کی ہر نیکی سے اُن کے

۹۵ تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۴۷' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۰۷' حلیۃ الاولیا جلد ۶ ص ۱۹۵۔

درجے بلند ہوتے ہیں اور اُن کی قبر راحت کا گھر اور جنت کا باغ بن جاتی ہے۔ لہٰذا اَیسی نیک وصالح اَولاد اور بیوی کے لئے دُعا کرنا' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے بندوں کا طریقہ ہے۔ محولہ بالا دُعائیہ کلمات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دینی پیشوائی مانگنا محبوب بندوں کا محبوب طریقہ ہے۔ یعنی نیک لوگ عرض کرتے ہیں ہمیں اَیسا اچھا نمونہ بنا دے کہ دوسرے لوگ بھلائی میں ہماری اِقتداء کریں۔

حضرت سیّدنا ابراھیم علیہ السلام کی دُعائیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم السلام کی دُعائیں اور اِستغفار کرنا دوسروں کی تعلیم کے لئے ہوتا ہے۔ کہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کے حضور گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں' کہیں اُس کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں اور کہیں اَعمالِ صالحہ پر کاربند رہنے کے لئے اظہارِ نیاز مندی فرماتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابراھیم علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کر رہے ہیں۔ کہ وہ ذات جس کی مجھے آس لگی ہے:۔

....اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ (الشعراء:۸۲)

کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا۔

آپ نے لوگوں کو سکھانے کے لئے اِستغفار کیا ہے وگرنہ آپ گناہوں سے پاک ہیں بلکہ گناہ تو در کنار' ارادۂ گناہ سے بھی پاک ہیں کیونکہ معصوم ہیں۔ بعد ازیں عرض کرتے ہیں:۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

اے میرے رب! مجھے حکم عطا فرما اور مجھے اُن سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝

اور پچھلوں میں (یعنی بعد میں آنے والوں میں) میری سچی ناموری رکھ

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۙ (الشعراء: ۸۳ تا ۸۵)

اور مجھے اُن (لوگوں) میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں۔

بارگاہِ ربّ ذوالجلال والاکرام میں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی مذکورہ بالا دُعا بھی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے خاص خدام بھی صالحین یعنی قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔ صالحین سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جن کے اندر کسی قسم کی قلبی کدورت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بھی اس طرح کی دُعائیں کرتے رہے ہیں اور ایسی دُعائیں کرنا سنّتِ انبیاء کرام علیہم السلام ہے۔ دُنیا میں اچھا ذکر اور نیک نامی ربّ کائنات جل شانہٗ کی رحمت ہے۔ اس لئے آپ (یعنی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام) نے محولہ بالا دُعا فرمائی اور آپ کی دُعا ایسی قبول ہوئی کہ تمام قوموں میں آج تک آپ کی عزّت ہے۔ سارے اہلِ کتاب اپنے آپ کو ابراہیمی کہتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جنت کی دُعا کر کے یہ بتایا ہے کہ جنت اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے فضل وکرم سے ملے گی نہ کہ محض اپنے اعمال کی وجہ سے جیسے وراثت کا مال وارث کو ملتا ہے۔ یہ اُس کے کسی عمل کا نتیجہ نہیں ہوتا، یہی جنت کا حال ہے۔

پھر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام انتہائی تواضع اور انکساری سے ربّ ذوالجلال والاکرام کے حضور عرض کرتے ہیں:

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۙ (الشعراء: ۸۷)

''اور جس دن سب لوگ اُٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا''۔

یہ دُعا تعلیم کے لئے ہے ورنہ انشاء اللہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے غلام در غلام قیامت کی رسوائی سے محفوظ ہیں۔

قیامت کے دن ربّ کائنات کی مہربانی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھ سے دریافت کیا گیا قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ بعض بندوں سے کچھ چپکے چپکے فرمائے گا جس کی دوسروں کو اطلاع نہ ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا اس سرگوشی کے بارے میں آپ نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے تھے تم میں سے بعض لوگ اپنے ربّ (کریم) کے قریب ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ اُن میں بعض پر پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا تم نے ایسا کیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا' جی ہاں! جی ہاں! اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ فرمائے گا' میں نے دُنیا میں تیرے اس عمل پر پردہ ڈالے رکھا تھا اور آج معاف کرتا ہوں پھر اُس کو نیکیوں کی تحریر سیدھے ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ البتہ کافروں اور منافقوں کو سب کے سامنے علی الاعلان پکارا جائے گا۔ ۹۶

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعا:

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ جب کفار اور کفار کے سرداروں نے اُن کا انکار کیا تو حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے دُعا فرمائی۔ عرض کرتے ہیں:

....رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَیْنِیْ

اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے تو میرے اور اُن کے درمیان پورا فیصلہ فرما دے

وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

مجھے اور میرے ساتھ والے اہلِ ایمان کو نجات عطا فرما۔ (الشعراء: ۱۱۸۔۱۱۷)

---

۹۶ قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۷۳' جلد ۴ جز ۷ ص ۱۰۷' فتح الباری جلد ۱۰ ص ۵۹۶' بخاری جلد ۲ ص ۸۹۶' ابن ماجہ ص ۱۶' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۰۵' تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۴۳۔

شامتِ اعمال سے بچنے کے لئے دُعا:

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ○ (الشعراء:۱۶۹)

اے میرے ربّ (کریم) مجھے اور میرے گھر والوں کو اُن کے کام سے بچا۔

حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی دُعا:

حضرت سیّدنا داوٗد علیہ السلام جب تسبیح کرتے تھے تو پہاڑ اور پرندے بھی اُن کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ اُن کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ وہ موم یا گندھے ہوئے آٹے کی طرح ہو جاتا تھا۔ آپ جو چاہتے بنا لیتے تھے۔ ایسے ہی حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری فرما دیا' ہوا اُن کے حکم سے چلتی تھی' جنات پر اُن کی حکمرانی تھی (السباء:۱۲۔۱۱۔۱۰) اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے انہیں پرندوں کی بولیاں سکھائی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام اپنی فوج کے ساتھ ایک وادی (جس کا نام وادیٔ نمل ہے) سے گزرنے والے تھے تو چیونٹیوں کی سردار چیونٹی مندرہ یا طاخیہ نے انہیں بلوں میں داخل ہونے کے لئے کہا! مبادا پاؤں کے نیچے آکر کچلی جائیں گی۔ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام نے تین میل دُور سے چیونٹی کی بات کو سن لیا [۹۷] تو حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام مسکراتے ہوئے' ہنس پڑے۔ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے حضور اس موقع پر دُعا کی جو ہر ایک کے لئے بہترین تعلیم اور اظہارِ نیازمندی اور شکرانے کا خوبصورت طریقہ ہے۔ دُعا یہ ہے:

....رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ

اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کروں

۹۷ تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۱۰۶۔

عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے۔ اور یہ کہ میں بھلے اعمال کروں جو تجھے پسند ہوں

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ O

اور مجھے اپنی رحمت سے اُن اپنے بندوں میں شامل فرما جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔ (النمل:۱۹)

انبیاء کرام علیہم السّلام ہمیشہ نیک و صالح ہوتے ہیں۔ آپ کی یہ دُعا ہم گنہگاروں کی تعلیم کے لئے ہے جو ربِّ کریم نے بیان فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا' اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم سے شکر اور اعمالِ صالحہ کی توفیق مانگنا سُنّتِ انبیاء کرام علیہم السّلام ہے۔ نیز اس دُعا سے یہ پتا چلتا ہے کہ وہ احسانات جو والدین پر ہوتے ہیں' اولاد کو اُن احسانات کا بھی شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ اُن احسانات کے فیوض و برکات اولاد کو بھی حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دُعا:

حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جب فرعون کے قلعہ سے شہر مصر میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور دوسرا دشمنوں کی قوم میں سے' یعنی قبطی قوم سے تھا۔ یہ قبطی اُس بنی اسرائیلی پر ظلم کر رہا تھا۔ قبطی جس کا نام فاتون تھا اور فرعون کا باورچی تھا' بنی اسرائیلی سے کہہ رہا تھا کہ بیگار میں لکڑیاں مطبخ میں پہنچا دے۔ بنی اسرائیلی انکار کرتا تھا۔ اُن کا جھگڑا بڑھ گیا' قوم بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے شخص نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی۔ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فاتون قبطی کو سمجھایا کہ ظلم نہ کر۔ جب وہ نہ مانا تو حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اسے گھونسا مارا۔ لہٰذا تو وہ قبطی آپ کے گھونسے کی تاب نہ لا سکا اور اُس کا کام تمام ہوگیا۔ حالانکہ آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا اور یہ گناہ بھی نہیں تھا کیونکہ انبیاء کرام علیہم السّلام گناہ کے

ارادے سے بھی پاک ہوتے ہیں جیسا کہ آپ نے پچھلے صفحات میں مطالعہ فرمایا ہے باوجودیکہ آپ کا یہ عمل ناجائز نہیں تھا مگر پھر بھی اِنکساری اور تواضع کے طور پر بارگاہِ صمدیت میں دُعا عرض کی:

...رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ... (القصص:۱۶)

اے میرے رَبّ! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

اِس دُعا میں اہلِ ایمان کو تعلیم ہے کہ اپنے ربّ کریم کے حضور ہر وقت بخشش کی طلب کرتے رہنا چاہیے۔ اِستغفار کرتے رہنا یہ بھی ربّ کریم کی عنایت اور توفیق سے ہے۔ ہمارے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو روزانہ یہ معمول رکھتے تھے کہ ستر یا سو مرتبہ اِستغفار فرمایا کرتے تھے اِس سلسلہ میں اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً** ۹۸ ''اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط و بے حد) کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کے حضور اِستغفار کرتا ہوں اور اُس کی بارگاہِ (صمدیت) میں توبہ کرتا ہوں''۔

دوسری روایت میں جس کے راوی حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے، **اَنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ** ۹۹

''یعنی میرے دِل پر پردہ آتا رہتا ہے (یہ پردہ اُمت کے گناہوں کے غم کا پردہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حالانکہ میں دن میں سو بار اِستغفار پڑھتا ہوں''۔

---

۹۸ بخاری جلد۲ ص ۹۳۳، مشکوٰۃ ص ۲۰۳، مسند احمد جلد۲ ص ۳۴۱۔ ۹۹ مشکوٰۃ ص ۲۰۳، مسند احمد جلد۴ ص ۲۱۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۵۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱ ص ۲۰۸، درمنثور جلد۶ ص ۶۳، مسلم جلد۲ ص ۳۴۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۱۵۔

ظالموں سے بچنے کے لئے دُعا:

جب کسی کو ظالم آدمی سے تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو تو اُسے اِن دُعائیہ کلمات کے ذریعے سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم سے التجا کرنی چاہئے:۔

....رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿ (القصص:۲۱)

اے میرے ربّ (کریم) مجھے ظالموں سے بچالے۔

جب کوئی اِنسان اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کے حوالے کر دیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُس کی بھرپور امداد فرماتا ہے۔ محولہ بالا کلمات حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے دُعائیہ کلمات ہیں جو اُنہوں نے فرعون کی طرف سے ضرر پہنچنے کے اَندیشے کے پیشِ نظر عرض کیے تھے۔ فرعون نے اگرچہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے کے لئے مختلف راستوں سے سپاہیوں کو بھیجا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اُنہیں دشمن کی چیرہ دستیوں سے محفوظ فرمایا۔

حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی دُعا:

حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ' انتہائی بدکردار اور بدنہاد تھے۔ وہ مسافروں سے زیادتی کرتے اُن کے مال واسباب چھین لیتے۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی قوم کیا کرتی تھی؟ فرمایا: وہ لوگ (اپنی مجلسوں میں سرِ راہ بیٹھ کر) آنے جانے والے لوگوں کا مال چھین لیتے اور اُن کا مذاق اُڑاتے۔ [۱۰۰]

حضرت علامہ بغوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں وہ لوگ اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے' گزرنے والوں کو کنکریاں مارتے' جس کی کنکری مسافر کو لگ جاتی۔ [۱۰۱] اوّل

[۱۰۰] ترمذی حدیث نمبر ۳۱۹۰' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۲۶۔ ۳۴۱' تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۲۰۰۔
[۱۰۱] تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۲۰۰۔

اُس کا مال چھینا جاتا پھر اُس کے ساتھ بدفعلی کی جاتی اور تین درہم دے کر اُس کو بھگا دیا جاتا۔ قوم کے لوگوں کے بُرے اعمال میں یہ بات بھی شامل تھی کہ وہ آپس میں لوگوں کے سامنے ہی گوز مارتے یعنی آواز کے ساتھ ہوا خارج کرتے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک دوسرے پر تھوکتے' لوگوں کے سامنے ننگے ہو جاتے' سیٹیاں بجاتے وغیرہ وغیرہ۔ جب حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام اُن کو بُرے اعمال اور بدکاریوں سے منع فرماتے تو جواباً مذاقاً وہ کہتے اگر آپ سچے ہیں تو ہم پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ کا عذاب لے آئیں۔ تب اُن دریدہ دہن بدکار اور فسادیوں کے خلاف حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام نے دُعا فرمائی:

....رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

اے میرے ربّ! ان تباہ کار لوگوں پر مجھے فتح عنایت فرما۔ (العنکبوت: ۳۰)

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی اور اِس بدکار قوم کو ختم کر دیا۔ جو شخص کسی مفسد کے ہاتھوں پریشان ہو اُسے یقینِ کامل کے ساتھ محولہ بالا دُعا کرنی چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اپنے فضل وکرم سے اُس کی مدد فرمائے گا اور مفسدین سے نجات عطا فرمائے گا۔

غموں سے نجات پانے کے بعد دُعا:

جب کسی صاحبِ ایمان کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا ہو اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اپنے فضل وکرم سے اُسے پریشانی سے نجات عطا فرما دے تو اُسے یہ دُعا کرنی چاہیے۔

...اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے جس نے ہم سے غم دُور فرمایا۔

الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ (فاطر:۳۴)

بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

اگرچہ یہ دُعائیہ کلمات جنتی لوگ قبروں سے نکلتے وقت کہیں گے اور میدانِ محشر میں نجات کے وقت شکرانہ کے طور پر پڑھیں گے مگر یہ دُعا دُنیا کے غموں سے نجات کے وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنے والوں کو نہ مرتے وقت وحشت ہوگی' نہ قبروں سے اُٹھتے وقت۔ گویا وہ منظر میرے سامنے ہے۔ (كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ) کہ صور پھونکے جانے پر لوگ سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ یعنی اللہ (تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ) کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے اُس نے ہم سے غم دُور فرمایا۔ [۱۰۲]

نیک اولاد کے لئے دُعا:

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ارضِ مقدس (شام) میں آنے کے بعد بیٹے کی دُعا کی تو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق نے حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ دُعا یہ ہے:

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (والصّٰفٰت:۱۰۰)

اے میرے رب (کریم) مجھے ایسا بچہ عنایت فرما جو نیکوں میں سے ہو۔

آپ کی دُعا کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق نے آپ کو حلیم الطبع' عظیم بیٹے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی خوش خبری عطا فرمائی۔ آج بھی اولاد کے طلب

۱۰۲ مظہری جلد ۸ ص ۶۰' ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۷۵' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۸۲۔۳۳۳' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۱۶' درمنثور جلد ۵ ص ۳۰۱۔

گاروں کو ربّ ذوالجلال والاکرام کے حضور انہی کلمات سے پختہ یقین کے ساتھ دُعا کرنی چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق اولادِ نرینہ کی نعمت سے نوازے گا۔

حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کی دُعا:

انبیاءِ کرام علیہم السلام کا طریقہ تھا اور صالحین کا طریقہ ہے کہ وہ پہلے استغفار کرتے ہیں اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ معطی حقیقی سے کچھ مانگتے ہیں۔ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام نے بھی ایسا ہی کیا پہلے درخواستِ مغفرت کی پھر حکومت کا سوال کیا:

.....رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡكًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ

اے میرے رَبّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا

لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ○ (ص:۳۵)

(میرے زمانے میں) کسی کو میسر نہ ہو۔ بلا شبہ تو بڑا دینے والا ہے۔

زندہ اور وصال شدہ اہلِ ایمان لوگوں کے لئے فرشتوں کی دُعا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بعض فرشتوں کو ذمہ داری سونپ رکھی ہے کہ وہ عرش کو اُٹھائے رکھیں اور بعض اُس کا طواف کریں۔ علاوہ ازیں اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کی تسبیح اور حمد بیان کریں' اُس پر یقین رکھیں اور اُن کاموں کے علاوہ وہ بحکم اِلٰہی دُعا کرتے رہیں جس کا ذکر اللہ عزوجل نے درج ذیل کلماتِ مقدسہ میں فرمایا ہے:

.....وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ

وہ ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رَبّ! تو نے

شَیۡءٍ رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا

ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی

سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ٥ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ

پیروی کریں اور تو اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! تو اُنہیں

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

ہمیشگی والی جنتوں میں داخل فرما' جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور اُن کے باپ دادوں

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۙ

اور بیویوں اور اَولاد میں سے اُن کو جو نیک عمل کرتے ہیں۔ یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ

اور اُنہیں بُرائیوں سے بھی محفوظ فرما۔ حق تو یہ ہے کہ اُس دن تو نے جسے بُرائیوں سے بچالیا' اُس

رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ٥ (المؤمن: ۷تا۹)

پر تو نے رحمت کر دی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا

پاک ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو

لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ٥

میں نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب! کی طرف پلٹنا ہے۔ (الزخرف:۱۳)

مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اللّٰهُ اَکْبَرُ یہ سب تین تین بار پڑھتے پھر محولہ بالا آیت

مبارکہ دُعا کے طور پر پڑھتے۔

بڑے ہونے پر دُعا:

جب اِنسان اُٹھارہ سے چالیس سال کی عمر تک کا ہو جائے تو اُسے یہ دُعا کرتے رہنا چاہیے۔

....رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ

اے میرے رب (کریم) مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے

اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی اور میں وہ اچھے کام کروں جو تجھے

تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ

پسند آئیں اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں

اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الاحقاف:۱۵)

تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم نے اُنہیں اور اُن کے خاندان والوں کو ہدایت عطا فرمائی اور اِسلام سے مشرف فرمایا۔ اُنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کے حضور ادائے شکر کے لئے توفیق مانگی۔ آپ کی ہر دُعا قبول ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم نے آپ کو حسنِ عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام اُمت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ آپ کی نیکیوں میں ایک نیکی یہ بھی ہے کہ نو مسلم، جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے اُن کو آپ نے آزاد کروا دیا اور اُنہیں میں سے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم نے آپ کی اولاد میں

صلاح رکھی اور آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیث مقدسہ اس پر شاہد ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدین بھی مسلمان ہیں اور آپ کے صاجزادے حضرت عبداللہ اور عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما' آپ کی صاجزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سب مومن اور شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔ آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کو یہ فضیلت حاصل ہو۔

اَڑی ہوئی مشکلات اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دُعا:

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ (القمر:۱۰)

میں مغلوب ہوں تو میری مدد فرما۔

وصال شدہ اہل ایمان کے لئے دُعا:

....رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا

ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے

بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ

جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ع (الحشر:۱۰)

کینہ نہ رکھ' اے ہمارے رب بے شک تو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

اپنے سے پہلے ایمان والوں کے لئے دُعائے مغفرت کرنا علاماتِ ایمان

سے ہے۔ محولہ بالا مقدس کلمات میں سابقین کے لئے دُعا کرنے کی ترغیب ہے۔

وہ صحابہ کرام ﷺ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے اور وہ تمام مومن جو قیامت تک آنے والے ہیں یہ سارے اپنے سے پہلے ایمان والوں کی بخشش کی دُعا کریں۔ وصال شدہ لوگوں کے لئے دُعائیں نہ کرنے والے لوگ عقلِ سلیم کے ساتھ قرآنِ مجید کی اِس اور دیگر آیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں شاید ایسے لوگوں کے دِلوں میں اپنے مرنے والوں کی محبت پیدا ہو جائے۔

کفّار کے غلبہ اور اُن کے ظلم وستم سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا:

...رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

اے ہمارے ربّ! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے۔

الْمَصِيْرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ہمارے ربّ! ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال

وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اور ہمیں بخش دے۔ اے ہمارے ربّ! تو ہی عزت وحکمت والا ہے۔ (الممتحنہ:۴۔۵)

راستہ سے بخیر وعافیت گزرنے کے لئے یہ دُعا کریں:

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ج

اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرما دے اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ (التحریم:۸)

بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

جنت میں جانے کے لئے اِس آیتِ مبارک کا وِرد کیا جائے:

....رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ
اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝
فرعون اور اُس کے کام سے نجات عطا فرما اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ (التحریم:۱۱)

اپنے جرم کے اِقرار کے لئے دُعا اور حصولِ پناہ:

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ (القلم:۲۹)
پاک ہے ہمارا پروردگار بے شک ہم ظالم تھے۔

رب کی رحمت حاصل کرنے کے لئے دُعا:

رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝
ہمارا رب! اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔
ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔ (القلم:۳۲)

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کی دُعائیں:

جب حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ نے اطلاع فرمادی کہ آپ جن کو تبلیغ فرماتے ہیں اب اُن لوگوں میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا تو حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے اُن لوگوں کے لئے دُعا فرمائی:

....رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○

اے میرے رَب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے بسنے والا نہ چھوڑ۔ (نوح:۲۶)

یہ بددُعا قیامت تک آنے والے ظالموں کے لئے ہے۔ کفار کے لئے بددُعا کرنے کے بعد آپ نے اپنے لئے اور ایمان والوں کے لئے دُعائے خیر فرمائی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ

اے میرے رَب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ○

سب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور کافروں کے لئے نہ بڑھا مگر تباہی۔ (نوح:۲۸)

(جو زندہ ہیں اور جو وصال کر چکے ہیں) یہ دُعا قیامت تک آنے والے تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے ہے۔

فقر و تنگ دستی سے نجات کے لئے قل شریف پڑھئے:

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً ۱۰۳ ”جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو خواہ اُس میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ پڑھو۔

۱۰۳ تفسیر قرطبی جلد ۱۰ ج ۲۰ ص ۱۷۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ ج ۳۲ ص ۱۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاء الافہام لابن قیم الجوزی (شاگرد ابن تیمیہ) ص ۲۵۵، الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام (ترجمہ: جلاء الافہام از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، غیر مقلد) ص ۲۵۶۔

اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ رازق حقیقی) نے اُس پر دولت کی ریل پیل فرمادی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔

”(حضرت امام) طبرانی (علیہ الرحمہ) نے حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) حِيْنَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهٗ نَفَتِ الْفَقْرُ مِنْ اَهْلِ ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ وَالْجِيْرَانِ ۱۰۴؎ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے اُس کے اور اُس کے ہمسائے کے گھر سے غربت دُور ہو جائے گی“۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَتٰى مَنْزِلَهٗ فَقَرَأَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) نَفَى اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ وَكَثَّرَ خَيْرَ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَفِيْضَ عَلٰى جِيْرَانِهٖ ۱۰۵؎ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت الحمد شریف اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قرأت کرے، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) اُس سے غربت کو دُور فرمادے گا اور اُس کے گھر میں خیر و عافیت کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) اُس کا فیض اُس کے ہمسایوں پر بھی جاری فرمائے گا“۔

وسوسوں کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۱۰۶؎ ”لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کرتے رہیں گے مخلوق کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) نے پیدا فرمایا تو اللہ (عزوجل) کو کس نے پیدا کیا۔ (نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب

۱۰۴؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۳۔ ۱۰۵؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۷۔ ۱۰۶؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۲۱، مشکوٰۃ ص ۱۹، مرآۃ جلد ۱ ص ۸۸، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۱۲۱۔

بات یہاں تک پہنچے) تو تم کہہ دینا اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) ایک ہے، اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) بے نیاز ہے، نہ اُس کو کسی نے جنا اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهِ ثَلَاثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ''پھر اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لے''۔

سورۂ اخلاص کی برکت سے رحمٰن جل جلالہٗ کے غضب سے نجات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اشْتَدَّ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ فَتَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ فَيَأْخُذُوْنَ بِأَقْطَارِ الْأَرْضِ فَلَا يَزَالُوْنَ يَقْرَؤُوْنَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) حَتّٰى يَسْكُنَ غَضَبُهٗ ۱۰۷؎ جب گھنٹیوں میں سے کوئی گھنٹی بجتی ہے، تو رحمٰن کا غضب تیز ہو جاتا ہے۔ پس فرشتے اُترتے ہیں، زمین کے کونوں کو وہ پکڑتے ہیں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ رحمٰن کا غضب ٹھہر جاتا ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور مغفرت کا وسیلہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ رِضْوَانَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ ۱۰۸؎ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے، تو اُس شخص کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی رضا اور مغفرت واجب ہو جاتی ہے''۔

گناہوں سے بچاؤ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف

۱۰۷؎ در منثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۷ ۔ ۱۰۸؎ در منثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۷۳۲۔

ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی صَلَاۃَ الْغَدَاۃِ ثُمَّ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ یُدْرِکْهُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ وَاُجِیْرَ مِنَ الشَّیْطَانِ ۱۰۹؎ ''جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی پھر کلام نہیں کیا، یہاں تک کہ دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قراءت کرلی۔ اُس دن اُس کو کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور شیطان اُس سے دور رہے گا''۔

۲۔ اسمِ اعظم کے وسیلہ سے دُعا:

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک شخص سے سنا، وہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ

اے میرے اللہ میں تیری بارگاہ میں سوالی ہوں۔ بے شک تو اللہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ

ایک ہے، بے نیاز ہے، وہ ذات جو نہ کسی سے پیدا ہوئی

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۱۱۰؎

اور نہ جس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ کوئی اُس کا شریک ہے۔

فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ ''فرمایا: تم نے اللہ (تبارک وتعالیٰ رحمٰن ورحیم) سے وہ نام لے کر سوال کیا ہے جب کوئی یہ نام لے کر اُس سے مانگتا ہے تو وہ دیتا ہے اور جب کوئی نام لے کر دُعا کرتا ہے تو قبول فرماتا ہے''۔

۱۰۹؎ درمنثور جلد ۸ جز ۳۰ ص ۶۷۸۔ ۱۱۰؎ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۸۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۵۔

بیماروں پر اور اپنے اوپر دم کرنے کے لئے پڑھیں:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ

فرمائیں میں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کو پیدا فرمانے والا ہے۔ اُس کی سب مخلوق کے شر سے

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي

اور اندھیرا ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور اُن عورتوں کے شر سے جو گرہوں

الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ (سورۃ الفلق: ۱ تا ۵)

میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھیں:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ

فرمائیں میں اُس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب! ہے۔ سب لوگوں کا بادشاہ ہے۔ سب

النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِي

لوگوں کا معبود۔ اُس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے

يُوَسْوِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ

دِلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی۔ (سورۃ الناس: ۱ تا ۶)

سوتے وقت دَم کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَاءَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَاُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَ وَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [۱۱۱] ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر انور پر (استراحت فرمانے کے لئے) تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھ جمع کر کے اُن پر پھونکتے۔ جن میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃ الاخلاص)'قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورۃ الفلق) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۃ الناس) پڑھتے پھر (نورانی) جسم کے جس (مبارک) حصہ تک ہو سکتا' اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے اپنے (نورانی) سر (مبارک) اور (نورانی) چہرہ (مبارک) کے سامنے والے حصہ سے شروع ہوتے۔ یہ (عمل مبارک) تین بار کرتے''۔

ہر رات کے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل رات کو سوتے وقت کرتے تھے۔ دن کے قیلولہ میں نہیں کرتے تھے۔ بستر انور سے مراد یہ ہے سونے کے لئے جب سونے کی جگہ تشریف لاتے۔ لہٰذا سفر میں جیسا بھی مقامِ قیام اور مقام آرام ہوتا وہاں بھی مذکورہ بالا عمل مبارک کرتے۔

قرآنِ پاک کی برکت کے ساتھ' ہاتھ مبارک اور سانس مبارک کی برکتیں بھی شامل ہو جاتیں۔ اس عمل مبارک سے دم کرنے کا عمل درست اور صحیح ثابت ہوتا ہے جو نادان لوگ دَم' درود کے متعلق ناقص گفتگو کرتے ہیں وہ اپنی گفتگو سے اپنی کم علمی اور کم عقلی کا اقرار کرتے ہیں لیکن افسوس کہ عوام الناس میں سے کم عقل اور کم علم لوگ ایسے ناقص العقل لوگوں کے جال میں پھنس کر بھٹک جاتے ہیں۔

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم

---

[۱۱۱] مشکوٰۃ ص ۱۸۶' مرآۃ جلد ۳ ص ۲۳۵' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۱' ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۷' درمنثور جلد ۴ ص ۴۷۸۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ [۱۱۲] ''کیا تم نہیں دیکھتے آج کی رات ایسی آیاتِ (مبارکہ) نازل ہوئی ہیں جن کی مثل میں نے کبھی نہ دیکھیں (یہ بات ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے یہ دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○

حضرت ابن حابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: یَا ابْنَ حَابِسٍ اَلَا اَدُلُّکَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَفْضَلِ مَا یَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ [۱۱۳] ''اے ابو حابس (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں سب سے بہترین تعویذ نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے پناہ طلب کرنے والے پناہ مانگتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یہ دونوں سورتیں''۔

حضرت معاذ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: کہو! میں نے عرض کیا، کیا عرض کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا یَکْفِیْکَ کُلَّ شَیْءٍ [۱۱۴]

''صبح وشام تین تین بار (انہیں پڑھ) یہ تمہیں ہر برائی سے بچائیں گی''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ

---

۱۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۱۳۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۸، نسائی حدیث نمبر ۵۴۴۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۹۰۲، مسلم کتاب المسافرین باب فضل قراءۃ المعوذتین حدیث نمبر (۲۶۴۔۸۱۴)۔ ۱۱۳ نسائی حدیث نمبر ۵۰۲۰۔ ۱۱۴ نسائی حدیث نمبر ۵۰۱۶۔

بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اقْرَأُ وَ اَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا ۱۱۵؎ ''رسول اللہ ﷺ جب علیل ہوتے تو معوذات سورتیں (یعنی آخری دونوں قل شریف) پڑھ کر اپنے اُوپر پھونکتے (دَم فرماتے اس طرح کے ہوا کے ساتھ لعاب شریف بھی نکلتا)۔ جب آپ ﷺ سخت علیل ہوئے تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ کا (نورانی) ہاتھ (مبارک) آپ ﷺ کے (نورانی) بدن (مبارک) پر پھیرتی''۔

واعظ کلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد پر ختم کرنے کے لئے یہ پڑھیں:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ

پاک ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو اُن کی باتوں سے اور سلام ہے

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ (ﷻ) کو جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ (الصافات: ۱۸۰ تا ۱۸۲)

اور جو کوئی باوضو مع اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ کے اِن دُعاؤں کو ہر روز پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُسے شیطانوں اور شریر لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔

۱۱۵؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۹۳، بخاری حدیث نمبر ۵۷۴۵، مسلم حدیث نمبر ۵۴۔ ۲۱۹۲، ابوداؤد ۳۸۹۵، ۳۹۰۲۔

آدابِ دُعا

دُعا کرتے ہوئے جن آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(☆) دُعا باوضو کرنا۔ ۱؎ (☆) اسم اعظم کے وسیلہ سے دُعا کرنا۔ ۲؎ (☆) دُعا سے پہلے ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف پڑھنا۔ ۳؎ (☆) دُعا سے پہلے اَللّٰهُمَّ یا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا کہنا۔ ۴؎ (☆) دُعا سے پہلے رَبَّنَا کہنا۔ ۵؎ (☆) دُعا میں تکلف کرنا منع ہے۔ ۶؎ (☆) رزقِ حلال کھانا۔ ۷؎ (☆) روبقبلہ ہو کر دُعا کرنا۔ ۸؎ (☆) لوگوں کی طرف منہ کر کے دُعا کرنا۔ ۹؎ (☆) یقینِ قبولیت اور حضورِ قلب سے دُعا کرنا۔ ۱۰؎ (☆) دُعا کے وقت عزم بالجزم ہونا۔ ۱۱؎ (☆) دُعا کرنے میں جلد بازی نہ کرنا۔ ۱۲؎ (☆) بزرگوں سے دُعا سیکھنا۔ ۱۳؎ (☆) بزرگوں سے دُعا کروانا۔ (☆) نیک لوگوں سے دُعا کروانا۔ ۱۴؎ (☆) امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے دُعا کروائی۔ ۱۵؎ (☆) دُعا اپنی

۱؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۳۔ ۲؎ شرح السنۃ جلد۳ ص۸۷' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۵۔ ۳؎ ابوداؤد جلد۱ ص۲۱۵' نسائی جلد۱ ص۱۸۹' جلاء الافہام ص۶۹' شرح السنۃ جلد۲ ص۲۷۹۔ ۴؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۵' مسند احمد جلد۳ ص۱۰۱۔ ۵؎ الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۸' مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۵۹۔ ۶؎ ابن ماجہ ص۲۸۳' ابوداؤد حدیث نمبر۱۴۸۰۔ ۷؎ الترغیب والترہیب جلد۲ ص۵۴۵' مسلم جلد۱ ص۳۲۶۔ ۸؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۹۔ ۹؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۹' ابن ماجہ ص۹۱۔ ۱۰؎ الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۹۲' مشکوٰۃ ص۱۹۵۔ ۱۱؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۸' مسلم جلد۲ ص۳۹۲۔ ۱۲؎ بخاری جلد۲ ص۹۳۸' مسلم جلد۲ ص۳۵۲' ابوداؤد جلد۱ ص۲۱۲' ترمذی جلد۲ ص۱۷۶' ابن ماجہ ص۲۸۲۔ ۱۳؎ ترمذی حدیث نمبر۳۸۲۹' مسلم جلد۲ ص۲۹۸' بخاری جلد۱ ص۲۶۶۔ ۱۴؎ مسلم جلد۲ ص۳۱۱۔ ۱۵؎ مسلم جلد۲ ص۳۱۱' مستدرک حاکم جلد۳ ص۴۵۶۔

ذات سے شروع کرنا۔ ۱۶ (☆) کبھی کبھی چھوٹوں سے اپنے لئے دُعا کروانا۔ ۱۷
(☆) کسی کی عدم موجودگی میں اُس کے لئے دُعا کرنا۔ ۱۸ (☆) ایسی دُعا کرنا جو
اللہ (جل جلالہٗ) کے محبوب بندوں کی ہو۔ ۱۹ (☆) اپنے' اپنی اولاد اور مال کے
لئے بددُعا نہ کرنا۔ ۲۰ (☆) عذاب کے لئے دُعا نہ کرنا۔ ۲۱ (☆) دُعا میں
عافیت مانگنا۔ ۲۲ (☆) دوسروں کی عدم موجودگی میں نام لے کر دُعا کرنا۔ ۲۳
(☆) خوش حالی میں دُعا کرنا۔ ۲۴ (☆) جامع دُعا کرنا۔ ۲۵ (☆) قطع رحمی نہ
کرنا۔ ۲۶ (☆) درمیانی آواز سے دُعا کرنا۔ ۲۷ (☆) دُعا میں گڑگڑانا (یعنی
تضرع کرنا)۔ ۲۸ (☆) تین بار دُعا اور اِستغفار کرنا۔ ۲۹ (☆) دُعا میں تجع
قافئے سے پرہیز کرنا۔ ۳۰ (☆) جذبۂ معافی اور درگزر رکھنا۔ ۳۱ (☆) امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔ ۳۲ (☆) دُعا میں ہاتھ اُٹھانا۔ ۳۳ (☆) ہاتھ
کہاں تک اُٹھائے جائیں۔ ۳۴ (☆) دونوں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں
(کندھوں کے برابر) (☆) دُعا کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ ۳۵
(☆) آمین کہنا۔ ۳۶ (☆) مجلس سے اُٹھتے ہوئے دوستوں کے لئے دُعا کرنا۔ ۳۷
(☆) وصال شدہ کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا۔ ۳۸ (☆) دُعا کے وقت بے کسی

---

۱۶ ابن ماجہ ص ۲۸۲' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۳۔ ۱۷ ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۷' ابن ماجہ ص ۲۱۳۔
۱۸ مسلم جلد ۲ ص ۳۵۲' ابن ماجہ ص ۲۱۳' ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۵' ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۹۵' مشکوٰۃ ص ۱۹۵۔
۱۹ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۵' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۰۔ ۲۰ مسلم جلد ۲ ص ۴۱۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۲۔
۲۱ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۰۷' مسلم جلد ۲ ص ۳۴۳۔ ۲۲ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۸۔ ۲۳ بخاری جلد ۲
ص ۹۳۷۔ ۲۴ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵۔ ۲۵ ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۵۔ ۲۶ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵۔
۲۷ بخاری جلد ۲ ص ۹۳۶' مسلم جلد ۲ ص ۳۴۶' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۰۔ ۲۸ الاعراف: ۲۵۔ ۲۹ ابوداؤد
جلد ۱ ص ۲۲۰۔ ۳۰ بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸' ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۹' مسلم حدیث نمبر ۲۰۸۸۔ ۳۱ النور:
۲۲۔ ۳۲ آل عمران: ۱۱۰۔ ۳۳ بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸۔ ۹۳۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۷۶' مسلم جلد ۲
ص ۳۰۷' ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۶' ابن ماجہ ص ۲۸۳۔ ۳۴ ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۶۔ ۳۵ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۶'
ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۶' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۲۱۔ ۳۶ بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۸۔
۳۷ مشکوٰۃ ص ۲۱۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲۔ ۳۸ آدابِ دُعا ص ۱۰۱۔

اور بے قراری کا اظہار۔ ۳۹؎

مندرجہ ذیل لوگوں کی دُعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں: (☆) روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دُعا' (☆) عدل و انصاف کرنے والے امام و حاکم کی دُعا' (☆) مظلوم کی دُعا' (☆) والدین کی دُعا' (☆) مسافر کی دُعا' (☆) حاجی کی دُعا' (☆) مجاہد کی دُعا' (☆) بیمار کی دُعا' (☆) دُعا کے لئے اچھی جگہ اور مقام اولیاء کا ہونا' ۴۰؎ (☆) دُعا میں نیک اعمال کو وسیلہ بنانا' ۴۱؎ (☆) دُعا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وسیلہ لینا۔ ۴۲؎ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ ﷺ کے مبارک وسیلہ سے دُعائیں ہوتی تھیں۔ ۴۳؎ (☆) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے آپ ﷺ کے وسیلہ سے دُعا ۴۴؎ **وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ** (البقرۃ:۸۹) ۴۵؎ (☆) رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے دُعا۔ ۴۶؎ (☆) اولیاء اور صلحائے اُمت کے وسیلہ سے دُعا کرنا ۴۷؎ (☆) وسیلے سے دُعا کرنے والے کے لئے ستر ہزار ملائکہ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ ۴۸؎

دُعا تقدیر بدل دیتی ہے:

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِى الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ ۴۹؎

۳۹؎ النمل:۶۲۔ ۴۰؎ آل عمران:۳۸۔ ۴۱؎ بخاری جلد۲ ص۸۸۳' جلد۱ ص۲۹۲۔۳۱۳۔۲۹۳' مسند احمد جلد۲ ص۱۱۶۔ ۴۲؎ ابن ماجہ ص۱۰۰' مسند احمد جلد۴ ص۱۳۸ (۴ سندیں)۔ ۴۳؎ دلائل النبوۃ جلد۵ ص۴۸۹۔۱۱' البدایہ والنہایہ جلد۱ ص۸۱' جلد۲ ص۳۲۲۔ ۴۴؎ مواہب الرحمان جلد۱ ص۲۸۱۔ ۴۵؎ تفسیر النسفی جلد۱ ص۶۷' تفسیر البیضاوی جلد۱ ص۷۵' تفسیر ابو سعود جلد۱ ص۱۲۳' فتح القدیر جلد۱ ص۱۳۵۔ ۴۶؎ بخاری جلد۱ ص۱۷۳' تیسیر الباری جلد۲ ص۸۴۔ ۴۷؎ بخاری جلد۱ ص۱۳۷۔ ۴۸؎ ابن ماجہ حدیث نمبر۷۷۸' مسند احمد جلد۳ ص۲۱' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۵۸۔ ۴۹؎ ترمذی حدیث نمبر۲۱۳۹۔

''قضا نہیں ٹلتی مگر دُعا سے ٹل جاتی ہے اور نیک سلوک کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی ہے''۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں:

لَا يُرَدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ ''تقدیر نہیں بدلتی مگر دُعا سے''۔ کے الفاظ ہیں۔ ۵۰؎

دُعا بلا کو ٹالتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ ا۵۱؎

''دُعا نازل شدہ آفت میں بھی نفع دیتی ہے اور اُس بلا میں بھی جو نہ اُتری ہو۔ تو اے اللہ (جل جلالک) کے بندو! دُعا کو مضبوطی سے پکڑو''۔

بندے رب دے دُعا کر کے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے

۵۰؎ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۲۲' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۳۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۳۳۔ ۵۱؎ مشکوٰۃ ص ۹۵' ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۵۔

دُعا کی قبولیت کے اوقات اور مقامات

(☆) ہر رات میں ایک گھڑی میں قبولیتِ دُعا۔ ۱ (☆) آدھی رات کے بعد کی دُعا۔ ۳-۲ (☆) مسجد کی طرف جاتے وقت کی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔ ۴ (☆) اذان اور تکبیر کے درمیان کی جانے والی دُعا رد نہیں ہوتی۔ ۵ (☆) اذان حالتِ جنگ اور بارش کے وقت کی جانے والی دُعا۔ ۶ (☆) صبح کی نماز کے بعد دُعا۔ ۷ (☆) ظہر اور عصر کے درمیان دُعا قبول ہوتی ہے۔ ۸ (☆) سجدہ کی حالت میں قبولیتِ دُعا۔ ۹ (☆) سجدے میں دُعا کرنے سے شیطان کو تکلیف۔ ۱۰ (☆) سجدہ میں دُعا کا طریقہ۔ ۱۱ (☆) نماز کے بعد دُعا۔ ۱۲ (☆) ہر نماز کے بعد کی گئی دُعا۔ ۱۳ (☆) نماز کا سلام پھیرنے کے بعد دُعا۔ ۱۴ (☆) کوئی ایک ساعتِ جمعۃ المبارک اور قبولیت دُعا۔ ۱۵ (☆) امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز پوری کرنے کی ساعت' مقبولیت دُعا کی گھڑی۔ ۱۶ (☆) جمعۃ المبارک کی آخری تین گھڑیاں' مقبولیت کی گھڑیاں۔ ۱۷ (☆) عصر اور

---

۱ مسلم جلد۱ ص۲۵۸۔ ۳ ۲ مسلم جلد۱ ص۲۵۸' بخاری جلد۲ ص۹۳۶' مسند احمد جلد۲ ص۴۳۳۔ ۴ مسند احمد جلد۱ ص ۳۴۳۔ ۵ مسند احمد جلد۲ ص۴۳-۱۵۵' مجمع الزوائد جلد۱ ص۳۳۴' ترمذی جلد۱ ص۵۱۔ ۶ ابوداؤد حدیث نمبر۲۵۴۰۔ ۷ ابن ماجہ ص۲۶' مسند احمد جلد۶ ص۲۹۴۔ ۸ تفسیر قرطبی جلد۱ جز۳ ص۲۰۹۔ ۹ مسلم جلد۱ ص۱۹۱' ابوداؤد حدیث نمبر۸۷۵۔ ۱۰ مسلم جلد۱ ص۶۱' ابن ماجہ حدیث نمبر۱۰۵۲' مسند احمد جلد۲ ص۴۴۰۔ ۱۱ مشکوٰۃ ص۸۴' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر۶۷۲۔ ۱۲ بخاری جلد۲ ص۹۳۷' ابوداؤد جلد۱ ص۲۲۰۔ ۱۳ مسند احمد جلد۵ ص۳۴-۴۲-۳۹-۳۶۔ ۱۴ صحیح مسلم جلد۱ ص۲۱۸' ترمذی جلد۱ ص۶۶' ابن ماجہ ص۶۷-۶۶۔ ۱۵ مسلم جلد۱ ص۲۸۱' نسائی جلد۱ ص۲۰۶' ابن ماجہ ص۸۰۔ ۱۶ ترمذی حدیث نمبر۳۳۳۹' مسلم جلد۱ ص۲۸' ابوداؤد حدیث نمبر۱۰۴۹۔ ۱۷ مسند احمد جلد۲ ص۳۱۱۔

مغرب کے درمیان دُعا کی قبولیت کی گھڑی۔ ۱۸ (☆)اذانِ مغرب کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۹ (☆) دو موقعوں پر یعنی اذان اور جنگ کے لئے صفوں کی ترتیب کے وقت دُعا بہت کم رد ہوتی ہے۔ ۲۰ (☆) حج و عمرہ کرنے والے کی دُعا۔ ۲۱ (☆) حاجی کی دُعا گھر میں داخل ہونے سے پہلے۔ ۲۲ (☆) لیلۃ القدر' قبولیت دُعا کا وقت۔ ۲۳ (☆) بیمار کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ ۲۴ (☆) آنکھوں میں آنسو آنا قبولیت دُعا کا لمحہ۔ ۲۵ (☆) مرغ کی اَذان کے وقت خصوصی قبولیت۔ ۲۶ (☆) متبرک مقامات پر قبولیت دُعا کی مثلاً تمام مقدس مقامات۔ (☆) مطاف میں' (☆) ملتزم کے پاس' (☆) میزابِ رحمت کے نیچے' (☆) بیت اللہ شریف کے اندر' (☆) چاہ زمزم کے پاس' (☆) صفا اور (☆) مروہ کی پہاڑیوں پر' (☆) مسعیٰ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ میں)' (☆) مقام ابراہیم کے پیچھے' (☆) میدانِ عرفات میں اور (☆) منیٰ میں۔ ۲۷ (☆) دربارِ رسالت مآب ﷺ میں: حضرت امام جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' سب سے زیادہ دُعا کی مقبولیت کا مقام رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کا روضہ اَقدس ہے' فرماتے ہیں: وَاِنْ لَّمْ يُجَبِ الدُّعَآءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَفِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ يُّسْتَجَابُ ۲۸ ''اور اگر نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے روضۂ مبارک کے پاس دُعا قبول نہیں ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی۔ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کا روضۂ اَقدس دُعاؤں کی قبولیت کا وہ مقام ہے جو مقاماتِ قبولیت دُعا میں سرفہرست ہے''۔

---

۱۸ ترمذی جلد ا ص ۱۱۱' نسائی جلد ا ص ۲۰۶۔ ۱۹ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۷۲۔ ۲۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۵۔ ۲۱ ابن ماجہ ص ۲۱۳۔ ۲۲ مسند احمد جلد ۲ ص ۶۹۔ ۲۳ روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱' ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵۔ ۵۳۴' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸۔ ۱۸۳۔ ۱۸۲۔ ۱۷۱۔ ۲۴ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۸۔ ۲۵ تفسیر قرطبی جلد ا ص ۲۰۹۔ ۲۶ مسلم جلد ۲ ص ۳۵۱' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۹۔ ۲۷ حصن حصین ص ۶ عربی (چھاپہ تاج کمپنی لاہور)۔ ۲۸ حصن حصین ص ۶۔

اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے

(☆) نماز کے لئے اَذان ہونے کے وقت (یعنی اذان سننے' اذان کا جواب دینے اوراذان کی دُعا پڑھنے کے بعد)۔(ابوداؤد' مستدرک حاکم)' (☆) جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو' وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دُعا کرے۔ (☆) اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعا۔(المعجم الکبیر للطبرانی' ابن حبان)' (☆) آبِ زم زم پینے کی حالت میں (یعنی چاہِ زم زم پر کھڑے ہو کر پانی پیئے اور دُعا کرے)' (☆) مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں اجتماعی یا انفرادی دُعا' (☆) ذکر کی محفلوں میں (اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کا حلقہ ہو' خواہ قرآنِ مجید اور اَحادیث مبارکہ یا وعظ ونصیحت کا حلقہ ہو)۔(بخاری' مسلم' ترمذی)' (☆) میت کی آنکھیں بند کرتے وقت' (☆) بارش برسنے کے وقت (امام شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے میں نے بہت سے علماء حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعا قبول ہونے کی حدیث شریف کو سنا ہے اور حفظ کیا ہے (ابن مردویہ)' (☆) کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے وقت (پہلی مرتبہ یا جب بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دُعا کرنی چاہیئے) (ترمذی' المعجم الکبیر للطبرانی)' (☆) سورۃ الانعام میں ایک جگہ ایک ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِسم مبارک دومرتبہ آیا ہے۔ اِس موقع پر دُعا کرنا قبولیت کا ذریعہ ہے۔ آیت مبارک یہ ہے: مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ.... (الانعام:۱۲۴) حضرت امام ابنِ جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہم نے بہت سے علماء سے اِس آیتِ کریمہ میں اِسم جلالت کے درمیان دُعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظِ حدیث حضرت عبدالرزاق علیہ الرحمہ نے تو اپنی تفسیر میں شیخ عماد الدین علیہ الرحمہ سے اسی مقام پر دُعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔ (ماخوذ از حصن حصین)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

منیر احمد یوسفی کی تالیفات

اشاعت دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادمان لاہور۔

ناشر
جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III لاہور Ph: 042-36880027-28,0300-4274936
Web: www.seedharastah.com E-mail: info@seedharastah.com